بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْاَوَّلِيْنَ وَالْاٰخِرِيْنَ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَاَوْلِيَاءِ اُمَّتِهٖ اَجْمَعِيْنَ

امابعد عاجز بندہ گناہوں سے شرمندہ خرم علی عفا اللہ عنہ خدمات اہل دین میں عرض کرتا ہی کہ بعض مخلص احباب نے فرمایش کی کہ کتاب مستطاب **قول الجمیل فی بیان سواء السبیل** تصنیف عالم ربانی مرتاض حقانی عارف باللہ حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کا ترجمہ اردو مین کرے تا زمانہ آخیر مین کہ روز بروز جہل کی ترقی اہل دین حقیقت حال سے مطلع ہون اور اصول طریقت اور شرائط اور احکام بیعت سے آگاہ ہو کر افراط اور تفریط سے بچین نہ مطلقاً بیعت کا انکار کرین نہ ہر نااہل سے بیعت کرین ہر چند مترجم بسبب کور باطنی اس کتاب عالی قدر کے ترجمہ کرنے کی ذاکرین حق اور اولیا طریقت کے اشغال مین ہی لیاقت نہین رکھتا لیکن بمضمون اس حدیث صحیح کے جو ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت سے بخاری اور مسلم مین ثابت ہی کہ ملائکہ ربانی اہل ذکر کو تلاش کرتے پھرتے ہین پھر جب ذاکرین کو پاتے ہین تو انکو اپنے پرون سے اول آسمان تک چھا لیتے ہین

پھر جب حق تعالیٰ فرشتون کو شاہد کرکے فرماتا ہو کہ مینے اونکو بخشا تو کوئی فرشتہ کہتا ہے
کہ اون مین تو فلانا بندہ گنہگار بھی ہی جو اونکی راہ پر نہین کسی کام کو آیا تھا سو وہان بیٹھ گیا
تو حق تعالیٰ فرماتا ہو کہ مینے اوسکو بھی بخشا وہ ایسے لوگ ہین جنکے پاس کا بیٹھ جانے والا
شقی یعنی بے نصیب نہین رہتا ترجمے اس کتاب کو وسیلۂ نجات کا سمجھا اور کیون نہو کہ
حدیث مَنْ اَحَبَّ قَوْمًا فَهُوَ مِنْهُمْ وستا ویز قوی ہی انشاء اللہ تعالیٰ نظم
سیہ دل تبہکار گو مین ہون لیکن ❊ فدائی ہون اللہ کے عاشقون کا ❊ یہ امید رکھتا ہون لطف ازل سے
کہ اس دل مین پیو ند پڑے ساد قون کا ❊ اور کیا عجب ہو رحمت بے علت سبب انگیز سے کہ کوئی بندۂ خدا
اہل دل اس ترجمے کو دیکھکر خوش ہو جاوے اور مترجم کے افلاس باطن پر رحم کرکے
اور توجہ فرماوے یا بعد موت مترجم کے دعاے مغفرت کرے مصرع
وَلِلْاَرْضِ مِنْ كَاسِ الْكِرَامِ نَصِيْبٌ ❊ بالجملہ کتاب مذکور گیارہ فصل پر شتمل ہو فصل
پہلی اور دوسری اقسام بیعت اور اوسکے احکام اور شرائط مین فصل تیسری
سالکین کی تربیت کی ترتیب مین فصل چوتھی مشایخ قادریہ کے اشغال مین فصل
پانچوین مشایخ چشتیہ کے اشغال مین فصل چھٹی مشایخ نقشبندیہ کے اشغال مین
فصل ساتوین مآل کار اشغال یعنی تحصیل نسبت مین فصل آٹھوان عزائم
اور اعمال مین فصل نوین عالم ربانی کی شرائط اور چند نصائح مین فصل دسوین
وعظ گوئی اور وعظ کی شرائط اور آداب وغیرہ مین فصل گیارھوین سلاسل طریقت
کے اسناد مین اب معلوم کرنا چاہیے کہ ترجمے اس کتاب مین محاورہ مقدم رکھا گو اصل کے
تراجم الفاظ مین تقدیم اور تاخیر واقع ہوا اسواسطے کہ ترجمہ کرنے سے سہولت فہم مقصود ہی
سو ترجمۂ تحت اللفظ مین حاصل نہین اور جو حواشی مصنف قدس سرہ اور بیان اون کے خلف الرشید
علامۂ عصر مسند دہر مولانا شاہ عبد العزیز رح کے اس کتاب پر بھیج پائے مزید توضیح اور تکثیر
فوائد کے واسطے اونکا ترجمہ بھی ذیل فوائد مین مندرج کردیا جہان کہین مولانا کا لفظ آوے تو

مولانا شاہ عبدالعزیز صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا رسالہ شفاء العلیل ترجمہ قول الجمیل ہے کہ حق تعالیٰ اس ترجمے کو
بطفیل نبی کریم کے مقبول فرماوے اور مترجم اور صاحب فرمائش و سائر اہل دین کو اس کتاب کی برکات سے فائز و بہرہ مند کرے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للّٰہ الذی خلق قلوب بنی آدم مستعدۃ لفیضان الانوار متہیئۃ
لایداع المعارف والاسرار سب تعریف اللہ کو ہے جسنے بنی آدم کے دلوں کو واسطے فیضان
انوار کے مستعد بنایا اور تفویض معارف و اسرار کے واسطے لائق ٹھہرایا وبعث الانبیاء
المصطفین الاخیار داعین وھادین الی طرق اکتسابھا بالطاعات والاذکار
اور بھیجا انبیای برگزیدہ اخیار کو داعی اور ہادی بناکر معارف و اسرار الٰہی کی تحصیل کی
راہیں بتادیں عبادات و اذکار سے ثم جعل لھم ورثۃ یقومون بعلمھم وھدیھم
من العلماء الراسخین الابرار پھر حق تعالیٰ نے انبیا کے وارث ٹھہرائے یعنی علماے
معتبر و نیک کار جو اون کے علم و ارشاد کو بعد انبیا کے قرناً بعد قرن قائم رکھینگے لاتزال
منھم طائفۃ قائمین علی الحق لایضرھم من خذلھم من الاشرار اور ہمیشہ
تا قیامت اونمیں سے چند لوگ حق پر قائم رہیں گے اونکو مضرت نہ پہونچا سکینگے جو شریر اور انکے
معاند اور منکر ہونگے وجعلھم سرجاً یھتدی الناس بھا فی ظلمات الطبیعۃ الی رب
الجبار اور حق تعالیٰ نے وارثین انبیا کو چراغ ہدایت بنایا جنسے طبیعت اور بشریت کی تاریکیوں
میں لوگ راہ پاتے ہیں خدا کے قرب کی طرف فمن کان لہ قلب او القی السمع وھو
شھید فقد رشد ونال النعیم المقیم والجنات والانھار سو جسکا کہ دل بیدار ہو اور جسنے
کلام حق کو سنا دھیان کرکے سو وہ راہ پا گیا اور اوسکے واسطے نعمت دائمی اور جنات اور نہریں ہیں
ومن اعرض وتولی فقد غوی وھوی ولہ الجحیم والحمیم وما لہ من نصار
اور جسنے اس ہدایت سے روگردانی اور سرکشی کی سو راہ کو بھولا اور نیچے گرپڑا اور اوسی کے لیے
دوزخ اور پانی گرم ہے اور اسکو کوئی اوسکا مددگار نہیں نحمدہ ونستعینہ ونستغفرہ

ونعوذ باللہ من شرور انفسنا ومن سیئات اعمالنا من یھدہ اللہ فلا مضل
لہ ومن یضلل فلا ھادی لہ ونشھد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ
ونشھد ان سیدنا محمدا عبدہ ورسولہ ارسلہ بالحق بشیرا ونذیرا صلی اللہ
علیہ وعلی الہ واصحابہ وبارک وسلم تسلیما ہم ستایش کرتے ہین اللہ کی اور
اوس سے مدد چاہتے ہین اور اوس سے مغفرت مانگتے ہین اور اللہ کی پناہ طلب کرتے ہین
اپنے نفسون کی برائیون سے اور اپنے اعمال کی بدیون سے جسکو اللہ نے ہدایت کی اوسکا کوئی
گمراہ کرنے والا نہین اور جسکو اوسنے بھٹکایا اوسکا کوئی راہ بتانے والا نہین اور ہم گواہی دیتے
ہین کہ کوئی معبود برحق نہین سوا اللہ کے جو اکیلا ہی اوسکا کوئی ساجھی نہین اور ہم گواہی
دیتے ہین کہ ہمارے پیشوا اور سردار یعنی جناب محمد مصطفی ﷺ اوسکے بندے اور رسول ہین
جنکو اللہ نے بھیجا ساتھ حق کے بشیر اور نذیر کرکے حق تعالی اونپر اپنی عمدہ رحمت نازل کرے
اور اون کے آل اور اصحاب پر اور برکت دے اور سلام بھیجے سلام بھیجنا اما بعد فیقول العبد
الضعیف الفقیر الی رحمۃ اللہ الکریم ولی اللہ بن الشیخ عبد الرحیم
تغمدھما اللہ بفضلہ الجسیم وجعل لھما ال النعیم المقیم ھذہ فصول
مشتملۃ علی اصول الطریقۃ وما یتصل بھا مما استفدناہ من مشایخنا
النقشبندیۃ والجیلانیۃ والچشتیۃ رضی اللہ تعالی عنھم وسمیتھا بالقول
الجمیل فی بیان سواء السبیل حسبی اللہ ونعم الوکیل ولا حول ولا قوۃ الا باللہ
العلی العظیم بعد حمد وصلوۃ کے کہتا ہے بندہ ضعیف محتاج اللہ کریم کی رحمت کا ولی اللہ بیٹا
شیخ عبد الرحیم کا اون دونون کو اللہ ڈھانپ لے اپنے فضل بڑے مین اور اون دونون کا
ٹھکانا نعمت دائمی کی طرف ٹھہرا دے یہ چند فصلین مشتمل ہین قواعد طریقت پر یعنی کلیات
اور شغل یاد داشت وسیر جو طریقت سے قریب اور مناسب ہین یعنی دعوات اور اعمال پر جسکو ہمنے
اپنے نقشبندی اور قادری اور چشتی پیرون سے حاصل کیا ہی راضی ہو اللہ تعالی اون سے اور

ان فصلونکا قول جمیل فی بیان سواء السبیل میںنے نام رکھا اور اللہ مجکو کافی ہی اور بہتر کارساز ہی
اور نہین بچاؤ گناہ سے اور نہین طاقت عبادت پر مگر اللہ کی مدد سے جو بلند قدر ہی بڑائی والا

فصل پہلی

اس فصل مین مسنون ہونا بیعت کا مذکور ہی اگرچہ زمانہ رسالت مین بیعت کتنے ہی امور کے واسطے تھی اور اب ایک مقصد مین منحصر ہی اور یہ امر اصل غرض کو مضر نہین قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی اِنَّ الَّذِیْنَ یُبَایِعُوْنَكَ اِنَّمَا یُبَایِعُوْنَ اللّٰهَ یَدُ اللّٰهِ فَوْقَ اَیْدِیْهِمْ فَمَنْ نَّكَثَ فَاِنَّمَا یَنْكُثُ عَلٰی نَفْسِهٖ وَمَنْ اَوْفٰی بِمَا عَاهَدَ عَلَیْهُ اللّٰهَ فَسَیُؤْتِیْهِ اَجْرًا عَظِیْمًا حق تعالی نے فرمایا مقرر جو لوگ بیعت کرتے ہین تجھسے ای محمد وہ اللہ سے بیعت کرتے ہین اللہ کا ہاتھ اون کے ہاتھون پر ہی سو جو عہد شکنی کرتا ہی تو اپنی ذات کی مضرت پر عہد توڑتا ہی اور جسنے پورا کیا اوسکو جسپر اللہ سے عہد کیا تھا سو عنقریب اوسکو اجر عظیم عنایت کریگا واللہ اعلم
عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ النَّاسَ كَانُوْا یُبَایِعُوْنَهٗ تَارَةً عَلَی الْهِجْرَةِ وَالْجِهَادِ وَتَارَةً عَلٰی اِقَامَةِ اَرْكَانِ الْاِسْلَامِ وَتَارَةً عَلَی الثَّبَاتِ وَالْقَرَارِ فِی مَعْرَكَةِ الْكُفَّارِ وَتَارَةً عَلَی التَّمَسُّكِ بِالسُّنَّةِ وَالْاِجْتِنَابِ عَنِ الْبِدْعَةِ وَالْحِرْصِ عَلَی الطَّاعَاتِ كَمَا صَحَّ اَنَّهٗ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بَایَعَ نِسْوَةً مِّنَ الْاَنْصَارِ عَلٰی اَنْ لَّا یَنُحْنَ
اور احادیث مشہورہ مین منقول ہوا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ لوگ بیعت کرتے تھے آنحضرت سے کبھی ہجرت اور جہاد پر اور کبھی اقامت ارکان اسلام یعنی صوم صلاۃ حج زکوۃ پر اور کبھی ثبات اور قرار پر معرکہ کفار مین چنانچہ بیعت الرضوان اور کبھی سنت نبوی کے تمسک پر اور بدعت سے بچنے پر اور عبادات کے حریص اور شائق ہونے پر چنانچہ بروایت صحیح ثابت ہوا ہی کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیعت لی انصاریون کی عورتون سے نوحہ نکرنے پر وَعَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّهٗ بَایَعَ نَاسًا مِّنْ فُقَرَاءِ الْمُهَاجِرِیْنَ عَلٰی اَنْ لَّا یَسْاَلُوا النَّاسَ شَیْئًا فَكَانَ اَحَدُهُمْ یَسْقُطُ سَوْطُهٗ فَیَنْزِلُ عَنْ فَرَسِهٖ فَیَاْخُذُهٗ وَلَا یَسْاَلُ اَحَدًا

اور ابن ماجہ نے روایت کی کہ آنحضرتؐ نے چند محتاج مہاجرین سے بیعت لی اسپر کہ لوگوں سے کسی چیز کا سوال نکریں سو اونمیں سے کسی شخص کا یہ حال تھا کہ اوسکا کوڑا اگر جاتا تھا تو اپنے گھوڑے سے اوترکر اوسکو اوٹھا لیتا تھا اور کسی سے کوڑا اوٹھا دینے کا بھی سوال کرتا تھا

وَمِمَّا لَا شَكَّ فِيهِ وَلَا شُبْهَةَ أَنَّهُ إِذَا ثَبَتَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِعْلٌ عَلَى سَبِيلِ الْعِبَادَةِ وَالْاِهْتِمَامِ بِشَانِهِ فَإِنَّهُ لَا يَنْزِلُ عَنْ كَوْنِهِ سُنَّةً فِي الدِّينِ

اور جسمین کچھ شک اور شبہہ نہین وہ یہ ہیکہ جب ثابت ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی فعل بطریق عبادت اور اہتمام کے نہ بر سبیل عادت تو وہ فعل سنت دینی سے کمتر تو نہین

ف اور چونکہ بیعت لینا امور مذکورہ کا بطریق عبادت بکمال اہتمام تھا تو بیعت کے مسنون ہونے مین اب کچھ شک اور شبہہ نہین رہی أَنَّهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ خَلِيفَةَ اللّٰهِ فِي أَرْضِهِ وَعَالِمًا بِمَا أَنْزَلَهُ اللّٰهُ تَعَالَى مِنَ الْقُرْآنِ وَالْحِكْمَةِ مُعَلِّمًا لِلْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ وَمُزَكِّيًا لِلْأُمَّةِ فَمَا فَعَلَهُ عَلَى جِهَةِ الْخِلَافَةِ كَانَ سُنَّةً لِلْخُلَفَاءِ وَمَا فَعَلَهُ عَلَى جِهَةِ كَوْنِهِ مُعَلِّمًا لِلْكِتَابِ وَالْحِكْمَةِ وَمُزَكِّيًا لِلْأُمَّةِ كَانَ سُنَّةً لِلْعُلَمَاءِ الرَّاسِخِينَ

باقی رہا یہ بیان کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم خلیفہ اللہ تھے اوسکی زمین مین اور عالم تھے اوسکے جو اللہ تعالی نے اوتارا قرآن اور حکمت کو اوتارا اور معلم تھے قرآن اور حدیث کے اور امت کے پاک کرنے والے تھے سو جو فعل کہ حضرتؐ نے بنا بر خلافت کے کیا وہ خلفا کے واسطے سنت ہوگیا اور جو فعل کہ بجہت تعلیم کتاب اور حکمت کے اور تزکیہ امت کے کیا وہ علماے راسخین کے واسطے سنت ہوا ف علماے راسخین سے وہ مراد ہین جو علم ظاہر اور باطن کے جامع ہین

فَلْنَبْحَثْ عَنِ الْبَيْعَةِ مِنْ أَيِّ قِسْمٍ هِيَ فَنَقُولُ تَوَهَّمَ أَنَّهَا مَقْصُورَةٌ عَلَى قَوْلِ الْخِلَافَةِ وَأَنَّ الَّذِي تَتَعَادُهُ الصُّوفِيَّةُ مِنْ مُبَايَعَةِ الْمُتَصَوِّفِينَ لَيْسَ بِشَيْءٍ وَهٰذَا تَوَهُّمٌ نَاشِئٌ لِمَا ذَكَرْنَا مِنْ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُبَايِعُ تَارَةً عَلَى أَرْكَانِ الْإِسْلَامِ وَتَارَةً عَلَى التَّمَسُّكِ بِالسُّنَّةِ وَهٰذَا صَحِيحُ الْبُخَارِيِّ شَاهِدٌ عَلَى أَنَّهُ

صلی اللہ علیہ وسلم اشترط علی جریر عند مبایعتہ فقال والنصح لکل مسلم وانہ
بایع قوما من الانصار فاشترط ان لا یخافوا فی اللہ لومۃ لائم ویقولوا بالحق
حیث کانوا فکان احدھم یجاھر الامراء والملوک بالرد والانکار وانہ صلی اللہ
علیہ وسلم بایع نسوۃ من الانصار واشترط الاجتناب عن النوحۃ الی غیر ذلک
وکل ذلک من باب التزکیۃ والامر بالمعروف والنھی عن المنکر تو گویا یہ
کہ بیعت کی گفتگو کرین کہ وہ کون قسم مین سے ہی سو بعضے لوگون نے یہ گمان کیا ہی کہ بیعت منحصر
قبول خلافت اور سلطنت پر اور وہ جو صوفیون کی عادت ہی باہم اہل تصوف سے بیعت
کی وہ شرعاً کچھ نہین اور یہ گمان فاسد ہی بدلیل اوسکے جو ہم مذکور کر چکے کہ مقرر نبی صلی اللہ علیہ
وسلم کا ہے بیعت لیتے تھے اقامت ارکان اسلام پر اور گاہے متمسک بالسنت پر اور یہ حدیث
صحیح بخاری کی گواہی دے رہی ہی اسپر کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جریر رضی اللہ عنہ
پر شرط کی اونکی بیعت کے وقت سو فرمایا کہ خیر خواہی لازم ہی ہر مسلمان کے واسطے اور حضرت
نے بیعت لی قوم انصار سے سو یہ شرط کر لی کہ نہ ڈرین امر خدا مین کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے
اور حق ہی بات بولین جہان رہین سو اون مین سے بعضے لوگ امرا اور سلاطین پر کھلم کھلا
بلاخوف رد اور انکار کرتے تھے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار کی عورتون سے
بیعت لی اور شرط کر لی کہ نوحہ کرنے سے پرہیز کرین اسکے سوائے بہت امور مین بیعت ثابت
ہی اور وہ سب امور از قسم تزکیہ اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے ہین ف تو صاف
ثابت ہو گیا کہ بیعت فقط قبول خلافت پر منحصر نہین بلکہ فالحق ان البیعۃ علی اقسام منھا
بیعۃ الخلافۃ ومنھا بیعۃ الاسلام ومنھا بیعۃ التمسک بحبل التقوی ومنھا
بیعۃ الھجرۃ والجہاد ومنھا بیعۃ التوثق فی الجہاد تو حق یہ ہی کہ بیعت چند قسم پر ہی
بیعت خلافت کی اور بعضی بیعت اسلام لانے کی اور بعضی بیعت تقوی کی رسی پکڑنے
اور بعضی بیعت ہجرت اور جہاد کی اور بعضی بیعت جہاد مین مضبوط رہنے کی وکانت بیعۃ الا

متروكة في زمن الخلفاء اما في زمن الراشدين منهم فلان دخول
الناس في الاسلام في ايامهم كان غالبا بالقهر والسيف لا بالتاليف واظهار
البرهان ولا طوعا ورغبة واما في غيرهم فلانهم كانوا في الاكثر ظلمة
فسقة لا يهتمون باقامة السنن اور مسلمان ہونے کی بیعت خلفا کے زمانے مین متروک تھی
خلفائے راشدین کے وقت مین بیعت اسلام تو اسواسطے متروک تھی کر داخل ہونا لوگون کا
اسلام مین اون کے ایام مین اکثر بسبب شوکت اور تلوار کے تھا نہ بسبب تالیف قلوب اور
اظہار دلیل اسلام کے اور نہ دخول اسلام اپنی خوشی اور رغبت پر تھا اور خلفائے راشدین
کے سوا اور خلفا کے وقت مین چنانچہ خلفائے مروانیہ اور عباسیہ کے وقت مین اسواسطے
بیعت اسلام متروک تھی کر اونمین اکثر ظالم اور فاسق تھے اقامت سنن دین مین کوشش
بلیغ نکرتے تھے وكذلك بيعة التمسك بحبل التقوى كانت متروكة ايضا في
زمان الخلفاء الراشدين لكثرة الصحابة الذين استناروا بصحبة النبي
صلى الله عليه وسلم وتادبوا في حضرته فكانوا لا يحتاجون الى بيعة الخلفاء
واما في زمن غيرهم فخوفا من افتراق الكلمة وان تظن بهم منازعة الخلافة
لتهيج الفتن وكانت الصوفية يومئذ يقيمون الخرقة مقام البيعة ثم لما اندرس
هذا الرسم في الخلفاء انتهز الصوفية الفرصة وتمسكوا بسنة البيعة والله اعلم
اسی طرح تقوی کی رسی تھامنے کی بیعت زمانۂ خلفا مین متروک ہوگئی تھی خلفائے راشدین کے
زمانے مین تو بسبب کثرت اصحاب کے متروک تھی جو نورانی ہو چکے تھے بسبب صحبت نبی کریم
صلی اللہ علیہ وسلم کے اور مؤدب ہوگئے تھے آپ کی حضور مین تو اونکو کچھ حاجت نتھی خلفا کی
بیعت کی تصفیۂ باطن کے واسطے اور خلفا کے سوا اور زمانے مین بسبب خوف پھوٹ پڑنے
کے اور اس خوف سے کہ بیعت کرنے والون کے ساتھ بیعت خلافت کا گمان کیا جاوے
تو فساد اوٹھے بیعت مذکورہ متروک تھی اور اوسوقت مین اہل تصوف خرقہ دینے کو قائم مقام

بیعت کے کرتے تھے پھر بعدت جب یہ رسم بیعت کی ملوک اور سلاطین مین معدوم ہو گئی تو
حضرات صوفیہ نے فرصت کو غنیمت جانکر سنت بیعت پر چنگل مارا واللہ اعلم **ف** مولانا
شاہ عبد العزیز دہلوی قدس سرہ نے فرمایا کہ حضرات صوفیہ بعد انہدام اس رسم بیعت کے
بیعت کے جاری کرنے سے مصداق اس حدیث مرفوع کے ہوئے کہ جو سنت مردہ کو
جلا دے تو اوسکو اسکا اجر ملیگا اور اون لوگون کا بھی اوسکا اجر ملیگا جو اس سنت پر چلینگے

فصل دوسری

اس فصل مین سنیت بیعت اور اوسکی غایت اور منفعت اور اوسکی شرائط وغیرہ کا بیان ہو
وَلَعَلَّكَ تَقُوْلُ اَخْبِرْنِيْ عَنِ الْبَيْعَةِ اَهِيَ وَاجِبَةٌ اَمْ سُنَّةٌ ثُمَّ مَا الْحِكْمَةُ فِيْ
شَرْعِهَا ثُمَّ مَا شَرْطُ مَنْ يَاْخُذُ الْبَيْعَةَ ثُمَّ مَا شَرْطُ الْمُبَايِعِ ثُمَّ مَا وَفَاءُ الْمُبَايِعِ
وَمَا نَكْثُهٗ ثُمَّ هَلْ يَجُوْزُ تَكْرَارُ الْبَيْعَةِ مِنْ عَالِمٍ وَاحِدٍ اَوْ عُلَمَاءَ كَثِيْرِيْنَ
ثُمَّ مَا اللَّفْظُ الْمَاْثُوْرُ عِنْدَ الْبَيْعَةِ اور شاید کہ ای مخاطب تو کہیگا کہ مجکو بیعت کا حکم
جتائیے کہ کیا ہو واجب ہو یا سنت پھر بیعت کے مشروع ہونے مین حکمت کیا ہو پھر بیعت
لینے والے کی شرط کیا ہو پھر بیعت کرنے والے کی شرط کیا ہو پھر بیعت کرنے والے مین ایفائے
بیعت کسکو کہتے ہین اور عہد شکنی کیا ہو پھر کیا جائز ہو مکرر کرنا بیعت کا ایک عالم یا علمائے
کثیر سے یا جائز نہین پھر کون الفاظ منقول ہین سلف سے بیعت کے وقت فَاَقُوْلُ اَمَّا السُّؤَالُ
الْاَوَّلُ فَاعْلَمْ اَنَّ الْبَيْعَةَ سُنَّةٌ وَلَيْسَتْ بِوَاجِبَةٍ لِاَنَّ النَّاسَ بَايَعُوا النَّبِيَّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَقَرَّبُوْا بِهَا اِلَى اللّٰهِ تَعَالٰى وَلَمْ يَدُلَّ دَلِيْلٌ عَلٰى تَاْثِيْمِ
تَارِكِهَا وَلَمْ يُنْكِرْ اَحَدٌ مِّنَ الْاَئِمَّةِ عَلٰى تَارِكِهَا فَكَانَ كَالْاِجْمَاعِ عَلٰى اَنَّهَا
لَيْسَتْ بِوَاجِبَةٍ سو مین کہتا ہون ساتون سوالات کے جواب مفصلاً پہلے سوال کے
جواب کو تو یون سمجھ لے کہ بیعت سنت ہو واجب نہین اسواسطے کہ اصحاب نے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی اور اوسکے سبب سے حق تعالی کی نزدیکی چاہی اور کسی

سوالون کا بیان دربارۂ بیعت

جواب سوال اول

دلیل شرعی نے تارک بیعت کے گنہگار ہونے پر دلالت کی اور ائمہ دین نے تارک بیعت پر انکار
کیا تو یہ عدم انکار گویا اجماع ہو گیا اسپر کہ وہ واجب نہین ف اور اگر بیعت تقوی کی واجب
ہوتی تو بالضرور اوسکے تارک پر انکار وارد ہوتا تو معلوم ہو گیا کہ بیعت سنت ہی ہو اسواسطے کہ
حقیقت سنت یہی ہی کہ فعل مسنون بلا دلیل وجوب القرب الی اللہ کا موجب ہو وَاَمَّا الْمَسْئَلَةُ
الثَّانِيَةُ فَاعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى اَجْرٰى سُنَّتَهٗ اَنْ يَّضْبِطَ الْاُمُوْرَ الْخَفِيَّةَ الْمُضْمَرَةَ
فِي النُّفُوْسِ بِاَفْعَالٍ وَّاَقْوَالٍ ظَاهِرَةٍ وَّيَنْصِبَهَا مَقَامَهَا كَمَا اَنَّ التَّصْدِيْقَ بِاللّٰهِ
وَرَسُوْلِهٖ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ خَفِيٌّ فَاُقِيْمَ الْاِقْرَارُ مَقَامَهٗ وَكَمَا اَنَّ رِضَى الْمُتَعَاقِدَيْنِ
بِبَذْلِ الثَّمَنِ وَالْمَبِيْعِ اَمْرٌ خَفِيٌّ مُضْمَرٌ فَاُقِيْمَ الْاِيْجَابُ وَالْقَبُوْلُ مَقَامَهٗ
اور سوال دوسرے کا جواب یون معلوم کر کہ سنت اللہ یون جاری ہی کہ امور خفیہ جو نفوس مین
پوشیدہ ہین اونکا ضبط افعال اور اقوال ظاہری سے ہو اور افعال اور اقوال قائم مقام
ہون امور قلبیہ کے چنانچہ تصدیق اللہ اور اوسکے رسول اور قیامت کے امر مخفی ہی تو اقرار
ایمان کا بجاے تصدیق قلبی کے قائم کیا گیا اور جیسے کہ رضامندی بائع اور مشتری کی
قیمت اور مبیع کے دینے مین امر مخفی پوشیدہ ہی تو ایجاب اور قبول کو قائم مقام رضاے
مخفی کے کر دیا فَكَذٰلِكَ التَّوْبَةُ وَالْعَزِيْمَةُ عَلٰى تَرْكِ الْمَعَاصِيْ وَالتَّمَسُّكُ بِحَبْلِ
التَّقْوٰى خَفِيٌّ مُضْمَرٌ فَاُقِيْمَتِ الْبَيْعَةُ مَقَامَهَا سو اسی طرح توبہ اور عزم کرنا ترک
معاصی کا اور تقوی کی رسی کو مضبوط پکڑنا امر مخفی اور پوشیدہ ہی تو بیعت کو اوسکے قائم مقام
کر دیا وَاَمَّا الْمَسْئَلَةُ الثَّالِثَةُ فَشَرْطُ مَنْ يَّاْخُذُ الْبَيْعَةَ اُمُوْرٌ اَحَدُهَا عِلْمُ الْكِتَابِ
وَالسُّنَّةِ وَلَا اُرِيْدُ الْمَرْتَبَةَ الْقُصْوٰى بَلْ يَكْفِيْ مِنْ عِلْمِ الْكِتَابِ اَنْ يَّكُوْنَ قَدْ ضَبَطَ
تَفْسِيْرَ الْمَدَارِكِ اَوِ الْجَلَالَيْنِ اَوْ غَيْرَهُمَا وَحَقَّقَهٗ عَلٰى عَالِمٍ وَّعَرَفَ مَعَانِيَهٗ
وَتَفْسِيْرَ الْغَرِيْبِ وَاَسْبَابَ النُّزُوْلِ وَالْاِعْرَابَ وَالْقَصَصَ وَمَا يَتَّصِلُ بِذٰلِكَ
اور سوال تیسرے کا جواب یہ ہی کہ بیعت لینے والے مین یعنی پیر اور مرشد مین چند امور شرط ہین

ف حکمت بیعت

جواب سوال دوم

شروط مرشد

شرط اول علم قرآن اور حدیث کا اور میری یہ مراد نہیں کہ پلے سرے کا مرتبہ علم کا مشروط ہی بلکہ قرآن مین اتنا علم ہونا کافی ہی کہ تفسیر مدارک یا جلالین کو یا سوا اوسکے مانند تفسیر وسیط یا وجیز واحدی کے محفوظ کر چکا ہو اور کسی عالم سے اوسکو تحقیق کر لیا ہو اور اوسکے معانی اور ترجمہ لغات مشکلہ کو اور شان نزول اور اعراب قرآنی اور قصص ورجو اسکے قریب ہو اوسکو جان چکا ہو **ف** یعنی دو مختلف چیزون مین تطبیق دینا اور معرفت ناسخ اور منسوخ اور معرفت احکام مستنبطہ قرآنی کی وَمِنَ السُّنَّةِ اَنْ یَکُوْنَ قَدْ ضَبَطَ وَحَقَّقَ مِثْلَ کِتَابِ الْمَصَابِیْحِ وَعَرَفَ مَعَانِیَهٗ وَشَرْحَ غَرِیْبِهٖ وَاِعْرَابَ مُشْکِلِهٖ وَتَاوِیْلَ مُعْضَلِهٖ عَلٰی رَأْیِ الْفُقَهَاءِ اور حدیث کا علم اتنا کافی ہی کہ ضبط اور تحقیق کر چکا ہو مانند کتاب مصابیح یا مشارق کے اور اوسکے معانی دریافت کر چکا ہو اور اوسکی شرح غریب یعنی لغات مشکلہ کا ترجمہ اور اعراب مشکل اور تاویل معضل کی بنا بر راے فقہاے دین کے معلوم کر چکا ہو

ف مشکل اور معضل مین فرق یہ ہی کہ مشکل اوس دشوار لفظ کو کہتے ہین جو باعتبار لغت اور ترکیب نحوی کے صعب ہو اور معضل وہ ہی جسکے معنی مشتبہ ہون اور ایک معنی کی تعیین نہو سکے یا دوسری حدیث اوسکے معارض اور مخالف ہو فرمایا ابن مصنف یعنی مولانا شاہ عبد العزیز دہلوی نے کہ اسیطرح مینے مصنف قدس سرہ سے سنا مترجم کہتا ہی مصنف نے لفظ محتمل المعنی اور احادیث متعارضہ مین اتباع مذاہب فقہا کی اسواسطے تصریح کی کہ یاران اماموں کی مخالفت مین ضلالت صریح ہی گو یا کہ اوسنے ترک اجماع کیا وَلَا یُکَلَّفُ بِحِفْظِ الْقُرْاٰنِ وَلَا التَّفَحُّصِ عَنْ حَالِ الْاَسَانِیْدِ لَا تَرٰی اَنَّ التَّابِعِیْنَ وَاَتْبَاعَهُمْ کَانُوْا یَاْخُذُوْنَ بِالْمُنْقَطِعِ وَالْمُرْسَلِ اِنَّمَا الْمَقْصُوْدُ حُصُوْلُ الظَّنِّ بِبُلُوْغِ الْخَبَرِ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اور بیعت لینے والا مکلف نہین علم قرآن مین اختلافات قرارت کو یاد رکھنے کا اور نہ علم حدیث مین حال اسانید کے تجسس کا کیا تو نہین جانتا کہ تابعین اور تبع تابعین حدیث منقطع اور مرسل کو لیتے تھے مقصود تو حصول ظن ہی ساتھ پہنچ جانے حدیث کے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک سوا تنی بات تو کتب معتمدہ حدیث مین تفحص رُوات پر منحصر نہین اگرچہ
تحقیق فن حدیثہ بدون علم رجال کے حاصل نہین **ف** منقطع وہ حدیث ہی جسکا راوی
سند کے بیچ مین سے ایک یا زیادہ ایک سے رہ جاوے اور مرسل وہ ہی جو آخر سند مین راوی
مذکور نہو چنانچہ تابعی حدیث کو بدون ذکر صحابی کے مذکور کرے چونکہ تابعین و تبع تابعین
کا زمانہ مشہود بالخیر تھا اور وسائط سند قلیل ہوتے تھے تو انقطاع اور ارسال سے بھی حاصل ہونا
ظن پوہنچنے خبر کا متصور تھا بخلاف غیر تابعین اور تبع تابعین کے کہ اونکو یہ دولت قریبہ
خداداد کہان حاصل خلاصہ یہ ہی کہ پیری مریدی کے واسطے اتنا علم بھی قرآن اور حدیث کا
کافی ہی لیکن عمل بالحدیث اور استنباط احکام کے واسطے تو بہت سا کچھ درکار ہی وَلَا یُعلِمُ
الاُصُوْلِ وَالْکَلَامِ وَجُزْئِیَّاتِ الْفِقْهِ وَالْفَتَاوٰی اور بیعت لینے والا علم اصول فقہ اور
اصول حدیث اور جزئیات فقہ اور فتاوون کے یاد رکھنے کا مکلف نہین **ف** مولانا عبد العزیز
قدس سرہ نے حاشیے مین فرمایا کہ جزئیات فقہ سے متقابل کلیات مراد نہین بلکہ صور مفروضہ
مراد ہین جنکی طرف کمتر حاجت ہوتی ہی مترجم کہتا ہی تو اس تقریر سے معلوم ہوا کہ جزئیات
فقہ جو کثیر الوجود اور کثیر الحاجۃ ہین اونکا حفظ مشروط ہی وَاِنَّمَا شَرَطْنَا الْعِلْمَ لِاَنَّ الْغَرَضَ
مِنَ الْبَیْعَةِ اَمْرُهٗ بِالْمَعْرُوْفِ وَنَهْیُهٗ عَنِ الْمُنْکَرِ وَاِرْشَادُهٗ اِلٰی تَحْصِیْلِ السَّکِیْنَةِ
الْبَاطِنَةِ وَاِزَالَةِ الرَّذَائِلِ وَاکْتِسَابِ الْمَحَامِدِ ثُمَّ اِمْتِثَالِ الْمُسْتَرْشِدِ بِهٖ فِیْ کُلِّ
ذٰلِكَ فَمَنْ لَّمْ یَکُنْ عَالِمًا کَیْفَ یُتَصَوَّرُ مِنْهُ هٰذَا اور عالم ہونا مرشد کا تو ہمنے فقط
اتنے واسطے شرط کیا ہی کہ غرض بیعت سے مرید کو امر کرنا ہی مشروعات کا اور روکنا اوسکو خلاف
شرع سے اور اوسکی رہنمائی طرف تسکین باطنی کے اور دور کرنا بدخوئون کا اور حاصل کرنا
صفات حمیدہ کا پھر مرید کا عمل مین لانا اوسکو جمیع امور مذکورہ مین سو جو شخص عالم اور واقف
ان امور سے نہوگا اوس سے یہ کیونکر متصور ہوگا **ف** مترجم کہتا ہی سبحان اللہ کیا معاملہ
بالعکس ہوگیا ہی فقرائے جہال کو اس وقت مین یہ خبط سمایا ہی کہ پیری مریدی مین علم کا ہونا

کچھ ضرور نہین بلکہ علم درویشی کو ضرر ہو اسواسطے کہ شریعت کچھ اور ہو اور طریقت کچھ اور حال آنکہ
صوفیان قدیم کے کتب اور ملفوظات مین مثل قوت القلوب اور عوارف اور احیاء العلوم اور
کیمیای سعادت اور فتوح الغیب و غنیۃ الطالبین تصنیف حضرت عبدالقادر جیلانی مین بیان
مصرح ہی کہ علم شریعت شرط ہو طریقت اور تصوف کی یہ بھی جہالت کی شامت ہی کہ جن مرشدونکو
تمام صبح شام مثل قرآن اور درود کے ذکر کیا کرتے ہین اون کے کلام سے بھی غافل ہین کہ وہ کیا
فرما گئے ہین وَقَدِ اتَّفَقَ کَلِمَةُ الْمَشَایِخِ عَلٰی اَنْ لَّا یَتَکَلَّمَ عَلَی النَّاسِ اِلَّا مَنْ کَتَبَ الْحَدِیْثَ
وَقَرَأَ الْقُرْاٰنَ اور متفق ہی مشایخ کا قول اسپر کہ وعظ نکرے لوگون کو مگر وہ شخص جسنے کتابت
حدیث کی ہو یعنی روایت کی ہو استادون سے اور جسنے قرآن کو پڑھا ہو اَللّٰهُمَّ اِلَّا اَنْ یَّکُوْنَ
رَجُلٌ صَحِبَ الْعُلَمَاءَ الْاَتْقِیَاءَ دَهْرًا طَوِیْلًا وَتَاَدَّبَ عَلَیْهِمْ وَکَانَ مُتَفَحِّصًا عَنِ
الْحَلَالِ وَالْحَرَامِ وَوَقَّافًا عِنْدَ کِتَابِ اللّٰهِ وَسُنَّةِ رَسُوْلِهٖ فَعَسٰی اَنْ یَّکْفِیَهٗ ذٰلِكَ
وَاللّٰهُ اَعْلَمُ کچھ نہین یعنی بار خدایا مگر یہ کہ ایسا مرد ہو جسنے متقی علما کی بہت مدت تک صحبت کی
اور ان سے ادب سیکھا ہو اور حلال اور حرام کا تفحص ہو اور کثیر التوقف ہو کتاب اللہ اور
رسول اللہ کے نزدیک یعنی قرآن اور حدیث سنکر ڈر جاتا ہو اور اپنے اعمال اور اقوال [illegible]
کتاب اور سنت کے موافق کرلیتا ہو تو امید ہی کہ اسقدر معلومات بھی اوسکو کفایت کرے درصورت
عدم علم واللہ اعلم وَالشَّرْطُ الثَّانِی الْعَدَالَةُ وَالتَّقْوٰی فَیَجِبُ اَنْ یَّکُوْنَ مُجْتَنِبًا عَنِ الْکَبَائِرِ
غَیْرَ مُصِرٍّ عَلَی الصَّغَائِرِ اور بیعت لینے والے کی دوسری شرط عدالت اور تقوی ہی تو واجب
کہ کبیرہ گناہون سے پرہیز رکھتا ہو اور صغیرہ گناہون پر اڑا نہ رہتا ہو ف مولانا عبدالعزیز رح
حاشیے مین فرمایا کہ تقوی مرشد کا اسواسطے شروط ہوا کہ بیعت مشروع ہوئی ہے واسطے صفا
باطن کے اور انسان مجبول ہی اپنے بنی نوع کے اقتدائے افعال پر اور صفائے باطن مین فقط
قول بدون عمل کے کفایت نہین کرتا سو جو مرشد کہ اعمال خیر سے متصف ہو فقط زبانی تقریر وا
پر کفایت کرتا ہو وہ شخص حکمت بیعت کا برہم زن ہو وَالشَّرْطُ الثَّالِثُ اَنْ یَّکُوْنَ زَاهِدًا

رَاغِبًا فِی الْاٰخِرَۃِ مُوَاظِبًا عَلَی الطَّاعَاتِ الْمُؤَکَّدَۃِ وَالْاَذْکَارِ الْمَأْثُوْرَۃِ فِی صِحَاحِ الْاَحَادِیْثِ مُوَاظِبًا عَلٰی تَعَلُّقِ الْقَلْبِ بِاللّٰہِ سُبْحَانَہٗ وَکَانَ یَادْدَاشْت لَہٗ مَلَکَۃً مُسْتَحْکِمَۃً اور تیسری شرط بیعت لینے والے کی یہ ہو کہ دنیا کا تارک ہو اور آخرت کا راغب ہو محافظ ہو طاعات مؤکدہ اور اذکار منقولہ کا جو صحیح حدیثون مین مذکور ہین مدام تعلق دل کا اللہ پاک سے رکھتا ہو اور یادداشت کی مشق کامل اوسکو حاصل ہو مترجم کہتا ہی یادداشت کی حقیقت آگے مذکور ہوگی وَالشَّرْطُ الرَّابِعُ اَنْ یَّکُوْنَ اٰمِرًا بِالْمَعْرُوْفِ نَاھِیًا عَنِ الْمُنْکَرِ مُسْتَبِدًّا بِرَاْیِہٖ لَا اِمَّعَۃً لَیْسَ لَہٗ رَاْیٌ وَلَا اَمْرٌ ذَا مُرُوَّۃٍ وَعَقْلٍ تَامٍّ لِیُعْتَمَدَ عَلَیْہِ فِیْ کُلِّ مَا یَاْمُرُ بِہٖ وَیَنْھٰی عَنْہُ قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی مِمَّنْ تَرْضَوْنَ مِنَ الشُّھَدَآءِ فَمَا ظَنُّکَ لِصَاحِبِ الْبَیْعَۃِ اور چوتھی شرط یہ ہو کہ بیعت لینے والا امر کرتا ہو مشروع کا اور خلاف شرع سے روکتا ہو مستقل ہو اپنی راے پر نہ کہ مرد ہر جائی ہر دم خیالی جسکو نہ راے ہو نہ امر مروت والا اور صاحب عقل کامل کا ہو تاکہ اوسپر اعتماد لیا جاوے اوسکے بتانے اور روکنے فعل پر حق تعالی نے فرمایا کہ گواہی اونکی مقبول ہی جن گواہون کو تم پسند کرو سو کیا تیرا گمان ہی صاحب بیعت کے ساتھ یعنی جب شاہدون مین عدالت شرط ہوئی تو بیعت لینے والے مرشد مین بالطریق اولی عدالت اور تقوی شرط ہوگا ف مولانا نے فرمایا کہ یہ مراد نہین کہ آمر بالمعروف اور مستقل الراي وغیرہ ہونا قبول شہادت کی شرط ہی اعتراض وارد ہو کہ یہ امور شہادت مین شرط نہین تو چاہیے کہ صاحب بیعت مین بھی شرط نہو بلکہ حاصل استدلال آیت قرآنی کا یہ ہو کہ حق تعالی نے قبول شہادت کو اہل اسلام کی رضا اور اختیار پر مفوض کیا اور چونکہ رضا امر مخفی ہی لہذا اوسکی تعیین علامات ظاہرہ سے ہوئی مثل اجتناب عن الکبائر وغیرہ تو اخذ بیعت کی بھی تفویض اہل اسلام کی رضا پر ہو کر تعیین اوسکی علامات ظاہرہ مذکورہ سے ہوگی تو امور مذکورہ کا مشروط ہونا مرشد مین بالطریق اولی ہوگا وَالشَّرْطُ الْخَامِسُ اَنْ یَّکُوْنَ صَحِبَ الْمَشَایِخَ وَتَاَدَّبَ بِھِمْ دَھْرًا طَوِیْلًا وَاَخَذَ مِنْھُمُ النُّوْرَ الْبَاطِنَ

وَالسَّكِينَةَ وَهٰذَا لِاَنَّ سُنَّةَ اللّٰهِ جَرَتْ بِاَنَّ الرَّجُلَ لَا يُفْلِحُ اِلَّا اِذَا رَاٰی الْمُفْلِحِيْنَ كَمَا اَنَّ الرَّجُلَ لَا يَتَعَلَّمُ اِلَّا بِصُحْبَةِ الْعُلَمَاۤءِ وَعَلٰی هٰذَا الْقِيَاسِ غَيْرُ ذٰلِكَ مِنَ الصِّنَاعَاتِ اور پانچوین شرط یہ ہے کہ بیعت لینے والا مرشدون کامل کی صحبت مین رہا ہو اور اون سے ادب سیکھا ہو زمانہ دراز تک اور اون سے باطن کا نور اور اطمینان حاصل کیا ہو اور یہ یعنی صحبت کاملین اسواسطے مشروط ہوئی کہ عادت الٰہی یون جاری ہوئی ہے کہ مراد نہین ملتی جبتک مراد پانے والون کو نہ دیکھے جیسے انسان کو علم نہین حاصل ہوتا مگر علما کی صحبت سے اور اسی قیاس پر ہین اور پیشے یعنی جیسے آہنگری بدون صحبت آہنگر یا نجاری بدون صحبت نجار کے نہین آتی **ف** مولانا نے ارشاد کیا کہ جریان سنت اللہ کا بھید یہ ہے کہ انسان اس نہج پر مخلوق ہوا ہے کہ یہ اپنے کمالات کو حاصل نہین کرسکتا بدون اپنے ابنای جنس کی مشارکت اور معاونت کے بخلاف اور حیوانات کے کہ اون کے کمالات پیدایشی ہین اور کسبی نہایت کمتر ہین چنانچہ پیرنا حیوانات مین پیدایشی کمال ہے اور انسان کو بدون سیکھے نہین آتا وَلَا يُشْتَرَطُ فِي ذٰلِكَ ظُهُوْرُ الْكَرَامَاتِ وَالْخَوَارِقِ وَلَا تَرْكُ الْاِكْتِسَابِ لِاَنَّ الْاَوَّلَ ثَمَرَةُ الْمُجَاهَدَاتِ لَا شَرْطُ الْكَمَالِ وَالثَّانِيْ مُخَالِفٌ لِلشَّرْعِ وَلَا تَغْتَرَّ بِمَا نَفْعَلُهُ الْمَغْلُوْبُوْنَ فِيْ اَحْوَالِهِمْ اِنَّمَا الْمَاْمُوْرُ الْقَنَاعَةُ بِالْقَلِيْلِ وَالْوَرَعُ مِنَ الشُّبُهَاتِ اور شرط نہین اسمین یعنی بیعت لینے مین ظہور کرامات اور خوارق عادات کی اور نہ ترک پیشہ وری کی اسواسطے کہ ظہور کرامات اور خوارق عادات ثمرہ ہی مجاہدات اور ریاضت کشی کا نہ شرط کمال کی اور ترک کرنا پیشے کا مخالف شرع کے ہے اور دھوکا نہ کھا تو اوس سے جو درویش مغلوب الاحوال کرتے ہین یعنی جو صاحب حال بسبب غلبے اپنے حال کے کسب حلال کی طرف متوجہ نہین ہوتے ہین اونکے فعل کو دلیل نہ پکڑنا ترک کسب پر منقول تو یہی ہے کہ تھوڑے پر قناعت کرنا اور شبہات سے پرہیز کرنا یعنی مال مشتبہ اور پیشہ مکروہ اور مشتبہ سے بچنا ضرور ہے **ف** مولانا نے فرمایا اور یہی شرط ارشاد نہین کمال

رہبانیت اختیار کرے یعنی عبادات شاقہ کا اپنے اوپر لازم کرنا چنانچہ صوم دہر اور تمام رات کا جاگنا اور گوشہ گیری نسا سے کرنا اور طعام لذیذ کا کھانا اور جنگل یا پہاڑون پر رہنا چنانچہ ہمارے وقت کے عوام اسکو شرط کمال کی جانتے ہین اسواسطے کہ یہ امور تشدد فی الدین اور تشدید علی النفس مین داخل ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سخت نہ پکڑو اپنی جانونکو تو اسد تمکو سخت پکڑیگا اور فرمایا کہ رہبانیت اسلام مین جائز نہین وَاَمَّا الْمَسْئَلَةُ الرَّابِعَةُ فَاعْلَمْ اَنَّهٗ يَجِبُ اَنْ يَّكُوْنَ الْمُبَايِعُ بَالِغًا عَاقِلًا اَسَاغَبَا نَهٗ كَمَا جَاءَ فِي الْحَدِيْثِ اَنَّهٗ عُرِضَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَبِيٌّ لِّيُبَايِعَهٗ فَمَسَحَ عَلٰى رَاسِهٖ وَدَعَا لَهٗ بِالْبَرَكَةِ وَلَمْ يُبَايِعْ اور سوال چوتھے کا جواب یون جان کہ واجب ہے کہ بیعت کرنے والا جوان ہوشیار رغبت والا ہو اور مقرر حدیث مین آیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ایک لڑکا گیا تاکہ آپ سے بیعت کرے تو حضرت نے اوسکے سر پر ہاتھ پھیرا اور اوسکے واسطے برکت کی دعا کی اور بیعت نہ لی **ف** مولانا نے فرمایا بالغ اور عاقل ہونا بیعت کے واسطے مشروط ہے کہ نابالغ اور مجنون خود ایمان کا مکلف نہین تو تقوی اور اجتہاد فی الطاعات کا اوسکے حق مین کیا مذکور ہے وَمِنَ الْمَشَايِخِ مَنْ يُّجَوِّزُ بَيْعَةَ الصِّغَارِ تَبَرُّكًا وَّتَفَوُّلًا وَاللّٰهُ اَعْلَمُ اور بعضے مشایخ لڑکون کی بیعت کو جائز رکھتے ہین بنا بر برکت اور نیک فال کے واللہ اعلم **ف** مولانا نے فرمایا کہ شاید تجویز بدلیل صحیح مسلم کی حدیث کی ہے کہ حضرت زبیر اپنے بیٹے عبداللہ کو بیعت کے واسطے لائے اور وہ سات یا آٹھ برس کے تھے سو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اونکو اپنی طرف متوجہ دیکھکر مسکرائے پھر اونسے بیعت لی وَاَمَّا الْمَسْئَلَةُ الْخَامِسَةُ فَاعْلَمْ اَنَّ الْبَيْعَةَ الْمُتَوَارِثَةَ بَيْنَ الصُّوْفِيَّةِ عَلٰى وُجُوْهٍ اَحَدُهَا بَيْعَةُ التَّوْبَةِ مِنَ الْمَعَاصِيْ وَالثَّانِيْ بَيْعَةُ التَّبَرُّكِ فِيْ سِلْسِلَةِ الصَّالِحِيْنَ بِمَنْزِلَةِ سِلْسِلَةِ اِسْنَادِ الْحَدِيْثِ فَاِنَّ فِيْهَا بَرَكَةً وَّالثَّالِثُ بَيْعَةُ تَاكِيْدِ الْعَزِيْمَةِ عَلَى التَّجَدُّدِ لِاَمْرِ اللّٰهِ وَتَرْكِ مَا نَهٰى عَنْهُ ظَاهِرًا وَّبَاطِنًا وَّتَعْلِيْقِ الْقَلْبِ بِاللّٰهِ تَعَالٰى وَهُوَ الْاَصْلُ

اقسام بیعت صوفیہ

اور سوال پانچوین کا جواب یون جان کہ جو بیعت کہ صوفیون مین متوارث ہی وہ کئی طرح پر ہی پہلا طریقہ بیعت توبہ ہی معاصی سے اور دوسرا طریقہ بیعت تبرک ہی یعنی بقصد برکت صالحین کے سلسلے مین داخل ہونا بمنزلۂ سلسلۂ اسناد حدیث ہی کہ اسمین البتہ برکت ہی اور تیسرا طریقہ بیعت تاکید عزیمت ہی یعنی عزم مصمم کرنا واسطے خلوص امر الٰہی اور ترک مناہی کے ظاہر اور باطن سے اور تعلیق (دل لگانا) دل کی اللہ جل شانہ سے اور یہی تیسرا طریقہ معمول ہی فَاَمَّا الْاَوَّلَانِ فَالْوَفَاءُ بِالْبَيْعَةِ فِيْهِمَا تَرْكُ الْكَبَائِرِ وَعَدَمُ الْاِصْرَارِ عَلَى الصَّغَائِرِ وَالتَّمَسُّكُ بِالطَّاعَاتِ الْمَذْكُوْرَةِ مِنَ الْوَاجِبَاتِ وَالسُّنَنِ الرَّوَاتِبِ وَالنَّكْثُ بِالْاِخْلَالِ فِيْمَا ذُكِرَ

قسم اول و دوم

اور پہلے دونون قسم کے طریقون مین بیعت کا پورا کرنا عبارت ہی ترک کبائر سے اور نہ اڑجانا صغائر پر اور طاعات مذکورہ پر چنگل مارنا از قسم واجبات اور موکدہ سنتون کے اور عہد شکنی عبارت ہی خلل ڈالنے سے تو سین جسکو پہلے مذکور کیا یعنی ارتکاب کبائر اور اصرار علی الصغائر اور طاعات پر مستعد نہونا بیعت شکنی ہی وَاَمَّا الثَّالِثُ فَالْوَفَاءُ اَلْبَقَاءُ عَلَى هَيْئَةِ الْهِجْرَةِ وَالْمُجَاهَدَةِ حَتّٰى يَكُوْنَ مُتَنَوِّرًا بِنُوْرِ السَّكِيْنَةِ وَيَصِيْرَ ذٰلِكَ دَيْدَنًا لَهُ وَخُلُقًا وَجِبِلَّةً وَبَعْدَ ذٰلِكَ قَدْ يُرَخَّصُ فِيْ مَا اَبَاحَهُ الشَّرْعُ مِنَ اللَّذَّاتِ وَالْاِشْتِغَالِ بِبَعْضِ مَا يُحْتَاجُ اِلٰى طُوْلِ التَّعَهُّدِ كَالتَّدْرِيْسِ وَالْقَضَاءِ وَالنَّكْثُ بِالْاِخْلَالِ فِيْ ذٰلِكَ

قسم سوم

اور تیسرے طریقے مین پورا کرنا بیعت کا عبارت ہی مدام ثابت رہنے سے اس ہجرت اور مجاہدہ اور ریاضت پر یہانتک کہ روشن ہو جاوے اطمینان کے نور سے اور یہ اوسکی عادت اور خو اور جبلی ہو جاوے مالحاصل تو اس حالت کے نزدیک گاہے اوسکو اجازت دیجاتی ہی اون چیزون کی جسکو شرع نے مباح کیا ہی از قسم لذات کے اور مشغول ہونے کے بعضے اون کامون مین جنمین طول کی احتیاج ہوجاتی ہی جیسے مدرس کرنا علوم دینی کا اور قضا اور بیعت شکنی عبارت ہی اسکی خلل اندازی سے قبل از رسانت دل کے وَاَمَّا الْمَسْئَلَةُ السَّادِسَةُ فَاعْلَمْ اَنَّ تِلْكَ الْبَيْعَةَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَأْثُوْرٌ وَكَذٰلِكَ عَنِ الصُّوْفِيَّةِ اَمَّا مِنَ الشَّيْخِ

وفا بیعت قسم سوم

مسئلہ ششم

فَاِنْ کَانَ بِظُهُوْرِ خَلَلٍ فِیْ حَقِّ بَائِعِهٖ فَلَا بَاْسَ وَکَذَالِکَ لِمَوْتِهٖ اَوْ غَیْبَتِهِ الْمُنْقَطِعَةِ وَاَمَّا بِلَا عُذْرٍ فَاِنَّهٗ یُشْبِهُ الْمُلَاعَبَ وَیَذْهَبُ بِالْبَرَکَةِ وَیَصْرِفُ قُلُوْبَ الشُّیُوْخِ عَنْ تَعَهُّدِهٖ وَاللّٰہُ اَعْلَمُ اور چھٹے سوال کے جواب مین معلوم کر کہ تکرار بیعت کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہو اور اسیطرح حضرات صوفیہ سے لیکن دو پیرون سے بیعت کرنا سو اگر بسبب ظہور خلل کے ہو اوس پیر مین جس سے بیعت کر چکا ہو تو کچھ مضایقہ نہین اور اسی طرح اوسکی موت کے بعد یا اوسکی غیبت منقطعہ کے بعد کہ اوسکی توقع ملاقات کی باقی نہین رہی اور بلا عذر تو دوسرے مرشد سے بیعت کرنا مشابہ ہو کھیل کے اور ہر جگہ بیعت کرنا برکت کو کھوتا ہو اور مرشدون کے دلون کو اوسکی تعلیم اور تہذیب سے پھیرتا ہو واللہ اعلم یعنی اوسکو ہرجائی اور بیدم خیال سمجھکر اوسپر التفات نہین فرماتے ہین وَاَمَّا الْمَسْئَلَةُ السَّابِعَةُ فَاعْلَمْ اَنَّ اللَّفْظَ الْمَاْثُوْرَ عَنِ السَّلَفِ عِنْدَ الْبَیْعَةِ اَنْ یَخْطُبَ الشَّیْخُ الْخُطْبَةَ الْمَسْنُوْنَةَ اور ساتوین سوال کا جواب معلوم کر کہ لفظ منقول سلف سے بیعت کے وقت یہ ہو کہ مرشد خطبہ مسنون پڑھے وَهِیَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَنَسْتَعِیْنُهٗ وَنَسْتَغْفِرُهٗ وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَیِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَنْ یَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَمَنْ یُّضْلِلْ فَلَا هَادِیَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَبَارَکَ وَسَلَّمَ اور خطبہ مسنون یہ ہو یعنی الحمد للہ سے آخر تک ترجمہ اوسکا یہ ہو سب تعریف اللہ کو ہم اوسکی حمد کرتے ہین اور اوس سے مدد مانگتے ہین اور مغفرت اوس سے چاہتے ہین اور پناہ مانگتے ہین اللہ کی اپنے نفسون کی بدیون سے اور اپنے اعمال کی برائیون سے جسکو اللہ نے ہدایت کی اوسکا کوئی گمراہ کرنے والا نہین اور جسکو اوسنے بہکایا اوسکو کوئی راہ بتانے والا نہین اور گواہی دیتا ہون مین اسکی کہ کوئی معبود برحق نہین سوا اللہ کے اور اسکی کہ محمد بندہ ہو اللہ کا اور اوسکا رسول رحمت بھیجے اللہ اوسپر اور اوسکی آل پر

اور اوسکے اصحاب پر اور برکت کرے اور سلامتی عنایت فرما دے ثُمَّ يُلَقِّنُهُ الْإِيْمَانَ الْإِجْمَالِيَّ يَقُولُ قُلْ آمَنْتُ بِاللهِ وَبِمَا جَاءَ مِنْ عِنْدِ اللهِ عَلٰى مُرَادِ اللهِ وَآمَنْتُ بِرَسُولِ اللهِ وَبِمَا جَاءَ مِنْ عِنْدِ رَسُولِ اللهِ عَلٰى مُرَادِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَبَرَّأْتُ مِنْ جَمِيْعِ الْأَدْيَانِ وَجَمِيْعِ الْعِصْيَانِ وَأَسْلَمْتُ الْآنَ وَأَقُولُ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ پھر بعد خطبہ مذکور کے مرشد مرید کو ایمان اجمالی تلقین کرے سو یون کہے کہ کہہ ایمان لایا مین اللہ پر اور جو اللہ کے نزدیک سے آیا اللہ کی مراد پر اور ایمان لایا مین رسول اللہ پر اور جو رسول اللہ کے نزدیک سے آیا رسول اللہ کی مراد پر صلی اللہ علیہ وسلم اور بیزار ہوا مین سب دینون سے سوائے اسلام کے اور بیزار ہوا سب گناہون سے اور مین اب اسلام لایا یعنی اسلام کو تازہ کیا اور کہتا ہون مین گواہی دیتا ہون کہ کوئی معبود برحق نہین سوائے اللہ کے اور گواہی دیتا ہون کہ محمد اوسکا بندہ ہے اور اوسکا رسول ثُمَّ يَقُولُ قُلْ بَايَعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِوَاسِطَةِ خُلَفَائِهِ عَلٰى خَمْسٍ شَهَادَةِ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللهِ وَإِقَامِ الصَّلٰوةِ وَإِيْتَاءِ الزَّكٰوةِ وَصَوْمِ رَمَضَانَ وَحَجِّ الْبَيْتِ إِنِ اسْتَطَعْتُ إِلَيْهِ سَبِيْلًا پھر مرشد کہے مرید سے کہ کہہ مینے بیعت کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اونکے خلفا کے واسطے سے پانچ امر پر اسکی گواہی پر کہ کوئی معبود برحق نہین سوا اللہ کے اور مقرر محمد رسول ہے اللہ کا اور نماز کے قائم کرنے پر اور زکوۃ کے دینے پر اور رمضان کے صوم پر اور بیت اللہ کے حج پر اگر مجکو استطاعت ہوگی اوسکی راہ کی ف استطاعت سبیل سے مراد زاد اور راحلہ ہے ثُمَّ يَقُولُ قُلْ بَايَعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِوَاسِطَةِ خُلَفَائِهِ عَلٰى أَنْ لَا أُشْرِكَ بِاللهِ شَيْئًا وَلَا أَسْرِقَ وَلَا أَزْنِيَ وَلَا أَقْتُلَ وَلَا آتِيَ بِبُهْتَانٍ أَفْتَرِيْهِ بَيْنَ يَدَيَّ وَرِجْلَيَّ وَلَا أَعْصِيَهُ فِيْ مَعْرُوْفٍ پھر مرشد مرید سے کہے کہ کہہ بیعت کی مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بواسطہ خلفائے حضرت کے

پھر کہ شریک نکرونگا اللہ کے ساتھ کسی چیز کو اور چوری نکرونگا اور زنا نکرونگا اور قتل نکرونگا
اور بہتان کو نہ لاؤنگا اپنے دونون ہاتھ اور دونون پاؤن کے درمیان سے اوسکو افترا
کرکے اور نافرمانی رسول کریم کی نکرونگا امر شروع مین **ف** اس مضمون کی بیعت
قرآن مجید مین منصوص ہے ثُمَّ یَتْلُو الشَّیْخُ هَاتَیْنِ الْاٰیَتَیْنِ یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا
اتَّقُوا اللّٰهَ وَابْتَغُوْٓا اِلَیْهِ الْوَسِیْلَةَ وَجَاهِدُوْا فِیْ سَبِیْلِهٖ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ۝
اِنَّ الَّذِیْنَ یُبَایِعُوْنَكَ اِنَّمَا یُبَایِعُوْنَ اللّٰهَ یَدُ اللّٰهِ فَوْقَ اَیْدِیْهِمْ فَمَنْ نَّكَثَ فَاِنَّمَا
یَنْكُثُ عَلٰی نَفْسِهٖ وَمَنْ اَوْفٰی بِمَا عٰهَدَ عَلَیْهُ اللّٰهَ فَسَیُؤْتِیْهِ اَجْرًا عَظِیْمًا ۝
پھر مرشد ان دو آیتون کو پڑھے یا ایہا الذین سے آخر تک یعنی ای ایمان والو ڈرو اللہ سے
اور تلاش کرو اللہ کی طرف وسیلہ اور جہاد کرو اوسکی راہ مین تاکہ تم فلاح پاؤ مقرر جو لوگ
بیعت کرتے ہین تجھسے ای نبی وہ بیعت کرتے ہین اللہ سے اللہ سبحانہ کا دست قدرت اور
رحمت اون کے ہاتھون پر ہے سو جسنے بیعت کو توڑا یہی بات ہے کہ اوسنے اپنی ذات
کی مضرت کے واسطے بیعت کو توڑا اور جسنے پورا کیا اوسکو جو اللہ سے عہد کیا سو قریب ہے اوسکو
اجر عظیم عنایت کریگا **ف** پہلی آیت مین وسیلہ سے مراد بیعت مرشد ہے مولانا نے حاشیے مین
فرمایا کہ مینے اپنے جد امجد حضرت شاہ عبد الرحیم قدس سرہ کے ایک مرید سے سنا کہ اونکے ہمعصر
ایک عالم نے اونسے بیعت کے سنت یا بدعت ہونے مین گفتگو کی جد امجد نے واسطے مشروعیت
بیعت کے اس آیت سے استدلال کیا اور فرمایا کہ یہ ممکن نہین کہ وسیلے سے ایمان مراد لیجیے
اسواسطے کہ خطاب اہل ایمان کو ہے چنانچہ یا ایہا الذین آمنوا اوسپر دلالت کرتا ہے اور عمل
صالح بھی مراد نہین ہوسکتا کہ وہ تقوی مین داخل ہے اسواسطے کہ تقوی عبارت ہے امتثال
اوامر اور اجتناب نواہی سے اسواسطے کہ قاعدہ عطف کا مغایرت بین المعطوف والمعطوف علیہ
کا مقتضی ہے اور اسی طرح جہاد بھی مراد نہین ہوسکتا بدلیل مذکور یعنی تقوی مین داخل ہے
پس متعین ہوگیا کہ وسیلے سے مراد ارادت اور بیعت مرشد کی ہے پھر اسکے بعد مجاہدہ اور ریاضت ہے

ذکر اور فکر مین تا فلاح حاصل ہو کہ عبارت ہے وصول ذات پاک سے واللہ اعلم ثُمَّ یَدْعُوْ لِنَفْسِہٖ وَلِلتِّلْمِیْذِ وَلِلْحَاضِرِیْنَ یَقُوْلُ بَارَکَ اللّٰہُ لَنَا وَلَکُمْ وَنَفَعَنَا وَاِیَّاکُمْ پھر مرشد دعا کرے اپنی ذات کے واسطے اور مرید کے واسطے اور حاضرین کے واسطے یون کہے کہ اللہ تعالیٰ برکت کرے ہمارے اور تمہارے واسطے اور نفع پہنچاوے ہمکو اور تمکو ثُمَّ یَأْمُرُہٗ بِلُقْنِہٖ یَقُوْلُ قُلْ اِخْتَرْتُ الطَّرِیْقَۃَ النَّقْشَبَنْدِیَّۃَ اَوِ الْقَادِرِیَّۃَ اَوِ الْجِشْتِیَّۃَ الْمَنْسُوْبَۃَ اِلَی الشَّیْخِ الْاَعْظَمِ وَالْقُطْبِ الْاَفْخَمِ خَوَاجَہ نَقْشَبَنْدَ اَوِ الشَّیْخِ مُحْیِ الدِّیْنِ عَبْدِ الْقَادِرِ الْجِیْلَانِیِّ اَوِ الشَّیْخِ مُعِیْنِ الدِّیْنِ السَّجْزِیِّ اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنَا فُتُوْحَھَا وَاحْشُرْنَا فِیْ زُمْرَۃِ اَوْلِیَائِھَا بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ اور اسمین کچھ مضائقہ نہین کہ مرید کو یون تلقین کرے سو کہے کہ تو کہہ کہ مینے اختیار کیا طریقہ نقشبندیہ جو منسوب ہے طرف شیخ اعظم اور قطب افخم خواجہ نقشبند کے یا طریقہ قادریہ اختیار کیا جو منسوب ہے شیخ محی الدین عبد القادر جیلانی کی طرف یا طریقہ چشتیہ اختیار کیا جو منسوب ہی شیخ معین الدین سجزی یعنی سیستانی کی طرف خداوندا ہمکو فتوح اس طریقے کی عنایت کر اور ہمکو اس طریقے کے دوستون کے گروہ مین محشور کر اپنی رحمت سے یا ارحم الراحمین سَمِعْتُ سَیِّدِیَ الْوَالِدَ یَقُوْلُ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ مُبَشِّرَۃٍ بَایَعْتُہٗ فَاَخَذَ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ یَدَیَّ بَیْنَ یَدَیْہِ فَاَنَا اُصَافِحُ عِنْدَ الْبَیْعَۃِ عَلٰی ھٰذِہِ الصِّفَۃِ سنا مین نے اپنے والد بزرگوار سے فرماتے تھے کہ مینے دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب مین سو مینے آپسے بیعت کی سو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے دونون ہاتھون کو اپنے دونون دست مبارک مین کر لیا سو مین تو اسی طرح جیسے خواب مین دیکھا مصافحہ کرتا ہون بیعت لینے کے وقت **ف** مولانا نے فرمایا کہ بعضے اکابر مرید سے فرماتے ہین کہ اپنا داہنا ہاتھ پھیلا دے پھر بیعت لینے والا اوسپر اپنا داہنا ہاتھ رکھتا ہے اسیطرح عمرو بن العاص نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا اَتَیْتُ النَّبِیَّ

بِأَنْ يَأْخُذَ الشَّيْخُ طَرَفَ ثَوْبٍ وَالَّتِي تُبَايِعُ طَرَفَهُ الْآخَرَ وَاللّٰهُ أَعْلَمُ اور عورتون کی بیعت کرنے کا یہ طریقہ ہی کہ مرشد کپڑے کا ایک کنارہ پکڑے اور بیعت کرنے والی دوسرا کنارہ اوسکا پکڑے واللہ اعلم **ف** مولانا نے فرمایا کہ بیعت زبانی بھی عورتون سے جائز ہی بدون پکڑنے کپڑے کے جیسا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کرتے تھے

فصل تیسری

اس فصل مین مرید کی تربیت اور تعلیم کا طریقہ مذکور ہی لِتَرْبِيَةِ السَّالِكِيْنَ دَرَجَاتٌ مُتَرَتِّبَةٌ فَأَوَّلُ مَا يَجِبُ أَنْ يَتَغَيَّرَ فِيْهِ الْعَقِيْدَةُ فَإِذَا رَغِبَ امْرُؤٌ فِي سُلُوْكِ طَرِيْقِ اللّٰهِ فَمُرْهُ أَوَّلًا بِتَصْحِيْحِ الْعَقَائِدِ عَلٰى مُوَافَقَةِ السَّلَفِ الصَّالِحِ مِنْ إِثْبَاتِ وَاجِبٍ وَاحِدٍ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ مُتَّصِفٍ بِجَمِيْعِ صِفَاتِ الْكَمَالِ مِنَ الْحَيٰوةِ وَالْعِلْمِ وَالْقُدْرَةِ وَالْإِرَادَةِ وَغَيْرِهَا مِمَّا وَصَفَ اللّٰهُ بِهِ نَفْسَهُ وَثَبَتَ بِهِ النَّقْلُ عَنِ الْمُخْبِرِ الصَّادِقِ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ وَالصَّحَابَةِ وَالتَّابِعِيْنَ سالکون کی تربیت کے واسطے درجات ہین علی الترتیب اول جسکا سنوارنا واجب ہی وہ عقیدہ ہی تو جب کوئی شخص راہ خدا کے چلنے مین راغب ہو تو حکم کر اوسکو اول عقائد کے صحیح کرنے کا موافق عقائد سلف صالح کے یعنی ثابت کرنا واجب الوجود کا جو واحد ہی کوئی معبود برحق نہین سواے اوسکے موصوف ہی وہ جمیع صفات کمال سے حیات مین اور علم اور قدرت اور ارادے مین اور سواے ان کے اور صفات مین کہ حق تعالی نے اپنی ذات پاک کو وصف کیا ہی ساتھ اون کے اور نقل اوسکی ثابت ہوئی مخبر صادق علیہ الصلوۃ والسلام سے اور صحابہ اور تابعین سے مُنَزَّهٍ مِّنْ جَمِيْعِ سِمَاتِ النَّقْصِ وَالزَّوَالِ مِنَ الْجِسْمِيَّةِ وَالتَّحَيُّزِ وَالْعَرْضِيَّةِ وَالْجِهَةِ وَالْأَلْوَانِ وَالْأَشْكَالِ ایسا واحد ہی جو پاک ہی نقصان اور زوال کی سب نشانیون سے مجسم ہونے سے اور احتیاج مکانی اور عرض ہونے اور جہت مین ہونے اور الوان اور اشکال سے یعنی جسم اور لوازم جسمیت سے منزہ ہی وَأَمَّا وَرَدَ مِنَ الْاِسْتِوَاءِ عَلَى الْعَرْشِ وَالضِّحْكِ وَإِثْبَاتِ الْيَدَيْنِ فَنُؤْمِنُ بِهِ عَلَى الْجُمْلَةِ ثُمَّ نَكِلُ تَفْصِيْلَهُ

إِلَى اللهِ تَعَالَى وَسَلَّمَ لَنَا أَنَّهُ لَيْسَ كَمِثْلِ اتِّصَافِنَا بِالتَّحَيُّزِ وَغَيْرِهِ بَلْ لَيْسَ كَمِثْلِهِ شَيْءٌ وَهُوَ السَّمِيعُ الْبَصِيرُ وَنَعْلَمُ أَنَّهُ شَيْءٌ ثَابِتٌ لِلّٰهِ تَعَالَى كَمَا أَثْبَتَ فِي مُحْكَمِ كِتَابِهِ اور وہ جو وارد ہوا ہی استوار علی العرش اور ضحک اور اثبات یدین کا سو اسپر ہم ایمان رکھتے ہین مجمل بالتفصیل پھر اوسکی تفصیل کو خدا کے علم پر تفویض کرتے ہین یعنی وہی خوب جانتا ہی کہ کیا مراد ہی استوار علی العرش سے اور اتنا تو ہم بالیقین جانتے ہین کہ اوسکے استوا وغیرہ مین ہمارا اتصاف بالتحیز وغیرہ نہین بلکہ خدا کے مثل کوئی چیز نہین اور وہ سمیع اور بصیر ہی اور جانتے ہین ہم کہ استوا علی العرش ایک چیز ثابت ہی اللہ تعالی کے واسطے چنانچہ اوسنے اپنی کتاب محکم میں اوسکو ثابت کیا ہی **ف** مترجم کہتا ہی کہ صفات متشابہ مین یعنی استوا وغیرہ مین قدمائے سلف سے یہی منقول ہی کہ اسپر مجمل ایمان لاتے اور تاویل نہ کیجیے اور تفصیل اسکی علم الہی پر سپرد کیجیے امام مالک رحمہ نے فرمایا کہ استوا علی العرش معلوم ہی اور کیفیت اسکی مجہول ہی اور اسمین سوال کرنا بدعت ہی اور یہی راہ اسلم ہی کہ مبادا تاویل مین غیر حق کو حق قرار دینا پڑے ثُمَّ إِثْبَاتِ نُبُوَّةِ الْأَنْبِيَاءِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ عُمُومًا وَنُبُوَّةِ سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ خُصُوصًا وَوُجُوبِ اتِّبَاعِهِ فِي كُلِّ مَا أَمَرَ وَنَهَى وَتَصْدِيقِهِ فِي كُلِّ مَا أَخْبَرَ مِنْ صِفَاتِ اللهِ وَمِنَ الْمَعَادِ الْجِسْمَانِيِّ وَالْجَنَّةِ وَالنَّارِ وَالْحَشْرِ وَالْحِسَابِ وَالرُّؤْيَةِ وَالْقِيَامَةِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ وَغَيْرِ ذٰلِكَ مِمَّا ثَبَتَ بِهِ النَّقْلُ وَصَحَّتْ بِهِ الرِّوَايَةُ پھر بعد توحید کے اثبات نبوت انبیا علیہم السلام کی علی العموم و نبوت سیدنا و مولانا محمد علیہ الصلوٰۃ والسلام کی علی الخصوص اور ثابت کرنا آنحضرت کی اتباع کا واجب ہونا جسمین کہ آپنے امر کیا اور منع کی اور تصدیق آپکی جمیع اخبار مین یعنی منجملہ صفات ربانی اور معاد جسمانی اور جنت اور نار اور حشر اور حساب اور رویت آلہی اور قیامت اور عذاب قبر اور سوا ان سبکے اور امور مین چنانچہ حوض کوثر اور صراط اور میزان جسکی نقل حضرت سے ثابت ہی اور روایت اوسکی صحیح ہی ثُمَّ يَتْلُوهُ النَّظَرُ فِي اجْتِنَابِ الْكَبَائِرِ وَالنَّدَمِ مِنَ الصَّغَائِرِ ثُمَّ تَعَلُّمِ

تفاوت کے نظر لاحق ہو کبائر کے اجتناب اور صغائر سے خبر مندہ ہونے مین والحق ان الکبیرۃ
کل ذنب اوعد علیہ بالنار او العذاب الشدید فی القرآن او السنۃ الصحیحۃ
المعروفۃ عند اہل الحدیث او سمی مرتکبہ کافرا کقولہ من ترک الصلوۃ متعمدا
فقد کفر وفرق ما بیننا وبین المشرکین الصلوۃ فمن ترکہا فقد کفر او شرع علی مرتکبہ
حد کالزناء والسرقۃ وقطع الطریق وشرب الخمر او کان مساویا لاکثر من ہذہ
المذکورات فی حکم بداہۃ العقل اور حق یہ ہے کہ کبیرہ وہ گناہ ہے جسپر وعید ہو دوزخ کی
یا عذاب شدید کی قرآن یا حدیث صحیح مین جو اہل حدیث کے نزدیک معروف ہو یا اوسکے
مرتکب کو کافر کہا ہو جیسا کہ حدیث مین فرمایا کہ جسنے نماز کو عمداً ترک کیا وہ کافر ہے اور دوسری
حدیث مین ہے کہ فرق ما بین مسلمین و ما بین مشرکین کے نماز ہے سو جسنے اوسکو چھوڑا وہ کافر ہے
یا کبیرہ وہ ہے جسکے مرتکب پر شرع مین حد مقرر ہو چنانچہ زنا اور چوری اور رہزنی اور شراب کا پینا
یا وہ گناہ برابر یا زیادہ ہو برائی مین کبائر مذکورہ سے صریح عقل کے حکم مین فمنہا الاشراک
باللہ تعالی عبادۃ واستعانۃ فی الرزق والشفاء وغیرہما والی التوبۃ منہما
الاشارۃ فی قولہ تعالی ایاک نعبد وایاک نستعین سو منجملہ کبائر اکبر الکبائر شرک باللہ
ہے یعنی خدا کے ساتھ ساجھا لگانا عبادت مین اور استعانت مین یعنی غیر خدا سے مدد مانگنی روزی
اور شفا وغیرہا مین اور غیر کی عبادت اور استعانت کی توبہ کی طرف اشارہ ہے حق تعالی کے اس
قول مین ایاک نعبد وایاک نستعین ف مولانا نے حاشیے اس کتاب مین فرمایا کہ مدد مانگنی روزی
اور شفا مین ہمارے زمانہ مین شائع ہے بہ نسبت قبور اور اموات کے مترجم کہتا ہے شرک
فی العبادۃ تو یہ ہے کہ جو امور کہ بطور عبادت کے خدا کے واسطے یا خانہ خدا کے واسطے مخصوص ہین
اون کو غیر خدا کے واسطے کرنا جیسا کہ علی مرتضی رض کا روزہ رکھنا یا کسیکو سجدہ کرنا یا غیر خدا کا نام
بطور اسم الہی کے ذکر کرنا یا قبور کے گرد طواف کرنا بطور طواف بیت اللہ کے اور یہ جو فرمایا کہ ایاک نعبد
وایاک نستعین مین اشراک فی العبادۃ اور اشراک فی الاستعانۃ کی توبہ کا اشارہ ہے اوسکی وجہ یہ ہے

کو تقدیم مفعول کی فعل پر مفید ہی تخصیص اور حصر کو یعنی خاص کر تیری ہی عبادت کرتے ہین اور خاص کر
تجھی سے ہم مدد چاہتے ہین پھر جب عبادت اور استعانت حق تعالی کو خاص ہوئی تو سوائے
خدا کے اورون کی عبادت کرنا یا کسی سے مدد مانگنی روزی اور شفا وغیرہ مین ہرگز جائز
نہین وجہ اختصاص عبادت کی تو ظاہر ہی اور وجہ اختصاص استعانت کی یہ ہی کہ مدد کرنا تین
صفت پر موقوف ہی ایک علم دوسری قدرت تیسری رحمت اسواسطے کہ جو غیر کی حاجت
نہ جانے کیونکر اوسکی مدد کرے اور اگر علم ہو قدرت نہو تو کسطرح حاجت روائی کر سکے اور اگر علم
اور قدرت دونون ہون لیکن اگر رحمت اور شفقت نہو محتاج پر تو کیونکر اعانت کا نگور
مال آنکہ صفات ثلاثہ مخصوص بخدا ہے علیم و قدیر و رحیم ہین لہذا استعانت غیر خدا سے با
تیجے گور پرست کہتے ہین کہ دلیا کو حق تعالی نے علم اور قدرت عطا کی ہی تو اونسے استعانت
کیونکر ممنوع ہو گی تو اونکا جواب یہ ہی کہ اگر تم سچے ہو تو قرآن یا حدیث یا اجماع امت سے
ثابت کرو کہ اولیاء اللہ کو ایسا علم محیط ہی کہ دور اور نزدیک اور غیب اور شہادت اونکے نزد
برابر ہو ہر لحظہ سارے عالم کی حاجات سے مطلع ہین اور مشکل کشائی کی قدرت رکھتے ہین
سو اسکا اثبات ہرگز ممکن نہین تو اون کی کج بحثون کا کلام بھی لائق التفات کے نہیں
حق تعالی اپنے کرم سے فہم صحیح عنایت فرماوے اور کج روی اور کج فہمی سے بچا وے آمین
وَمِنْهَا تَصْدِيقُ الْكَاهِنِ اور منجملہ کبائر تصدیق کرنا ہی کاہن کا **ف** کاہن عرب مین
کچھ لوگ تھے کہ جنون سے دریافت کرکے اخبار غیبی لوگون کو بتاتے تھے اور اگر اونکے بیچ
اور کاہن کے مانند ہی منجم اور رمال اور جفار اور شانہ بین کی تصدیق کرنا اسواسطے کہ
کہ علم غیب مخصوص بذات حق ہی جو اوسکا دعوی کرے وہ بدلیل قرآن اور حدیث اور اجماع کے
جھوٹا ہی وَمِنْهَا سَبُّ الرَّسُوْلِ وَالْقُرْاٰنِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ وَاِنْكَارُهَا وَالْاِسْتِهْزَاءُ بِهَا
وَكَذَا اِنْكَارُ ضَرُوْرِيَاتِ الدِّيْنِ اور منجملہ اکبر الکبائر کے پیغمبر اور قرآن اور فرشتون کو
برا کہنا اور انکار کرنا اور تمسخر کرنا ان حضرات سے اور اسی طرح ضروریات دین کا انکار کرنا **ف**

تصدیق کاہن

مولانا نے فرمایا منجملہ کبائر دین وہ امور ہیں جو قرآن مجید اور حدیث مشہور اور اجماع متواتر سے ثابت ہوں وَمِنْهَا تَرْكُ الصَّلٰوةِ وَالزَّكٰوةِ وَالصَّوْمِ وَالْحَجِّ اور منجملہ کبائر نماز اور زکوٰۃ اور صوم اور حج کا چھوڑنا ہے وَمِنْهَا قَتْلُ النَّفْسِ بِغَيْرِ حَقٍّ وَمِنْهُ قَتْلُ الْأَوْلَادِ وَقَتْلُ الْإِنْسَانِ نَفْسَهُ اور منجملہ کبائر ہے جان ناحق قتل کرنا اور قتل ناحق میں اولاد کا قتل کرنا اور انسان کو اپنی جان کا قتل کرنا داخل ہے وَمِنْهَا الزِّنَاءُ وَاللِّوَاطَةُ وَشُرْبُ الْمُسْكِرِ وَالسَّرِقَةُ وَقَطْعُ الطَّرِيقِ وَالْغَصَبُ وَالْغُلُوْلُ وَشَهَادَةُ الزُّوْرِ وَالْيَمِيْنُ الْغَمُوْسُ وَقَذْفُ الْمُحْصَنَةِ وَأَكْلُ مَالِ الْيَتِيْمِ وَعُقُوْقُ الْوَالِدَيْنِ وَقَطْعُ الرَّحِمِ وَتَطْفِيْفُ الْكَيْلِ وَالْوَزْنِ وَالرِّبٰوا وَالْفِرَارُ مِنَ الزَّحْفِ وَالْكِذْبُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالرِّشْوَةُ فِي الْحُكْمِ وَنِكَاحُ الْمَحَارِمِ وَالْقِيَادَةُ بَيْنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ وَالسِّعَايَةُ عِنْدَ السُّلْطَانِ لِيَقْتُلَ أَوْ يَنْهَبَ وَتَرْكُ الْهِجْرَةِ مِنْ دَارِ الْكُفْرِ وَمُوَالَاةُ الْكُفَّارِ وَالْقِمَارُ وَالسِّحْرُ فَكُلُّ ذٰلِكَ مِنَ الْكَبَائِرِ اور منجملہ کبائر زنا ہے اور اغلام اور نشے والی چیز کا پینا اور چوری اور رہزنی اور غصب اور غنیمت کا مال چرانا اور جھوٹی گواہی دینی اور جھوٹی قسم کھانی اور پاکدامن عورت کو زنا کا عیب لگانا اور یتیم کا مال کھانا اور والدین کی نافرمانی کرنی اور انکی خدمت نکرنی اور حق برادری نہ ادا کرنا اور ناپ اور تول میں کمی کرنا اور بیاج دینا اور بیاج کھانا اور جہاد میں کفار کی صف جنگ سے بھاگنا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر جھوٹ باندھنا اور معاملات فیصل کرنے میں رشوت لینا اور محارم سے نکاح کرنا اور مردوں اور عورتوں کے درمیان میں کٹنا پن کرنا اور حاکم سے چغل خوری کرنا تاکہ وہ قتل کرے یا لوٹ لے اور دار الحرب سے دار الاسلام کی طرف ہجرت نکرنا اور کافروں سے دوستی کرنا اور ان کے خیرخواہ ہونا اور جوا کھیلنا اور جادو کرنا سو یہ سب کبائر میں داخل ہیں ف مولانا نے فرمایا کہ ابن عباسؓ نے کہا کہ کبائر ستر کے قریب ہیں اور سعید بن جبیرؓ نے کہا کہ قریب سات سو کے ہیں اور مناسب یہ ہے کہ کبائر کو ضبط اور قیاس کرنا چاہیے بمفسدۂ منصوصہ پر تو اگر اقل مفاسد سے کم ہو تو صغیرہ ہے اور نہیں تو کبیرہ یہ خلاصہ تقریر امام عزالدین بن سلام ہے اور شیخ ابوطالب مکی نے فرمایا کہ میں نے

کبائر کے احادیث کو جمع کیا تو مین نے سترہ کبائر صحیح پائے چار گناہ دل مین شرک اور گناہ پر
جم جانے کی نیت اور رحمت الٰہی سے ناامید ہونا اور قہر خدا سے بیخوف ہونا اور چار گناہ زبان مین
جھوٹی گواہی دینا اور پاکدامنون کو زنا کا عیب لگانا اور جھوٹی قسم کھانا اور جادو کرنا اور تین گناہ
پیٹ مین شراب پینا اور یتیم کا مال کھانا اور بیاج لینا اور دو گناہ شرمگاہ مین زنا اور لواطت
اور دو گناہ ہاتھ مین ناحق قتل اور چوری اور ایک گناہ پانون مین یعنی جہاد مین صف جنگ سے
بھاگنا اور ایک گناہ تمام بدن سے یعنی والدین کی نافرمانی حق تعالیٰ اپنے کرم سے ہمکو ان
گناہون سے بچاوے آمین وَالصَّغِيرَةُ كُلُّ مَا نُهِيَ عَنْهُ الشَّرْعُ أَوْ خَالَفَ مَشْرُوعًا أَوْ رَفَعَ
طَرِيقَةً مَأْمُورَةً فِي الدِّينِ اور گناہ صغیرہ وہ ہے جس سے شرع نے روک دیا یعنی بعد کبائر مذکورہ کے
امر مشروع کے مخالف یا رافع ہو دین کے طریقہ مامورہ کا ثُمَّ بَعْدَ ذٰلِكَ النَّظَرُ فِي أَرْكَانِ الْإِسْلَامِ
مِنَ الطَّهَارَةِ وَالصَّلٰوةِ وَالصَّوْمِ وَالزَّكٰوةِ وَالْحَجِّ لِيُقِيمَهَا عَلَى مَا أَمَرَ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ مِنْ رِعَايَةِ الْأَبْعَاضِ وَالْآدَابِ وَالْهَيْئَاتِ وَالْأَذْكَارِ یعنی بعد اجتناب کبائر اور ندمت
صغائر کے بعد نظر کرنا چاہیے ارکان اسلام مین از قسم طہارت اور صلوٰۃ اور صوم اور زکوٰۃ اور حج
کے تو ان امور کو بموجب ارشاد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے قائم کرے رعایت ابعاض اور آداب
اور ہیئات اور اذکار سے ف مولانا نے فرمایا کہ ابعاض سے مراد یہان وہ امور ہین جو ارکان
کو شامل ہون از قسم امور مذکورہ سوا دین سے یعنے فقہا کے نزدیک بعض فرض واجب ہین اور دوسرے
فقیہ کے نزدیک سنت مؤکدہ ثُمَّ بَعْدَ ذٰلِكَ النَّظَرُ فِي الْمَعَاشِ مِنَ الْأَكْلِ وَالشُّرْبِ وَاللِّبَاسِ
وَالْكَلَامِ وَالصُّحْبَةِ وَغَيْرِ ذٰلِكَ وَفِي الْعَقْدِ الْمَنْزِلِيِّ مِنَ النِّكَاحِ وَالْمِلْكَةِ وَالْوَلَدِ
وَالْمُعَامَلَاتِ مِنَ الْبَيْعِ وَالْهِبَةِ وَالْإِجَارَةِ لِيُصَحِّحَهَا عَلَى السُّنَّةِ مِنْ غَيْرِ مُدَاهَنَةٍ
وَلَا اعْوِجَاجٍ پھر ارکان اسلام کی اقامت کے بعد نظر کرنا چاہیے ضروریات معاش مین منجملہ
وشرب اور لباس اور کلام اور صحبت خلق وغیر ذالک کے اور نظر کرنا چاہیے امور خانگی مین
حقوق نکاح اور حقوق ممالیک اور حقوق اولاد کے اور نظر کرنا چاہیے معاملات مین از قسم

اور تہا اور اجارہے گے تو اونکو صحیح اور ٹھیک کرے بر وجہ سنت بدون سستی اور بے کجروی کے
ثُمَّ بَعْدَ ذٰلِكَ النَّظَرُ فِي الْأَذْكَارِ الْمَأْمُوْرَةِ فِي الْأَوْقَاتِ مِنَ الصَّبَاحِ وَالْمَسَاءِ وَوَقْتِ
النَّوْمِ وَغَيْرِهِمَا وَتَهْذِيْبُ الْأَخْلَاقِ مِنَ الرِّيَاءِ وَالْعُجْبِ وَالْحَسَدِ وَالْحِقْدِ وَالْمُوَاظَبَةِ
عَلَى التِّلَاوَةِ وَذِكْرِ الْآخِرَةِ وَالْمُوَاظَبَةِ عَلَى مَجَالِسِ الْعِلْمِ وَحِلَقِ الذِّكْرِ وَالْمَسَاجِدِ
فَإِذَا تَأَدَّبَ بِهٰذِهِ الْآدَابِ حَانَ أَنْ يَشْتَغِلَ بِالْأَشْغَالِ الْبَاطِنَةِ وَيَجْتَهِدَ فِيْ تَعَلُّقِ
الْقَلْبِ بِاللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ دَائِمًا وَالنَّظَرِ إِلَيْهِ بِبَصَرِ الْقَلْبِ إِنَّمَا تَرَكْنَا بَيَانَ هٰذِهِ الْأُمُوْرِ
الْمُقَدَّمَةِ اسْتِكْثَارًا لَهَا وَاعْتِمَادًا عَلَى فَهْمِ الطَّالِبِ الصَّادِقِ الْمُتَتَبِّعِ لِلْكِتَابِ
السُّنَّةِ وَالْفِقْهِ وَالْكُتُبِ الْمُتَوَسِّطَةِ فِي السُّلُوْكِ مِثْلُ رِيَاضِ الصَّالِحِيْنَ وَالْمُخْتَصَرَةِ
فِي الْعَقِيْدَةِ كَالْعَقَائِدِ الْعَضُدِيَّةِ وَمَنْ لَمْ يَتَيَسَّرْ لَهُ تَتَبُّعُهَا فَلْيَأْخُذْهَا مِنْ عَالِمٍ
وَاللّٰهُ أَعْلَمُ پھر بعد ضروریات معاش وغیرہ کے نظر کرنا چاہیے ادن اذکار مین جو اوقات
مخصوصہ یعنی صبح اور شام اور وقت خواب وغیر ذلک مین ماثور ہین پھر نظر کرنا چاہیے آراستگی
اخلاق مین بذریعہ ریا اور پندار اور حسد اور کینہ وغیرہا کے اور مواظبت اور دوام کرنا چاہیے
تلاوت قرآن اور آخرت کی یاد پر اور مجالس علم اور ذکر اللہ کے حلقون پر اور مساجد پر پھر جب
کہ سالک ان آداب مذکورہ کے ساتھ متادب ہوگیا تو اب وقت آیا اشغال باطنی کے اشتغال
کا اور ہمیشہ اللہ عز وجل کے ساتھ دل لگائے رہنے کی کوشش کرنے کا اور اوسکو تاکتے رہنے کا
دل کی بینائی سے اور ہمنے تو امور مقدمہ کا بیان علی وجہ التفصیل اونکو بہت جان کر چھوڑ
دیا اور طالب صادق کے فہم پر بھروسا کرکے جو طالب کر قرآن اور حدیث اور فقہ اور کتب متوسطہ
سلوک کا مثل ریاض الصالحین اور کتب مختصرہ عقائد مانند عقیدہ عضدیہ کا واقف اور متجسس ہو
اور جسکو تتبع اور علم ان کتابونکا میسر نہو وہ کسی عالم سے دریافت کرے واللہ اعلم **ف**
مولانا نے فرمایا کہ جن امور کو مولف قدس سرہ نے کثیر جان کر ترک کیا اونکو ہم مجملاً بیان کرتے
ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایمان کی ستر اور چند شاخین ہین اور مراد یہان

فائدہ تفصیل شعب ایمان

ایمان سے ورع اور تقوی کا مرادف ہے تو سالک کو مراعات ان شعب ایمانیہ کی ضروری ہے چنانچہ
اونکا بیان یون ہے کہ خدا پر ایمان لانا اور اوسکے صفات پر اور اوسکے غیر کو حادث جاننا اور
اوسکے ملائکہ پر اور اوسکی کتابون پر اور اوسکے رسولون پر اور تقدیر پر اور پچھلے دن پر ایمان لانا
اور حق تعالی سے محبت رکھنی اور غیر حق سے محبت یا بغض اللہ ہی کے واسطے رکھنا بلا دخل نفسانیت
اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت رکھنی اور اونکی تعظیم کا معتقد رہنا اور درود پڑھنا محبت
کی تعظیم ہی مین داخل ہے اور آنحضرت کی سنت کی پیروی کرنی اور اعمال کو خالص اللہ ہی کے
واسطے کرنا اور ترک ریا و نفاق اخلاص ہی مین داخل ہے اور خدا سے خوف رکھنا اور اوسکی
رحمت کا امیدوار رہنا اور گناہون سے توبہ کرتے رہنا اور احسانات ربانی کا شکر ادا کرنا
اور عہد کو پورا کرنا اور ترک شہوت اور ہجوم مصائب مین صابر رہنا اور قضائے ربانی سے راضی
رہنا اور تواضع اور فروتنی اختیار کرنا اور توقیر بزرگ کی اور ترحم خُرد پر اور گھمنڈ اور پندار کا
ترک کرنا اور حسد اور کینے کا ترک کرنا اور غضب ترک کرنا درحقیقت تواضع مین داخل ہے اور
توحید ربانی کا ناطق رہنا یعنی لا الہ الا اللہ پڑھتے رہنا اور قرآن مجید کی تلاوت کرنا کہ ترتیب
تلاوت کا دس آیتین ہین اور متوسط رتبہ سو آیتین ہین اور اس سے زیادہ تلاوت کرنا اعلی
رتبے مین داخل ہے اور علم دین حاصل کرنا اور غیر کو علم سکھانا اور دعا کرنا اور ذاکر رہنا اور
استغفار ذکر ہی مین داخل ہے اور لغو سے دور رہنا اور حسی اور حکمی طہارت کرنا اور پرہیز کرنا
نجاستون سے طہارت ہی مین داخل ہے اور ستر کو چھپا رکھنا اور فرض اور نفل نماز پڑھنی
اسی طرح فرض زکوۃ اور نفل صدقہ ادا کرنا اور لونڈی غلام کو آزاد کرنا اور سخاوت کرنا
کھلانا اور ریاضت کرنی سخاوت ہی مین داخل ہے اور فرض اور نفل روزہ رکھنا اور
اعتکاف کرنا اور شب قدر کو تلاش کرنا اور حج اور عمرہ اور طواف بیت اللہ کا کرنا اور
فرار بالدین یعنے ایسے ملک و صحبت کو چھوڑنا جہان اپنا دین نہ قائم رہ سکے اور اسی
ہجرت بھی داخل ہے اور نذر اللہ کو پورا کرنا اور قسم کو قائم رکھنا اور قسم وغیرہ کے کفارے کو ادا

اور نکاح کرکے پارسائی حاصل کرنی اور عیال کے حقوق کو ادا کرنا اور ماں باپ سے احسان اور
سلوک کرنا اور اولاد کو تربیت کرنا اور برادری کا حق ادا کرنا اور لونڈی غلاموں کو مالکوں کی
اطاعت کرنی اور مالکوں کو لونڈی غلاموں پر مہربانی اور شفقت کرنا اور انسان کے لسا تخد
حکومت پر قائم رہنا اور جماعت مسلمین کا تابع رہنا اور مسلمان حاکموں کی اطاعت کرنی اور خلق میں
اصلاح کرتے رہنا اور خوارج اور باغیوں کا قتال تو اصلاح بین الناس میں داخل ہی اور
ادر نیک پر مدد کرنا اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کی اعانت مین داخل ہی اور حدود کو جاری کرنا
اور جہاد کرنا اور مرابطہ یعنی سرحد دار الاسلام کی محافظت کرنا جہاد ہی مین داخل ہی اور امانت کا
ادا کرنا اور خمس کا دینا ادائے امانت مین داخل ہی اور قرض کا لینا بشرط ادا کرنے کے اور پڑوسی
کے ساتھ احسان کرنا اور معاملہ اچھا رکھنا یعنی غیر کا حق بخوبی ادا کرنا اور اپنے حق لینے مین سختی
نکرنا اور حسن معاملہ مین داخل ہی مال کا جمع کرنا حلال سے اور مال کا صرف کرنا اپنے موقع پر اور
اور ترک تبذیر و اسراف یعنی خلاف شرع بیہودہ مال کو برباد کرنا انفاق المال فی حقہ مین داخل ہی
اور سلام کا جواب دینا اور چھینکنے والے کو دعائے خیر دینا اور اپنی برائی سے لوگون کو بچانا ضرر
نہ پہنچانا اور لہو و لعب سے پرہیز کرنا اور تکلیف کی چیز کو راستے سے ہٹا دینا مترجم کہتا ہی شیخ
جلال الدین سیوطی نے اسی طرح شعبہ ایمانیہ کی تفصیل نقایۃ العلوم مین فرمائی ہی واللہ اعلم

فصل چوتھی

فِی اَشْغَالِ الْمَشَائِخِ الْجِیْلَانِیَّۃِ وَھُمْ اَصْحَابُ اِمَامِ الطَّرِیْقَۃِ الشَّیْخِ اَبِیْ مُحَمَّدٍ مُحْیِ الدِّیْنِ
عَبْدِ الْقَادِرِ الْجِیْلَانِیْ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ وَعَنْہُمْ اَجْمَعِیْنَ یہ فصل مشایخ جیلانیہ
یعنی قادریہ کے اشغال مین ہی قادریہ امام طریقت شیخ ابو محمد محی الدین عبد القادر جیلانی
کے مرید ہین خدا راضی رہے ان سے اور ان کے سب تابعین سے ف مصنف نے
انتباہ مین فرمایا کہ کتاب غنیۃ الطالبین اور فتوح الغیب حضرت محی الدین غوث الاعظم کی
تصنیف ہی اور مجالس ستین انکا ملفوظ ہی اور اصل طریقہ قادریہ ان مین مفصل موجود ہی

قَالَ مَا يَلْقُوْنَهُ الْجَهْرُ بِذِكْرِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَالْمُرَادُ بِهٰذَا الْجَهْرِ هُوَ غَيْرُ الْمُفْرِطِ بِلَا مُنَافَاةٍ بَيْنَهُ وَبَيْنَ مَا نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَيْثُ قَالَ ارْبَعُوْا عَلٰى اَنْفُسِكُمْ فَاِنَّكُمْ لَا تَدْعُوْنَ اَصَمَّ وَلَا غَائِبًا اَلْحَدِيْثُ سو پہلا شغل جسکو مشائخ قادریہ تلقین کرتے ہیں ذکر اسم جہر سے یعنی بلند آواز سے ذکر کرنا اور مراد اس جہر سے یہ ہو کہ افراط سے نہو تو اس تقریر سے کچھ مخالفت نہی اسکے جواز میں اور اوس منع جسکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا اس طرح کہ اعتدال اختیار کرو اور نرمی کرو اپنی جانون پر تم بہرے اور غائب کو نہیں پکارتے ہو الی آخر الحدیث ف پوری حدیث یون ہو بروایت ابو موسی اشعری کہ تم سمیع اور بصیر کو پکارتے ہو اور وہ تمہارے ساتھ ہو اور جسکو تم پکارتے ہو وہ تمسے قریب تر ہو اونٹ کی گردن سے انتہی یہ تشبیہ ہو شدت قرب سے والا حق تعالیٰ حبل الورید سے بھی قریب تر ہو شعر الله تعالیٰ بے کیف لی قیاس ہست رب الناس را با جان ناس لذا الی اشیہ العزیزیہ فمنہ اسم الذات اما بضربۃ واحدۃ وصفتہ ان یقول اللّٰهُ بِالشَّدِّ وَالْمَدِّ وَالْجَهْرِ بِقُوَّةِ الْقَلْبِ وَالْحَلْقِ جَمِيْعًا ثُمَّ يَلْبَثُ حَتّٰى يَعُوْدَ اِلَيْهِ نَفَسُهُ ثُمَّ يَفْعَلُ هٰكَذَا وَهٰكَذَا منجملہ ذکر جہری کے اسم ذات ہی خواہ ایک ضرب سے ہو اور طریقہ یک ضربی کا یہ ہو کہ لفظ مبارک اللہ کو سختی اور درازی اور بلندی سے دل اور حلق دونون کی قوت کے ساتھ کہے پھر ٹھہر جاوے یہان تک کہ ذاکر کی سانس اپنے ٹھکانے پر آجاوے پھر اسیطرح بار بار ذکر کرے وَاِمَّا بِضَرْبَتَيْنِ وَصِفَتُهُ اَنْ يَّجْلِسَ جِلْسَةَ الصَّلٰوةِ وَيَضْرِبَ الْجَلَالَةَ مَرَّةً فِي الرُّكْبَةِ الْيُمْنٰى وَمَرَّةً فِي الْقَلْبِ وَيُكَرِّرُ ذٰلِكَ بِلَا فَصْلٍ وَيَنْبَغِيْ اَنْ يَّكُوْنَ الضَّرْبُ لَا سِيَّمَا الْقَلْبِيُّ بِقُوَّةٍ وَشِدَّةٍ لِيَتَاَثَّرَ الْقَلْبُ وَيَجْتَمِعَ الْخَاطِرُ خواہ ذکر دو ضربی ہو اوسکا طریقہ یہ ہو کہ نماز کی نشست پر بیٹھے اور اسم ذات کو ایکبار داہنے زانو میں اور دوسری بار دل میں ضرب کرے اور اوسکو بار بار بلا فصل کرے اور مناسب یہ ہی کہ ضرب خصوصاً قلبی قوت اور سختی کے ساتھ ہو تا دل پر اثر ہو اور ذاکر کو

ہو ہماوے پریشان خاطری اور وسواس مندفع ہو وَاَمَّا ثَلٰثُ ضَرَبَاتٍ وَّصِفَتُهٗ اَنْ يَّجْلِسَ
مُتَرَبِّعًا فَيَضْرِبَ مَرَّةً فِي الرُّكْبَةِ الْيُمْنٰى وَمَرَّةً فِي الرُّكْبَةِ الْيُسْرٰى وَمَرَّةً فِي الْقَلْبِ
وَلٰكِنِ الثَّالِثَ اَشَدُّ وَاَجْهَرُ خواہ ذکر سہ ضربی ہو اور اسکا طریقہ یہ ہو کہ چار زانو بیٹھے تو ایکبار
داہنے زانو میں اور دوسری بار بائیں زانو میں اور تیسری بار دل میں ضرب کرے اور چاہیے کہ
تیسری ضرب سخت تر اور بلند تر ہو وَاَمَّا اَرْبَعُ ضَرَبَاتٍ وَّصِفَتُهٗ اَنْ يَّجْلِسَ مُتَرَبِّعًا وَيَضْرِبَ
مَرَّةً فِي الرُّكْبَةِ الْيُمْنٰى وَمَرَّةً فِي الرُّكْبَةِ الْيُسْرٰى وَمَرَّةً فِي الْقَلْبِ وَمَرَّةً اَمَامَهٗ وَلٰكِنِ
الرَّابِعَ اَشَدُّ وَاَجْهَرُ خواہ ذکر چہار ضربی ہو اور اسکا طریقہ یہ ہو کہ چار زانو بیٹھے اور ایکبار داہنے
زانو میں دوسری بار بائیں زانو میں تیسری بار دل میں چوتھی بار اپنے سامنے ضرب کرے اور چاہیے کہ چوتھی ضرب
سخت تر اور بلند تر ہو وَمِنْهَا النَّفْيُ وَالْاِثْبَاتُ وَهُوَ كَلِمَةُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَصِفَتُهٗ اَنْ يَّجْلِسَ
جِلْسَةَ الصَّلٰوةِ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ وَيُغْمِضَ عَيْنَيْهِ وَيَقُوْلَ لَا كَاَنَّهٗ يُخْرِجُهَا مِنْ سُرَّتِهٖ
ثُمَّ يَمُدُّهَا حَتّٰى يَبْلُغَ اِلَى الْمَنْكِبِ الْاَيْمَنِ ثُمَّ يَقُوْلَ اِلٰهَ كَاَنَّهٗ يُخْرِجُهَا مِنْ اُمِّ الدِّمَاغِ ثُمَّ
يَضْرِبُ اِلَّا اللّٰهُ بِالشِّدَّةِ وَالْقُوَّةِ وَيُلَاحِظُ نَفْيَ الْمَحْبُوْبِيَّةِ اَوِ الْمَقْصُوْدِيَّةِ اَوِ الْوُجُوْدِ
مِنْ غَيْرِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَاِثْبَاتَهَا لَهٗ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى اور منجملہ ذکر جہری کے نفی اور اثبات ہے اور وہ
لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کا کلمہ ہے اور طریقہ اسکا یہ ہے کہ بطور نماز رو بقبلہ بیٹھے اور اپنی آنکھ بند کر لے اور لا
کہے گویا اپنی ناف سے اسکو نکالتا ہے پھر اسکو کھینچے یہانتک کہ داہنے مونڈھے تک پہنچے پھر
اِلٰہ کہے گویا اسکو دماغ کی جھلی سے نکالتا ہے پھر اِلَّا اللّٰہ کو دل پر شدت اور قوت سے ضرب
کرے اور محبوبیت یا مقصودیت یا وجود کی نفی غیر حق سے ملاحظہ کرے اور اثبات اسکا ذکر مقدس
میں درمیان کرے **ف** مولانا نے فرمایا کہ یہ ملاحظہ اور تصور باعتبار مراتب ذاکرین کے مختلف ہے
یعنی مبتدی نفی محبوبیت کی تصور کرے اور متوسط نفی مقصودیت کی اور منتہی نفی وجود کی
وَلَعَلَّكَ تَقُوْلُ مَا الْحِكْمَةُ فِي اشْتِرَاطِ الضَّرَبَاتِ وَالتَّشْدِيْدَاتِ وَمُرَاعَاةِ اَمَاكِنِهَا
فَاَقُوْلُ حَمْلُ الْاِنْسَانِ عَلَى التَّوَجُّهِ اِلَى الْجِهَاتِ وَالْاِصْغَاءِ اِلٰى اِيْقَاعِ النَّغَمَاتِ وَاَنْ تَدُوْرَ

فی تعیینه الاحادیث والخطرات و تعوا فدا الوضع سدّ التوجه الی غیر المقصد
کلّها عن حضور الخطرات الخارجة لیتجرّد منه الی قصر التوجه علی الله تعالیٰ
اور شاید کوئی کہے اے سالک کہ کیا حکمت ہی ضربات اور تشدیدات کے شرط کرنے مین اور کیا فائدہ ہی
ادن کے مکانات کی مراعات مین تو مین جواب مین کہتا ہون کہ انسان مخلوق ہی جہات مختلفہ کی
طرف متوجہ ہونے پر اور آوازون کی طرف کان لگانے پر اور ایسا ہی مجبول ہی کہ اوسکے دل مین
باتین اور خطرات گذرا کرین تو علماے طریقت نے یہ طریقہ نکالا اپنے غیر کی طرف متوجہ ہونے کے
روک دینے کا اور خطرات بیرون کے آنے سے باز رکھنے کا تا آہستہ آہستہ اپنی ذات سے بھی
توجہ ٹوٹ کر اوسکا دھیان فقط اللہ پاک سے لگ جاوے ف مولانا حاشیے مین فرماتے ہین
اور اسی طرح پیشوایان طریقت نے جلسات اور ہیآت بواسطے اذکار مخصوصہ کے ایجاد کیے ہین
مناسبات مخفیہ کے سبب سے جنکو مرد صافی الذہن اور بعلوم حقہ کا عالم دریافت کرتا ہی بعضی صورت
مین کسر نفس ہی اور بعضے جلسے مین خشوع اور خضوع ہی اور بعضے مین جمعیت خاطر اور رفع ترد
ہی اور بعضے مین نشاط ہی اسی بعید کی جہت سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کوٹھے پر پاؤن
رکھکر کھڑے ہونے کو منع فرمایا کہ یہ اہل نار کی شکل ہی اسواسطے کہ ایسی ہیآت مین اکثر کاہلی اور
فتور نشاط ہوتا ہی اور وہ منافی ہی سرگرمی عبادات کا تو اوسکو یاد رکھنا چاہیے یعنی ایسے
امور کو مخالف شرع یا داخل بدعات سیئہ نہ سمجھنا چاہیے جیسا کہ بعضے کم فہم سمجھتے ہین وینبغی
ان یجتمع اهل السلوك حلقة بعد الفجر والعصر یذکرون الله تعالیٰ کیفیة
بعین ذلك بواسطة لا توجد فی الوحدة اور لائق ہی کہ اہل سلوک مجتمع ہون حلقہ کرکے بعد نماز
فجر اور عصر کے ذکر الٰہی کرنے کے واسطے بطریق جمعیت کے کہ اس اجتماع مین فوائد ہین جو تنہائی
مین حاصل نہین ہوتے فاذا ظهر علی الطالب اثر هذا الذکر الجلی وتنوّر قلبه
بنوره امر بالذکر الخفی والمراد من هذا الاثر اسباب الشوق واطمینان
القلب باسم الله وانقطاع احادیث النفس وایثار الله تعالیٰ علی کل ما عداه

پھر جب طالب پر اس ذکر جلی کا اثر ظاہر ہو اور اوسکا نور اوسمین دکھائی دے تو اوسکو ذکر خفی کا
حکم کیا جاوے اور ذکر جلی کے اثر سے انبعاث شوق مراد ہی یعنی شوق کا اُبھرنا اور نام خدا سے
دل مین چین آنا اور احادیث نفس یعنی وساوس کا دور ہونا اور حق تعالی کو اوسکے ماسوا پر مقدم
رکھنا وَمَنْ وَاظَبَ عَلٰى ذِكْرِ اِسْمِ الذَّاتِ فِيْ كُلِّ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ اَرْبَعَ اٰلَافِ مَرَّةٍ مَعَ تَقْدِيْمِ
الشُّرُوْطِ الَّتِيْ اَسْلَفْنَاهَا وَاسْتَمَرَّ عَلٰى ذٰلِكَ شَهْرَيْنِ اَوْ نَحْوًا مِّنْ ذٰلِكَ فَاِنَّهُ يُشَاهِدُ
فِيْهِ الْاَثَرَ لَا مَحَالَةَ سَوَاءٌ كَانَ غَبِيًّا اَوْ ذَكِيًّا اور جو شخص کہ مواظبت کرے اسم ذات پر
ہر دن مین چار ہزار بار ساتھ تقدیم اون شرطون کے جنکو ہم اول مذکور کر چکے ہین اور دو مہینے
یا مانند اسکے اس ذکر پر مداومت کرے تو اوسمین یہ اثر البتہ مشاہدہ کریگا خواہ ذاکر کم فہم ہو
خواہ تیز فہم اَمَّا الذِّكْرُ الْخَفِيُّ فَمِنْهُ اِسْمُ الذَّاتِ مَعَ اُمَّهَاتِ الصِّفَاتِ وَصِفَتُهُ اَنْ يُّطْبِقَ
شَفَتَيْهِ وَيَضُمَّ شَفَتَيْهِ وَيَقُوْلُ بِلِسَانِ الْقَلْبِ اَللّٰهُ سَمِيْعٌ اَللّٰهُ بَصِيْرٌ اَللّٰهُ عَلِيْمٌ كَاَنَّهُ
يُخْرِجُهَا مِنْ سُرَّتِهِ اِلٰى صَدْرِهَا وَمِنْ صَدْرِهِ اِلٰى دِمَاغِهِ اِلَى الْعَرْشِ ثُمَّ يَقُوْلُ اَللّٰهُ عَلِيْمٌ
اَللّٰهُ بَصِيْرٌ اَللّٰهُ سَمِيْعٌ هَابِطًا عَلٰى تِلْكَ الْمَنَازِلِ كَمَا صَعِدَ عَلَيْهَا فَهٰذِهٖ دَوْرَةٌ وَاحِدَةٌ
ثُمَّ يَفْعَلُ هٰكَذَا وَهٰكَذَا وَمِنْ اَهْلِ هٰذَا الشَّاْنِ مَنْ يَّزِيْدُ اَللّٰهُ قَدِيْرٌ اور منجملہ ذکر خفی تو
اسم ذات ہی اور اون صفات کے ساتھ جو اصول ہین اور طریقہ اوسکا یہ ہی کہ اپنی دونون
آنکھون اور دونون لبون کو بند کرے اور دل کی زبان سے کہے اللہ سمیع اللہ بصیر اللہ علیم گویا
کہ اونکو اپنی ناف سے نکالتا ہی اپنے سینے تک اور اپنے سینے سے نکالتا ہی اپنے دماغ تک اور دماغ سے
نکالتا ہی عرش تک پھر یون کہے اللہ علیم اللہ بصیر اللہ سمیع اوترتا ہوا انھین منزلون پر جنپر کہ
چڑھتا تھا درجہ بدرجہ تو یہ ایک دورہ ہوا پھر اسی طرح بار بار کیا کرے اور اس طریقے کے
لوگ اللہ قدیر کو بھی زیادہ کرتے ہین **ف** توضیح اسکی یون ہی کہ اللہ سمیع دل سے کہے
ناف سے سینے تک چڑھے اپنے تصور مین پھر اللہ بصیر کہہ کر سینے سے دماغ تک پونہچے پھر وہان
سے اللہ علیم کہکر عرش تک پونہچے پھر یہی الفاظ خیال کرتا ہوا درجہ بدرجہ اوترے یعنی اللہ علیم

طریق پاس انفاس

کنا ہوا عرش سے دماغ پر ٹھہرے اور اللہ کہیر کہکر دماغ سے سینے تک ٹھہرے پھر اللہ کہیر کہکر
ہو سے ناف تک ٹھہر جاوے اسی طرح ہر بار کرتا رہے اور اگر اس قدر پر کو زیادہ کرے تو زمین
بار آسمان تک پہنچے اور چوتھی بار عرش تک وَمِنْهُ النَّفْيُ وَالْاِثْبَاتُ وَصِفَتُهُ اِمَّا كَمَا ذُكِرَ
فِي الْجَهْرِ وَاَمَّا بِاَنْ يَكُوْنَ مُتَيَقِّظًا مُطَّلِعًا عَلٰى اَنْفَاسِهِ فَاِذَا اَخْرَجَ النَّفَسَ بِطَبْعِهِ
مِنْ غَيْرِ قَصْدِهِ وَاِرَادَتِهِ قَالَ مَعَ خُرُوْجِهِ لَا اِلٰهَ بِلِسَانِ الْقَلْبِ وَاِذَا دَخَلَ قَالَ مَعَ
دُخُوْلِهِ اِلَّا اللّٰهُ قَالَ الْاَكَابِرُ وَهٰذَا پَاسُ اَنْفَاسٍ وَلَهُ اَثَرٌ عَظِيْمٌ فِيْ نَفْيِ الْخَوَاطِرِ
تَمَّ وَاِلٰى حَدِيْثِ النَّفْسِ اور منجملہ ذکر خفی نفی اور اثبات ہے اور طریقہ اسکا یا اوسطرح ہے جو ذکر جہر
مذکور ہو چکا یا اسطرح پر ہے کہ ذاکر بیدار اور ہوشیار ہو جاوے اپنے دمون پر آگاہ رہے
جب دم باہر نکلے خود بخود بدون اپنے ارادے اور قصد کے تو اوسکے باہر ہونے کے ساتھ لا
زبان سے کے لا الہ پھر جب سانس اندر کو جاوے خود بخود تو اندر جانے کے ساتھ الا اللہ کے
طریقت کے بزرگون نے کہا ہے کہ اس ذکر کا نام پاس انفاس ہے اور اسکا بڑا اثر ہے نفی خطرات
و وسواس کے دور ہو جانے مین چنانچہ کسی عارف نے فرمایا ہے شعر اگر تو پاس داری پاس انفاس
بسلطانی رسانندت ازین پاس + شعر تا بجاروب لا نروبی راہ + نرسی در مقام الا اللہ + باقی
مقدست کسی را دنیست + وز عین جلال ہیچکس آگہ نیست + سرمایۂ رہروان کہ ہوش طلب
جز گفتن لا الہ الا اللہ نیست + فَاِذَا ظَهَرَ اَثَرُ ذِكْرِ الْخَفِيِّ وَشُوْهِدَ فِي الطَّالِبِ نُوْرُهُ اُمِرَ
بِالْمُرَاقَبَةِ وَالْمُرَادُ مِنْ هٰذَا الْاَثَرِ الشَّوْقُ وَغَلَبَةُ الْحُبِّ وَانْصِرَافُ عِنَانِ الْعَزِيْمَةِ
اِلَى الْفِكْرِ وَاِيْثَارُ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ وَاجْتِمَاعُ الْهِمَّةِ عَلٰى طَلَبِهِ وَوِجْدَانُ الْحَلَاوَةِ
السُّكُوْتِ وَالنَّفْرَةُ عَنِ الْكَلَامِ وَالْاِشْتِغَالِ بِاَمْرِ الدُّنْيَا پھر جب ذکر خفی کا اثر
اور طالب مین اسکا نور معلوم ہو تو اوسکو مراقبہ کرنے کا امر کیا جاوے اور ذکر خفی کے اثر سے
شوق مراد ہے اور غالب ہونا محبت الٰہی کا اور عزیمت کی باگ کا پھیرنا فکر کی جانب اور اللہ
عزوجل کی اور ہمت کا جم جانا اوسکی طلب پر اور حلاوت پانا چپ رہنے مین اور گفتگو

اشغال امور دنیاوی سے نفرت کا ہونا وَاَمَّا الْمُرَاقَبَةُ فَهِيَ عِنْدَهُمْ عَلَى اَنْوَاعٍ كَثِيْرَةٍ بِجَمْعِهَا اَمْرٌ وَهُوَ اَنْ يَّتَلَفَّظَ بِاٰيَةٍ اَوْ كَلِمَةٍ بِاللِّسَانِ اَوْ يَتَخَيَّلَهَا فِي الْجَنَانِ وَيَفْهَمُ مَعْنَاهَا فَهْمًا جَيِّدًا ثُمَّ يَتَصَوَّرُ كَيْفَ هٰذَا الْمَعْنٰى وَمَا صُوْرَةُ تَحَقُّقِهٖ ثُمَّ يَجْمَعُ الْخَاطِرَ عَلٰى تِلْكَ الصُّوْرَةِ بِحَيْثُ لَا يَخْطُرُ خَطْرَةٌ سِوَاهَا حَتّٰى يَتَحَقَّقَ الْاِسْتِغْرَاقُ فِيْهَا وَنَوْعُ ذُهُوْلٍ عَمَّا سِوَاهَا

اور مراقبہ تو بزرگان طریقت کے نزدیک بہت اقسام پر ہی اور جامع اون اقسام کثیرہ کا ایک امر ہی وہ یہ ہی کہ ایک آیت قرآن یا کوئی کلمہ زبان سے کہے یا اوسکا دل مین خیال کرے اور اوسکے معنی کو خوب طرح بوجھے پھر تصور کرے کہ یہ مدعا کیونکر ہی اور اوسکی تحقیق اور ثبوت کی کیا صورت ہی پھر اسی صورت پر خاطر کو جمع کرے اس طرح پر کہ سوائے اوسکے کوئی خطرہ نہ آوے یہانتک کہ اسمین استغراق متحقق ہو اور ایک طرح کی ربودگی اور غفلت اسکے ماسوا سے حاصل ہو مترجم کہتا ہی خلاصہ یہ ہی کہ لفظ کے مفہوم مین اسطرح ڈوب جانا کہ سوائے اسکے کوئی چیز دھیان مین نرہے اسکو مراقبہ کہتے ہین وَالْاَصْلُ فِيْهَا قَوْلُهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْاِحْسَانُ اَنْ تَعْبُدَ اللّٰهَ كَاَنَّكَ تَرَاهُ فَاِنْ لَّمْ تَكُنْ تَرَاهُ فَاِنَّهٗ يَرَاكَ اور اصل مراقبے کی وہ حدیث ہی جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ احسان یہ ہی کہ تو عبادت کرے اللہ کی گویا تو اوسکو دیکھ رہا ہی سو اگر تو اوسکو نہ دیکھ سکے تو یہ دھیان کر کہ وہ تجکو دیکھتا ہی فَيَتَلَفَّظُ السَّالِكُ اَللّٰهُ حَاضِرِيْ اَللّٰهُ نَاظِرِيْ اَللّٰهُ مَعِيْ اَوْ يَتَخَيَّلُ فِي الْجَنَانِ ثُمَّ يَتَصَوَّرُ حُضُوْرَهٗ تَعَالٰى وَنَظَرَهٗ وَمَعِيَّتَهٗ تَصَوُّرًا جَيِّدًا مُسْتَقِيْمًا مَعَ تَنْزِيْهِهٖ عَنِ الْجِهَةِ وَالْمَكَانِ حَتّٰى يَسْتَغْرِقَ فِيْ هٰذَا التَّصَوُّرِ تو اپنی زبان سے کہے کہ اللہ حاضری اللہ ناظری اللہ معی یا اوسکو دل مین خیال کرے بدون تلفظ کے پھر اللہ تعالیٰ کی حضوری اور نظر اور اوسکی معیت یعنی ساتھ ہونے کو خوب منضبط تصور کرے باوجود پاک ہونے اوس ذات مقدس کے جہت اور مکان سے یہانتک کہ تصور کر جاوے کہ اوسمین ڈوب جاوے اَوْ يَتَصَوَّرُ وَهُوَ مَعَكُمْ اَيْنَمَا كُنْتُمْ وَيَتَصَوَّرُ مَعِيَّتَهٗ قَائِمًا وَّقَاعِدًا اَوْ مُضْطَجِعًا فِي الْخَلْوَةِ وَالْجَلْوَةِ وَالشُّغْلِ وَالدَّعَةِ

یا اس آیت کا تصور کرے وَهُوَ مَعَكُمْ اَيْنَمَا كُنْتُمْ یعنی حق تعالیٰ تمھارے ساتھ ہی جہان کہیں کہ تم ہو اور اوسکے ساتھ ہونے کو دھیان کرے کھڑے اور بیٹھے اور لیٹے تنہائی اور لوگون کی ملاقات مین اور مشغولی اور بیکاری مین اَوْ يَتَلَفَّظُ اَيْنَمَا تُوَلُّوا فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ اَوْ اَلَمْ يَعْلَمْ بِاَنَّ اللّٰهَ يَرٰى اَوْ نَحْنُ اَقْرَبُ اِلَيْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِيْدِ اَوْ وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ مُّحِيْطًا وَاِنَّ مَعِيَ رَبِّيْ سَيَهْدِيْنِ اَوْ هُوَ الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ فَهٰذِهِ مُرَاقَبَاتٌ مُّفِيْدَةٌ لِتَعَلُّقِ الْقَلْبِ بِاللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ یا یہ آیت پڑھے کہ اَيْنَمَا تُوَلُّوا فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ یعنی جدھر تم متوجہ ہو تو وہان اللہ کی ذات ہی یا یہ آیت پڑھے اَلَمْ يَعْلَمْ بِاَنَّ اللّٰهَ يَرٰى یعنی انسان نہین جانتا کہ اللہ اوسکو دیکھتا ہی یا اس آیت کو مراقبہ کرے نَحْنُ اَقْرَبُ اِلَيْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِيْدِ یعنی ہم قریب تر ہین انسان کی رگ گردن سے یا اس آیت کا تصور کرے وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ مُّحِيْطٌ یعنی اللہ ہر چیز کو گھیرے ہوئے ہی یا اس آیت کا دھیان کرے اِنَّ مَعِيَ رَبِّيْ سَيَهْدِيْنِ یعنی البتہ میرا رب میرے ساتھ ہی وہ اب مجکو راہ بتا دیگا یا اس آیت کا مراقبہ کرے هُوَ الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ یعنی حق تعالیٰ اول ہی اوس سے پہلے کوئی چیز نہین آخر ہی جو بعد فنائے عالم باقی رہیگا ظاہر ہی باعتبار اپنی صفات اور افعال کے باطن ہی باعتبار اپنی ذات کے کہ اوسکی حقیقت کو کوئی نہین سمجھ سکتا سو یہ مراقبات اللہ عز وجل کے ساتھ دل متعلق ہونے کے واسطے مفید ہین وَاَمَّا الْمُفِيْدَةُ لِقَطْعِ الْعَلَائِقِ وَالتَّجَرُّدِ التَّامِّ وَالسُّكْرِ وَالْمَحْوِ فَنَحْوُ كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ وَّيَبْقٰى وَجْهُ رَبِّكَ ذُو الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ وَصِفَتُهُ اَنْ يَّتَصَوَّرَ نَفْسَهُ قَدْ مَاتَ وَصَارَ رَمَادًا تَذْرُوْهُ الرِّيَاحُ وَالسَّمَاءُ قَدِ انْشَقَّتْ وَكُلُّ شَيْءٍ قَدْ بَطَلَ تَرْكِيْبُهُ وَهَيْئَتُهُ وَيَتَصَوَّرُ اللّٰهَ بَاقِيًا مَوْجُوْدًا فَيَبْقٰى عَلٰى هٰذَا التَّصَوُّرِ مَلِيًّا فَاِنَّهُ يُفِيْدُ الْمَحْوَ اور وہ مراقبہ جو قطع علائق اور پورے مجرد ہوجانے اور بیہوشی اور فنا کے لیے مفید ہی وہ مراقبہ اس آیت کا ہی كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ وَّيَبْقٰى وَجْهُ رَبِّكَ ذُو الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ

یعنی جو زمین پر ہی وہ نیست و نابود ہونے والا ہی اور باقی رہیگی تیرے رب کی ذات جو بڑائی
اور بزرگی والا ہی اور اوسکے مراقبہ کا طریقہ یہ ہی کہ آپکو تصور کرے کہ مرگیا اور ایسی راکھ ہوگیا
جسکو ہوائین اوڑاتی ہین اور آسمان ٹکڑے ٹکڑے ہوگیا اور ہر چیز کی ترکیب اور شکل
مٹ گئی اور اللہ کو باقی اور موجود دھیان کرے سو اس تصور پر دیر تک قائم رہے تو نیستی
اور نابودی کو مفید ہوگا **ف** ایسے تصورات کی سند وہ حدیث ہی جو صحیح مسلم مین امیر المؤمنین
علی مرتضی سے مروی ہی کہ مجھسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قُلِ اللّٰهُمَّ اهْدِنِي وَسَدِّدْنِي
وَاذْكُرْ بِالْهُدَى هِدَايَتَكَ الطَّرِيقَ وَبِالسَّدَادِ سَدَادَ السَّهْمِ یعنی اے علی کہہ کہ خداوندا مجکو
ہدایت کر اور سیدھا چلا اور ہدایت سے اپنی راہ کے چلنے کو اور راستی سے تیر کی راستی کو
دھیان کر تو آنحضرت نے امیر المومنین سید اولیا کو وہ طریقہ سکھایا جس سے بتدریج محسوسات
سے حالات مطلوبہ کو انسان پہنچ جاوے تو اوسکو یاد رکھنا چاہیے کذا فی الحاشیۃ العزیزیہ
ف كَذٰلِكَ إِنَّ الْمَوْتَ الَّذِي تَفِرُّونَ مِنْهُ فَإِنَّهُ مُلَاقِيكُمْ أَيْنَمَا تَكُونُوا يُدْرِكْكُمُ
الْمَوْتُ وَلَوْ كُنْتُمْ فِي بُرُوجٍ مُشَيَّدَةٍ اور اسی طریقہ مذکورہ سے اس آیت کا مراقبہ نیستی
کا باعث ہی اِنَّ الْمَوْتَ الَّذِي آخر آیت تک یعنی مقرر جس موت سے کہ تم بھاگتے ہو وہ تمکو
ملنے والی ہی جہان کہین کہ تم ہوگے موت تمکو پالیوے گی اگرچہ تم اونچے یا مضبوط برجون
مین ہو فَإِذَا ظَهَرَ أَثَرُ الْمُرَاقَبَةِ فِي الطَّالِبِ وَشُوهِدَ نُورُهُ أُمِرَ بِالتَّوْحِيدِ الْأَفْعَالِيِّ
پھر جب اثر مراقبے کا طالب مین ظاہر ہو اور اوسکا نور مشاہدہ ہو تو اوسکو توحید افعالی کا امر کیا جاوے
ف توحید افعالی یہ ہی کہ ہر فعل کو جو عالم مین ظاہر ہو خدا کی جانب سے سمجھے نہ زید اور عمرو سے
تاکہ غیر حق سے نہ خوف باقی رہے نہ توقع سعدی نے فرمایا **شعر** درین نوعی از شرک پوشیدہ ہست
کہ زیدم بیازرد و عمرم بخست + وَاعْلَمْ أَنَّ الشَّارِعَ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ رَغَّبَ
وَحَثَّ عَلَى شَيْئَيْنِ عَلَى الذِّكْرِ وَالْمُرَادُ مِنْهُ مَا يُتَلَفَّظُ بِهِ وَعَلَى الْفِكْرِ وَالْمُرَادُ مِنْهُ
الْمُرَاقَبَةُ اور جان رکھ اے مخاطب کہ شارع علیہ الصلوۃ والسلام نے دو چیز پر ترغیب دور

آماد کی دلالی ایک ذکر مراد اور مراد وذکر ہے وہی جو زبان سے بولا جاوے اور دوسری فکر ہو اور مراد اوس سے مراقبہ ہے قَالَ بَعْضُ الْمَشَايِخِ مِمَّا جَرَّبْنَا لِكَشْفِ الْوَقَائِعِ الْاٰتِيَةِ عَلٰى مَا هِيَ عَلَيْهِ اَنْ يَتْرُكَ الطَّالِبُ فِي خَلْوَةٍ وَيَغْتَسِلَ وَيَلْبَسَ اَحْسَنَ لِبَاسِهِ وَيَتَطَيَّبَ وَيَجْلِسَ عَلَى السَّجَّادَةِ وَيَضَعَ مُصْحَفًا مَفْتُوحًا عَلٰى يَمِيْنِهِ وَمُصْحَفًا مَفْتُوحًا عَلٰى يَسَارِهِ وَمُصْحَفًا كَذٰلِكَ بَيْنَ يَدَيْهِ وَمُصْحَفًا كَذٰلِكَ خَلْفَهُ ثُمَّ يَسْأَلُ اللّٰهَ اَنْ يَكْشِفَ عَلَيْهِ الْوَاقِعَةَ الْفُلَانِيَّةَ بِجُهْدِهِ وَهِمَّتِهِ ثُمَّ يَشْرَعُ فِي اسْمِ الذَّاتِ مِنْ غَيْرِ غَمْضِ الْعَيْنِ فَيَضْرِبُ مَرَّةً فِي الْمُصْحَفِ الْاَيْمَنِ وَمَرَّةً فِي الْاَيْسَرِ وَمَرَّةً خَلْفَهُ وَمَرَّةً بَيْنَ يَدَيْهِ حَتّٰى يَجِدَ فِي نَفْسِهِ انْشِرَاحًا وَنُوْرًا وَيُوَاظِبُ عَلٰى ذٰلِكَ سَبْعَةَ اَيَّامٍ وَنَحْوَهَا مَعَ الْخَلْوَةِ فَاِنَّهُ يَنْكَشِفُ عَلَيْهِ الْبَتَّةَ قُلْتُ هٰذَا مَا قِيْلَ وَفِيْ قَلْبِيْ مِنْهُ شَيْءٌ لِمَا فِيْهِ اِسَاءَةُ الْاَدَبِ بِالْمُصْحَفِ بعض مشایخ نے کہا جسکا ہمنے تجربہ کیا ہی وقائع آیندہ کے کشف ہونے پر ٹھیک ٹھیک وہ یہ ہے کہ طالب خلوت مین اعتکاف کرے اور غسل کرے اور عمدہ لباس پہنے اور خوشبو لگاوے اور مصلے پر بیٹھے اور کھلا ایک مصحف اپنے داہنے رکھے اور کھلا ایک مصحف اپنے بائین طرف اور اسی طرح ایک مصحف اپنے آگے اور اسی طرح ایک مصحف اپنے پیچھے رکھے پھر حق تعالی سے بکوشش تمام یہ دعا کرے کہ فلانے واقعے کو اوپر ظاہر کر دے پھر اسم ذات کے ذکر مین شروع کرے بدون آنکھ بند کرنے کے تو ایک بار داہنے مصحف پر ضرب لگاوے اور ایکبار بائین پر اور ایکبار پیچھے اور ایکبار آگے ضرب لگاوے یہان تک کہ اپنے دل مین کشایش اور نور کو پاوے اور سات دن اور مانند اسکے اسپر مداومت کرے خلوت کے ساتھ تو البتہ اوسپر کشف حال ہوگا مین کہتا ہون کہ ایسا کچھ کہا ہے کہنے والے نے اور میرے دل مین اس سے کچھ تردد ہے اسواسطے کہ اسمین بے ادبی ہے مصحف کیساتھ

وَالَّذِيْ اخْتَارَهُ سَيِّدِيْ الْوَالِدُ فِيْ هٰذَا الْبَابِ اَنْ يَذْكُرَ اللّٰهَ تَعَالٰى بِهٰذَا الْاِسْمِ يَا عَلِيْمُ يَا مُبِيْنُ يَا خَبِيْرُ مَعَ مُرَاعَاةِ الشُّرُوْطِ الْمَذْكُوْرَةِ اِلَّا كَمَا وَصَفْنَا فِي الْ...

برای کشف وقائع آئندہ

بِضَرْبَةٍ وَاحِدَةٍ اَوْ بِثَلٰثِ ضَرَبَاتٍ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ اور کشف واقعۂ آیندہ مین جو طریقہ
ہمارے والد مرشد نے پسند کیا ہو وہ یہ ہو کہ اللہ تعالی کا ذکر کرے ان اسماے ثلاثہ سے
یا علیم یا خبیر یا بصیر شروط مذکور کی مراعات کے ساتھ یا اس طرح جیسا ہمنے ذکر یک ضربی
مین بیان کیا ہو یا اس طرح جیسا ذکر سہ ضربی مین واللہ اعلم ف مولانا نے فرمایا شروط
مذکورہ سے خلوت اور لباس اور غسل اور خوشبو لگانا اور مصلے پر بیٹھنا بدون مصاحف کے
رکھنے کے مراد ہو وَقَالُوْا مِمَّا جَرَّبْنَا لِكَشْفِ الْاَرْوَاحِ بِهٰذِهِ الشُّرُوْطِ الْمَذْكُوْرَةِ اَنْ
يَضْرِبَ فِي الْجَانِبِ الْاَيْمَنِ سُبُّوْحٌ وَفِي الْاَيْسَرِ قُدُّوْسٌ وَفِي السَّمَاءِ رَبُّ الْمَلٰئِكَةِ
وَفِي الْقَلْبِ الرُّوْحِ اور مشائخ قادریہ نے کہا ہو کہ جو طریقہ کہ کشف ارواح کے واسطے ہمارا
مجرب ہو شروط مذکورہ کے ساتھ وہ یہ ہو کہ داہنی طرف سبوح کی ضرب لگاوے اور بائین
طرف قدوس کی اور آسمان مین رب الملائکۃ کی ضرب لگاوے اور دل مین والروح کی
وَلِتَحْصِيْلِ الْاُمُوْرِ الْمُهِمَّةِ الصَّعْبَةِ بِهٰذِهِ الشُّرُوْطِ اَنْ يُّصَلِّيَ فِي اللَّيْلِ مَا قُدِّرَ لَهٗ
ثُمَّ يَضْرِبَ فِي الْاَيْمَنِ يَا حَيُّ وَفِي الْاَيْسَرِ يَا وَهَّابُ يَفْعَلُ ذٰلِكَ اَلْفَ مَرَّةٍ اور امور
مہمہ مشکلہ کے حاصل کرنے کے واسطے انھین شروط مذکورہ کے ساتھ یہ طریقہ ہو کہ تہجد کی نماز
پڑھے جسقدر اوسکے واسطے مقدر ہو پھر داہنی طرف یا حی کی ضرب لگاوے اور بائین طرف
یا وہاب کی اسی طرح ہزار بار کرے وَلِانْشِرَاحِ الْخَاطِرِ وَدَفْعِ الْبَلَاءِ اَنْ تَضْرِبَ اللّٰهَ
فِي الْقَلْبِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ كَمَا وَصَفْنَاهُ فِي النَّفْيِ وَالْاِثْبَاتِ وَالْحَيَّ فِي الْجَانِبِ الْاَيْمَنِ
وَالْقَيُّوْمَ فِي الْاَيْسَرِ اور انشراح خاطر اور دور کرنے بلاؤن کا یہ طریقہ ہو کہ اللہ کی ضرب دل مین
لگاوے اور لا الٰہ الا ہو کی اوسطرح ضرب لگاوے جیسا ہمنے نفی اور اثبات مین بیان کیا
اور الحی کی ضرب داہنی طرف اور القیوم کی ضرب بائین طرف لگاوے وَاِذَا اَرَادَ اَنْ
يَّدْعُوَ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ بِشِفَاءِ مَرِيْضٍ اَوْ دَفْعِ جُوْعٍ وَلَوْ تَوْسِيْعِ الرِّزْقِ اَوْ قَهْرِ عَدُوٍّ
فَلْيَطْلُبِ الْاِسْمَ الْمُنَاسِبَ لِحَاجَتِهٖ فِي الْاَسْمَاءِ الْحُسْنٰى فَلْيَذْكُرْ بِهٖ لِلّٰهِ الْاِسْمِ

بِحَقِّ تَبَيِّن اَوْ ثَلٰثَ ضَرَبَاتٍ اَوْ اَرْبَعَ فَيَقُوْلُ يَا شَافِيْ اَوْ يَا حَمِيْدُ اَوْ يَا رَزَّاقُ اَوْ يَا مُذِلُّ
اِلٰى غَيْرِ ذٰلِكَ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ وَاَحْكَمُ اور جب اللہ عزوجل سے دعا کرنے کا ارادہ کرے بیمار
کی شفا کا یا دفع گرسنگی یا کشایش رزق کا یا مغلوبی دشمن کا تو چاہیے کوئی اسم الٰہی موافق
اپنی حاجت کے اسماے حسنے سے طلب کرے سوا اس نام کو دو ضرب یا تین ضرب یا چار ضرب
کے ساتھ ذکر کرے تو یون کہے شفاے بیمار مین یا شافی یا دفع گرسنگی مین یا حمید یا کشایش رزق مین
یا رزاق یا دفع دشمن مین یا مذل اور سوا اسکے اور اسماء الٰہی کو موافق اپنے مطلب کے بطریق مذکور ذکر کرے والله اعلم

فصل پانچوین

فِيْ اَشْغَالِ الْمَشَايِخِ الْچِشْتِيَّةِ وَهُمْ اَصْحَابُ اِمَامِ الطَّرِيْقَةِ خَوَاجَه مُعِيْنِ الدِّيْنِ حَسَن
الْچِشْتِيِّ وَچِشْت قَرْيَةُ شُيُوْخِهٖ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ وَعَنْهُمْ اَجْمَعِيْنَ یہ فصل ہے
مشایخ چشتیہ کے اشغال میں اور وہ امام طریقت خواجہ معین الدین حسن چشتی کے مرید ہین اور
چشت خواجہ معین الدین کے پیرون کے گانون کا نام ہے خدا راضی رہے اون سے اور اونکے
سب پیرون سے **ف** مولانا نے فرمایا کہ حضرت خواجہ معین الدین چشتی اس امت کے عمدہ
اولیا مین ہین اونکے ہاتھ پر ہزارون کفار ہنود مسلمان ہوے منقول ہے کہ جب خواجہ کا
انتقال ہوا تو آپ کی پیشانی مبارک پر یہ نقش ظاہر ہو گیا حَبِيْبُ اللّٰهِ مَاتَ فِيْ حُبِّ اللّٰهِ
یعنی خدا کا دوست خدا کی محبت مین مر گیا وَقَالُوْا جَاءَ عَلِيٌّ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ دُلَّنِيْ عَلٰى اَقْرَبِ الطُّرُقِ اِلَى اللّٰهِ وَاَفْضَلِهَا
فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْكَ بِمُلَازَمَةِ الذِّكْرِ فِي الْخَلْوَةِ فَقَالَ عَلِيٌّ
كَرَّمَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَجْهَهٗ كَيْفَ اَذْكُرُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
غَمِّضْ عَيْنَيْكَ وَاسْمَعْ مِنِّيْ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ فَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا اِلٰهَ
اِلَّا اللّٰهُ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ وَعَلِيٌّ يَسْمَعُ ثُمَّ قَالَ عَلِيٌّ كَرَّمَ اللّٰهُ وَجْهَهٗ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ
وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْمَعُ ثُمَّ لَقَّنَ عَلِيٌّ كَرَّمَ اللّٰهُ وَجْهَهُ الْحَسَنَ الْبَصْرِيَّ

وهكذا اخبرنی ووصل الینا وهذا الحدیث انما وجدنا لا عند اهل الله والمشایخ وعلی
قواعد اهل الحدیث فیه بحث طویل مشائخ چشتیہ نے فرمایا کہ امام الاولیا علی مرتضی
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے سو کہا یا رسول اللہ مجکو وہ راہ بتائیے کہ سب راہوں سے
زیادہ تر قریب ہو اللہ کی طرف اور وہ راہ افضل ہو خدا کے نزدیک اور اوسکے بندوں پر
آسان تر ہو تو آنحضرت علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا کہ اپنے اوپر لازم کرلے مداومت
ذکر کی خلوت مین سو علی کرم اللہ وجہہ نے کہا کیونکر ذکر کرون یا رسول اللہ فرمایا کہ اپنی آنکھوں کو
بند کر اور مجھسے سن تین بار سو آنحضرت نے تین بار فرمایا لا الہ الا اللہ اور علی مرتضی سنتے تھے
پھر علی مرتضی نے تین بار لا الہ الا اللہ کہا اور آنحضرت اوسکو سنتے تھے پھر علی مرتضی نے یہ طریقہ
حسن بصری کو تعلیم کیا اسی طرح دبعد بدر پیر مرشد بمرشد ہم تک پونہچا مصنف نے فرمایا کہ اس حدیث کو
تو ہمنے فقط ان مشائخ چشتیہ کے پاس پایا اور اہل حدیث کے قواعد پر تو اسمین طویل بحث ہے
ف مولانا نے فرمایا بحث کی یہ وجہ ہے کہ یہ حدیث بطور محدثین نہایت غریب ہے اور بسند حضرت
منقطع ہے اسواسطے کہ ملاقات حسن بصری کی علی مرتضی سے باعتبار تاریخ کے ثابت نہیں علاوہ رکاکت
الفاظ اسپر علاوہ ہے ترجم کتا ہی فی الواقع کتب اسماء الرجال سے اتصال اس روایت کا مشکل ہے
لیکن اولیاے چشتیہ رضی اللہ عنہم کے ساتھ حسن ظن اسکو مقتضی ہے کہ اس حدیث کو پایہ اعتبار
سے بشبہہ انقطاع ساقط نکیجے اسواسطے کہ امام اعظم ابو حنیفہ اور امام مالک رح کے نزدیک
بشرط عدالت رواۃ حدیث مرسل بھی حجت ہے واللہ اعلم فاذا اراد الشیخ ان یلقن المریدۃ
امرہ ان یصوم یوما وان کان یوم الخمیس فهو اولی ثم یامرہ بالاستغفار عشر مرات
والصلوۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم عشر مرات ثم یقول ان اللہ تعالی یقول فی
محکم کتابه فاذکروا الله قیاما وقعودا وعلی جنوبکم فاجتهد ان لا یاتی علیک زمان
لا انت ذاکرہ واعلم ان قلبک موضوع تحت ثدیک الایسر باصبعین علی صورۃ
زهر الصنوبر وله بابان باب نورانی وباب ظلمانی پھر جب مرشد ارادہ کرے لینے

مرید کی تلقین کرنے کا تو اوسکو امر کرے روزہ رکھنے کا سو اگر پنجشنبے کے دن ہو تو بہتر ہے پھر
اوس شخص سے امر کرے دس بار استغفار کرنے کو اور دس بار درود پڑھنے کو پھر مرشد کہے
اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اپنی مضبوط کتاب میں فَاذْكُرُوا اللّٰهَ قِيَامًا وَّقُعُوْدًا وَّعَلٰى جُنُوْبِكُمْ یعنی اللہ کو
یاد کرو کھڑے اور بیٹھے اور لیٹے سو تو اے پیر کوشش کر کر کوئی زمانہ بدون ذکر کے تجکو نہ گزرے
اور معلوم کرا دے طالب کو پیر اول یہ کہا ہے تیری بائیں چھاتی کے نیچے دو اونگل پر بصورت شگوفہ
نیلوفر کے اور اوسکے دو دروازے ہیں ایک دروازہ اوپر کا ہے اور دوسرا نیچے کا ف
مصنف نے حاشیے میں فرمایا کہ باب فوقانی سے وہ مراد ہے جو جسم سے لگی ہے اور باب تحتانی سے
وہ مراد ہے جو روح سے متصل ہے اَمَّا الْبَابُ الْفَوْقَانِيُّ فَنَفْتَحُهٗ بِالذِّكْرِ الْجَلِيِّ وَاَمَّا التَّحْتَانِيُّ
فَنَفْتَحُهٗ بِالذِّكْرِ الْخَفِيِّ دل کے اوپر کی دروازے کی کشایش تو ذکر جلی سے ہوتی ہے اور نیچے کے
دروازے کی کشادگی ذکر خفی سے ہوتی ہے فَاِذَا اَرَدْتَ الذِّكْرَ الْجَلِيَّ فَاجْلِسْ مُتَرَبِّعًا وَخُذِ
الْعِرْقَ الَّذِيْ يُسَمّٰى كَيْمَاسَ بِاِبْهَامِ قَدَمِكَ الْيُمْنٰى وَالَّتِيْ تَلِيْهَا وَسَمِعْتُ سَيِّدِيَ الْوَالِدَ
قُدِّسَ سِرُّهٗ يَقُوْلُ هُوَ عِرْقٌ فِيْ بَطْنِ الرُّكْبَةِ يَهْبِطُ مِنْ جَانِبِ الْفَخِذِ وَاَخْذُهٗ بِهٰذِهِ
الْكَيْفِيَّةِ يُفِيْدُ نَفْيَ الْخَوَاطِرِ وَيَجْمَعُ الْهِمَّةَ وَيُسَخِّنُ الْقَلْبَ تَسْخِيْنًا عَجِيْبًا مُجَرَّبٌ
ذکر جلی کا ارادہ کرے تو چار زانو بیٹھے اور پکڑے اوس رگ کو جسکا کیماس نام ہے اپنے داہنے پاؤں
کے انگوٹھے اور بیچ کی اونگلی کو دابکر اور میں نے اپنے والد مرشد قدس سرہ سے سنا کہتے تھے
کہ کیماس وہ رگ ہے زانو کے تلے ران کی جانب سے اوترتی ہے اور اوسکا اسطرح سے پکڑنا
نفی وساوس اور جمعیت ہمت کو مفید ہے اور دل کو گرم کر دیتا ہے عجیب گرمی کے ساتھ وَاجْلِسْ
جِلْسَةَ الصَّلٰوةِ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ بِاجْتِمَاعِ الْعَزِيْمَةِ ثُمَّ تَقُوْلُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ بِالشِّدَّةِ
وَاِخْرَاجِ الْقُوَّةِ مِنْ دَاخِلِ الْقَلْبِ وَاَخْرِجْ لَفْظَةَ لَا مِنَ السُّرَّةِ وَامْدُدْهَا اِلَى الْمَنْكِبِ
الْاَيْمَنِ وَلَفْظَةَ اِلٰهَ مِنْ اُمِّ الدِّمَاغِ تُشِيْرُ بِذٰلِكَ اَنَّكَ اَخْرَجْتَ حُبَّ مَنْ سِوَى اللّٰهِ
تَعَالٰى مِنْ بَاطِنِكَ وَاَلْقَيْتَهٗ خَلْفَكَ ثُمَّ تَنَفَّسْ نَفَسًا آخَرَ وَاضْرِبْ اِلَّا اللّٰهُ فِيْ ...

وَالتَّوَجُّہُ اور بطریق مذکور بیٹھ کر بطور نشست نماز کے روبقبلہ حضور دل سے ہمت کو مجتمع کرکے
پھر کلمہ لا الٰہ الا اللہ سختی اور تشدید کے ساتھ اور قوت کو دل کے اندر سے نکال کر اور لفظ لا کا
ناف سے نکال اور اوسکو کھینچ داہنے مونڈھے تک اور لفظ الٰہ کا دماغ کی جہلی سے آشنا کرے
تو اس تصور سے گویا اوس نے غیر خدا کی محبت کو اپنے اندر سے نکالا اور اوسکو اپنی پیٹھ کے پیچھے
ڈالا پھر دوسرا دم لے سو الا اللہ کو دل میں سختی اور قوت کے ساتھ ضرب کرو يُلَاحِظُ الْمُبْتَدِيْ
نَفْيَ الْمَعْبُوْدِيَّةِ مِنْ غَيْرِ اللهِ تَعَالٰى وَالْمُتَوَسِّطُ نَفْيَ الْمَقْصُوْدِيَّةِ وَالْمُنْتَهِي نَفْيَ الْوُجُوْدِ
اور اس نفی اور اثبات سے مبتدی ملاحظہ کرے نفی معبودیت کا غیر خدا سے اور متوسط نفی
مقصودیت کا اور منتہی نفی وجود کا وَالشَّرْطُ الْاَعْظَمُ فِيْ هٰذَا الذِّكْرِ جَمْعُ الْهِمَّةِ وَفَهْمُ
الْمَعْنٰى وَيَنْبَغِيْ لِصَاحِبِ الذِّكْرِ الْجَلِيِّ اَنْ لَا يُقِلَّ الطَّعَامَ جِدًّا بَلْ يَكْفِيْهِ اَنْ تَخْلُوَ لَهُ
الْمِعْدَةُ وَيَنْبَغِيْ اَنْ يَّاْكُلَ شَيْئًا مِنَ الدَّسَمِ لِئَلَّا يَتَشَوَّشَ دِمَاغُهُ اور شرط اعظم
اس ذکر میں ہمت کا جمع کرنا اور معنی کا بوجھنا ہے اور ذکر جلی کرنے والے کو لائق یہ ہے کہ کھانے
کو نہایت کم نکرے بلکہ اوسکو کافی ہے کہ جو خالی پیٹ خالی رکھے اور مناسب ہے کہ کچھ چکنائی
کھایا کرے تاکہ اوسکا دماغ نہ پریشان ہو خشکی کے سبب سے وَاِذَا اَرَدْتَ پَاسَ الْاَنْفَاسِ فَكُنْ
مُسْتَيْقِظًا وَاقِفًا عَلٰى اَنْفَاسِكَ فَكُلَّمَا خَرَجَ النَّفَسُ فَقُلْ مَعَ خُرُوْجِهٖ لَا اِلٰهَ كَاَنَّكَ
تُخْرِجُ مَحَبَّةَ كُلِّ شَيْءٍ سِوَى اللهِ مِنْ بَاطِنِكَ وَاِذَا دَخَلَ النَّفَسُ فَقُلْ مَعَ دُخُوْلِهٖ اِلَّا اللهُ
كَاَنَّكَ تُدْخِلُ وَتُثْبِتُ مَحَبَّةَ اللهِ فِيْ قَلْبِكَ اور جب کہ تو اے سالک پاس انفاس کا ارادہ
کرے تو بیدار اور اپنے دموں پر واقف ہو جا پھر جب دم باہر کو نکلے تو اوسکے نکلنے کے ساتھ
لا الٰہ کہہ گویا ہر چیز کی محبت کو سوائے خدا کے اپنے باطن سے نکالتا ہے اور جب دم اندر کی طرف
جائے تو اوسکے داخل ہونے کے ساتھ الا اللہ کہہ گویا تو داخل کرتا ہے اور محبت الٰہی کو ثابت
کرتا ہے اپنے دل میں قالوا وَالرُّكْنُ الْاَعْظَمُ رَبْطُ الْقَلْبِ بِالشَّيْخِ عَلٰى وَصْفِ الْمَحَبَّةِ
وَالتَّعْظِيْمِ وَمُلَاحَظَةِ صُوْرَتِهٖ قُلْتُ اِنَّ لِلّٰهِ تَعَالٰى مَظَاهِرَ كَثِيْرَةً فَمَا مِنْ عَالَمٍ

عَیْنًا کَانَ اَوْ ذِکْرًا اِلَّا وَقَدْ ظَهَرَ بِحِذَائِهٖ صَارَ مَعْبُوْدًا لَهٗ فِیْ مَرْتَبَتِهٖ وَلِهٰذَا السِّرِّ
نَزَلَ الشَّرْعُ بِاسْتِقْبَالِ الْقِبْلَةِ وَالْاِسْتِوَاءِ عَلَی الْعَرْشِ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا صَلّٰی اَحَدُكُمْ فَلَا يَبْصُقْ قِبَلَ وَجْهِهٖ فَاِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی بَيْنَهٗ وَبَيْنَ قِبْلَتِهٖ
وَسَاَلَ جَارِيَةً سَوْدَاءَ فَقَالَ اَيْنَ اللّٰهُ فَاَشَارَتْ اِلَی السَّمَاءِ فَسَاَلَهَا مَنْ اَنَا فَاَشَارَتْ
بِاِصْبَعِهَا تَعْنِیْ اَنْتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ فَقَالَ هِیَ مُؤْمِنَةٌ فَلَا عَلَيْكَ اَنْ لَّا تَتَوَجَّهَ اِلَّا اِلَيْهِ وَلَا
تَرْبِطْ قَلْبَكَ اِلَّا بِهٖ وَلَوْ بِالتَّوَجُّهِ اِلَی الْعَرْشِ وَتَصَوُّرِ النُّوْرِ الَّذِیْ مُسْتَقِرٌّ عَلَيْهِ وَهُوَ
اَزْهَرُ اللَّوْنِ كَمِثْلِ لَوْنِ الْقَمَرِ اَوْ بِالتَّوَجُّهِ اِلَی الْقِبْلَةِ كَمَا اَشَارَ اِلَيْهِ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَيَكُوْنُ كَالْمُرَاقَبَةِ لِهٰذَا الْحَدِيْثِ مشائخ چشتیہ نے فرمایا ہے کہ رکن اعظم رابطہ
اور گانٹھنا ہے مرشد کے ساتھ محبت اور تعظیم کی صفت پر اور اوسکی صورت کا ملاحظہ کرنا میں
کہتا ہوں حق تعالیٰ کے مظاہر کثیر ہیں سو نہیں کوئی عین یا ذکر مگر کہ وہ اوسکے مقابل
ظاہر ہو کر اوسکا معبود ہو گیا ہے بحسب مرتبہ اوسکے کے اور اسی بھید کے سبب سے رو بقبلہ ہونا
اور استوا علی العرش کا شرع میں نازل ہوا ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ
جب تم میں سے کوئی نماز پڑھے تو اپنے منہ کے سامنے نہ تھوکے اسواسطے کہ اللہ تعالیٰ ہے اوسکے
درمیان اور اوسکے قبلے کے درمیان میں اور آنحضرت نے ایک کالی لونڈی سے پوچھا تو
فرمایا کہ اللہ کہاں ہے لونڈی نے آسمان کی طرف اشارہ کیا پھر حضرت نے اوس سے پوچھا کہ
میں کون ہوں تو اوسنے اپنی اونگلی سے اشارہ کیا مراد اوسکی یہ کہ خدا نے تجکو بھیجا ہے پس فرمایا
آپنے کہ یہ ایماندار ہے تو اے سالک تجپر کچھ مضایقہ نہیں ہے کہ تو متوجہ نہو مگر اللہ ہی کی
طرف اور اپنا دل نہ لگاوے مگر اوسی سے اگرچہ تو عرش کی طرف متوجہ ہو کر اور اوس نور کا
تصور کر کے جسکو حق تعالیٰ نے عرش پر رکھا ہے اور وہ نہایت روشن رنگ ہے چاند کے رنگ کے
مانند یا قبلے کی طرف متوجہ ہو کر جیسا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسکی طرف اشارہ کیا ہے اور
اس حدیث کا گویا مراقبہ ہو گا واللہ اعلم ف مصنف نے حاشیے میں فرمایا کہ حق تعالیٰ

عالم مثال مین تجلی ہو تو ہر شخص اپنی استعداد کے مناسب اسکو ادراک کرتا ہی مترجم کہتا ہی کہ
تجلی اور عالم مثال کی حقیقت کتب صوفیہ مین مفصل مذکور ہی یہ رسالہ مختصر لائق اسکی تفصیل
کے نہین فَاِذَا تَنَوَّرَ الطَّالِبُ بِنُوْرِ الذِّکْرِ اَمَرَہٗ بِالْمُرَاقَبَۃِ وَھِیَ مُشْتَقَّۃٌ مِنَ الرَّقِیْبِ
سُمِّیَتْ بِہٰذَا الْاِسْمِ لِاَنَّ الطَّالِبَ یُرَاقِبُ قَلْبَہٗ اَوْ یُرَاقِبُ اللّٰہَ کَمَا اَنَّ اللّٰہَ یُرَاقِبُہٗ
یَقُوْلُ بِلِسَانِہٖ اَوْ یَتَخَیَّلُ بِقَلْبِہٖ اَللّٰہُ حَاضِرِیْ اَللّٰہُ نَاظِرِیْ اَللّٰہُ شَاہِدِیْ اَللّٰہُ مَعِیْ
اَوْ اَلَا اِنَّہٗ بِکُلِّ شَیْءٍ مُّحِیْطٌ اَوْ کَاَنَّہٗ حَاضِرٌ بَیْنَکَ وَبَیْنَ الْقِبْلَۃِ تُشَاہِدُہٗ پھر جب طالب
رنگین ہو جاوے ذکر کے نور سے تو مرشد اسکو مراقبہ کرنے کا امر کرے اور مراقبہ رقیب بمعنی محافظ
اور نگہبان سے مشتق ہی اسکا نام مراقبہ اسواسطے رکھا گیا کہ سالک بعضے مراقبات مین اپنے
دل کی محافظت اور نگہبانی کرتا ہی یا بعضے مراقبات مین اللہ تعالی کا مراقب ہوتا ہی جیسا اللہ
اسکی محافظت کرتا ہی تو مراقبہ کرنے کے وقت زبان سے کہے یا اپنے دل سے خیال کرے کہ اللہ
حاضری اللہ ناظری اللہ شاہدی اللہ معی یا اسکا مراقبہ کرے اَلَا اِنَّہٗ بِکُلِّ شَیْءٍ مُّحِیْطٌ یعنی آگاہ
ہو جا کہ اللہ ہر چیز کو گھیرے ہی یا اسکا مراقبہ کرے کہ گویا اللہ حاضر ہی تیرے درمیان اور تیرے
قبلے کے درمیان مین اور تو اسکو مشاہدہ کرتا ہی قَالَ الْمَشَائِخُ مَنْ اَرَادَ الدُّخُوْلَ فِی الْاَرْبَعِیْنِیَّۃِ
یَلْزَمُہٗ مُرَاعَاتُ اُمُوْرٍ دَوَامُ الصِّیَامِ وَدَوَامُ الْقِیَامِ وَتَقْلِیْلُ الْکَلَامِ وَالطَّعَامِ وَالْمَنَامِ
وَالصُّحْبَۃِ مَعَ الْاَنَامِ وَالْمُوَاظَبَۃُ عَلَی الْوُضُوْءِ فِیْ حَالَاتِ الْیَقْظَۃِ وَعِنْدَ الْمَنَامِ
وَرَبْطُ الْقَلْبِ مَعَ الشَّیْخِ عَلَی الدَّوَامِ وَتَرْکُ الْغَفْلَۃِ رَاْسًا حَتّٰی تَکُوْنَ عِنْدَہٗ
مِنَ الْحَرَامِ فَاِذَا دَخَلَ فِی الْحُجْرَۃِ بِرِجْلِہِ الْیُمْنٰی تَعَوَّذَ وَسَمّٰی وَقَرَاَ سُوْرَۃَ النَّاسِ
ثَلٰثَ مَرَّاتٍ وَاِذَا اَدْخَلَ الرِّجْلَ الْیُسْرٰی قَالَ اَللّٰہُمَّ اَنْتَ وَلِیِّیْ فِی الدُّنْیَا
وَالْاٰخِرَۃِ کُنْ لِّیْ کَمَا کُنْتَ لِمُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَارْزُقْنِیْ مَحَبَّتَکَ اَللّٰہُمَّ ارْزُقْنِیْ
حُبَّکَ وَاشْغَلْنِیْ بِجَمَالِکَ وَاجْعَلْنِیْ مِنَ الْمُخْلَصِیْنَ اَللّٰہُمَّ اکْشِفْ لِیْ بَابَ
ذَاتِکَ یَا اَنِیْسَ مَنْ لَّا اَنِیْسَ لَہٗ رَبِّ لَا تَذَرْنِیْ فَرْدًا وَّاَنْتَ خَیْرُ الْوَارِثِیْنَ

مشایخ چشتیہ نے فرمایا کہ جو چلے مین داخل ہونے کا ارادہ کرے اوسکو چند امور کی رعایت
کرنا لازم ہے ہمیشہ روزہ رکھنا اور سدا قیام شب کرنا اور بولنے اور کھانے اور سونے
اور صحبت خلق کو کم کر دینا اور ہمیشہ باوضو رہنا جاگنے اور سونے کے حالات مین اور
مرشد کے ساتھ ہمیشہ دل کو لگائے رکھنا اور غفلت کو بالکل ترک کرنا یہان تک کہ
اوسکے نزدیک غفلت از قسم حرام کے ہو جائے پھر جب حجرے مین داہنا پانون داخل
کرے تو اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم اور بسم اللہ الرحمن الرحیم کہے اور قل اعوذ برب
الناس کو تین بار پڑھے اور جب بایان پانون داخل کرے تو اللہم سے آخر تک دعا کرے
یعنی خداوندا تو میرا کارساز ہو دنیا اور آخرت مین میرا مددگار رہو جا جیسا تو محمد صلی اللہ علیہ وسلم
کا مددگار و کارساز تھا اور مجکو اپنی محبت دے الٰہی مجکو اپنی حب نصیب کر اور اپنے جمال کے
ساتھ مشغول کر لے اور مجکو سب امخلصین مین کر ڈال الٰہی میرے نفس کو مٹا ڈال اپنی ذات
کی کششون سے آی انیس اوسکے جسکا کوئی انیس نہین آی رب مجکو تنہا مت چھوڑ تو بہتر
وارثین سے ہے یقوم علی القعدۃ ویقول انی وجہت وجھی للذی فطر السموات والارض
حنیفا وما انا من المشرکین اخذی وعشرین مرۃ ثم یرکع رکعتین فی الاولی آیۃ
الکرسی وفی الثانیۃ امن الرسول ثم یسجد سجدۃ طویلۃ ویجتھد فی الدعاء ثم
یقول یا فتاح خمس مائۃ مرۃ ثم یشتغل بالاذکار التی ذکرناھا پھر مصلے پر
ہو اور انی وجہت وجھی للذی فطر السموات والارض حنیفا وما انا من المشرکین کو اکیس بار
پڑھے یعنی مین نے اپنا مونہ متوجہ کیا ایک ہو کر اوسکی طرف جسنے آسمانون اور زمین کو پیدا کیا
اور مین مشرکین مین داخل نہین پھر دو رکعت پڑھے پہلی رکعت مین آیۃ الکرسی پڑھے اور
دوسری رکعت مین امن الرسول پھر لنبا سجدہ کرے اور دعا مین خوب کوشش کرے
پھر پانسو بار یا فتاح کہے پھر اون اذکار مین مشغول ہو جسکو ہم ذکر کر چکے یعنی ذکر جلی ہو
[illegible]

مُسْتَقْبِلًا اِلَی الْمَیِّتِ مُسْتَدْبِرًا الْکَعْبَۃَ یَقْرَأُ سُوْرَۃَ الْمُلْکِ وَیُکَبِّرُ وَیُهَلِّلُ وَیَقْرَأُ سُوْرَۃَ الْفَاتِحَۃِ اِحْدٰی عَشَرَ مَرَّۃً ثُمَّ یَقْرُبُ مِنَ الْمَیِّتِ یَقُوْلُ یَا رَبِّ یَا رَبِّ اِحْدٰی وَعِشْرِیْنَ مَرَّۃً ثُمَّ یَقُوْلُ یَا رُوْحُ یَضْرِبُہٗ فِی السَّمَاءِ وَیَا رُوْحَ الرُّوْحِ یَضْرِبُہٗ فِی الْقَلْبِ حَتّٰی یَجِدَ انْشِرَاحًا وَنُوْرًا ثُمَّ یَنْتَظِرُ لِمَا یَفِیْضُ مِنْ صَاحِبِ الْقَبْرِ عَلٰی قَلْبِہٖ اور مشائخ چشتیہ نے فرمایا کہ جب قبرستان میں داخل ہو تو سورۂ انا فتحنا دو رکعت میں پڑھے پھر میت کی طرف سامنے ہو کر کعبہ معظمہ کو پشت دیکر بیٹھے پھر سورۂ ملک پڑھے اور اللہ اکبر اور لا الہ الا اللہ کہے اور گیارہ بار سورۂ فاتحہ پڑھے پھر میت سے قریب ہوجاوے پھر کہے یارب یارب اکیس بار پھر کہے یا روح اور اوسکو آسمان میں ضرب کرے اور یا روح الروح کی دل میں ضرب کرے یہانتک کہ کشایش اور نور پاوے پھر منتظر رہے اوسکا جسکا فیضان صاحب قبر سے ہو سکے دل پر

وَلِلْچِشْتِیَّۃِ صَلٰوۃٌ تُسَمّٰی صَلٰوۃَ الْمَنْکُوْسِ لَمْ نَجِدْ مِنَ السُّنَّۃِ وَلَا اَقْوَالِ الْفُقَهَاءِ مَا نَشُدُّ هَا بِہٖ فَلِذٰلِكَ حَذَفْنَاهَا وَالْعِلْمُ عِنْدَ اللّٰہِ اور چشتیوں کے یہاں ایک نماز ہی جسکو صلوۃ المعکوس کہتے ہین ہمنے سنت مصطفویہ اور اقوال فقہا سے ایسی اصل اوسکی نہین پائی جس سے ہم اوسکی تقویت کرین اسیواسطے ہمنے اوسکو ذکر کیا اور علم اوسکے جواز اور عدم جواز کا خدا کے نزدیک ہی

وَلَهُمْ صَلٰوۃٌ تُسَمّٰی صَلٰوۃَ کُنْ فَیَکُوْنُ اور چشتیہ کے یہاں ایک نماز ہی جسکو صلوۃ کن فیکون کہتے ہین **ف** صلوۃ کن فیکون اسواسطے کہتے ہین کہ مطلب بر آری مین اوسکی تاثیر نہایت جلد اور قوی ہی قَالُوْا مَنِ اعْتَرَضَتْ لَہٗ حَاجَۃٌ صَعْبَۃٌ فَلْیَرْکَعْ کُلَّ لَیْلَۃٍ مِنْ لَیَالِی الْاَرْبَعَاءِ وَالْخَمِیْسِ وَالْجُمُعَۃِ رَکْعَتَیْنِ یَقْرَأُ فِی الْاُوْلٰی الْفَاتِحَۃَ مَرَّۃً وَالْاِخْلَاصَ مِائَۃَ مَرَّۃٍ وَفِی الثَّانِیَۃِ الْفَاتِحَۃَ مِائَۃَ مَرَّۃٍ وَالْاِخْلَاصَ مَرَّۃً وَیَقُوْلُ مِائَۃَ مَرَّۃٍ اے آسان کنندۂ دشوارہا واے روشن کنندۂ تاریکیہا مِائَۃَ مَرَّۃٍ وَیَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ مِائَۃَ مَرَّۃٍ وَیُصَلِّیْ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِائَۃَ مَرَّۃٍ وَیَدْعُو اللّٰہَ عَزَّ وَجَلَّ بِحُضُوْرِ الْقَلْبِ فَاِذَا کَانَتِ الثَّالِثَۃُ فَلَا یَتَحَسَّرُ الْعِمَامَۃَ

صلوۃ المعکوس

صلوۃ کن فیکون

عَنْ شَمَاسِتِهٖ وَجَعَلَ كُمَّهٗ فِيْ عُنُقِهٖ وَبَكٰى وَدَعَا اللّٰهَ اِلٰى حَاجَتِهٖ خَمْسِيْنَ مَرَّةً فَاِنَّهٗ لَا بُدَّ يُسْتَجَابُ لَهٗ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ مشائخ چشتیہ نے صلوۃ کن فیکون کے بیان مین کہا ہو کہ جسکو سخت حاجت پیش آوے تو چاہیے کہ ہر رات کو لیالی ثلثہ یعنی چہار شنبہ اور پنجشنبہ اور جمعہ کی راتون مین دو رکعتین ادا کرے پہلی رکعت مین سورۂ فاتحہ ایک بار اور قل ہو اللہ سو بار پڑھے اور دوسری رکعت مین فاتحہ سو بار اور قل ہو اللہ ایکبار اور سو بار یون کہے ای آسان کنندہ دشوار یہا وای روشن کنندہ تاریکیہا سو بار اور استغفار کرے سو بار اور درود پڑھے سو بار اور حق تعالی سے دعا کرے بحضور قلب پھر جب تیسری رات ہو تو بھی یہی کرے جو مذکور ہوا پھر پگڑی یا ٹوپی کو سر سے اوتار کے اور اپنی آستین کو اپنی گردن مین ڈالے اور روئے اور حق تعالی سے دعا کرے کہ یا رب بالعزۃ پس انشاء اللہ تعالی دعا اوسکی مستجاب ہوگی واللہ اعلم ف مولانا نے فرمایا کہ بعضے ناواقفون نے اعتراض کیا ہو آستین گردن مین ڈالنا کیونکر جائز ہوگا حال آنکہ احادیث و آثار مین یہ ثابت نہین ہم جواب دیتے ہین کہ قلب ردا یعنی چادر کا الٹنا پلٹنا استسقا مین رسول علیہ السلام سے ثابت ہو تا حال عالم کا بدل جاوے تو اسیطرح آستین گردن مین ڈالنا امر مخفی کے اظہار کے واسطے یعنی تضرع کے واسطے اشعار گردش حال کے حصول کے ہے کیونکر ناجائز ہو

فصل چھٹی

فِيْ اَشْغَالِ الْمَشَائِخِ النَّقْشَبَنْدِيَّةِ وَهُمْ اَصْحَابُ اِمَامِ الطَّرِيْقَةِ خَوَاجَه بَهَاءِ الدِّيْنِ نَقْشَبَنْدِ الْبُخَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَعَنْهُمْ اَجْمَعِيْنَ یہ فصل ہے مشائخ نقشبندیہ کے اشغال مین نقشبندیہ امام طریقت خواجہ بہاء الدین نقشبند بخاری کے مرید ہین راضی ہوا اونسے اور اونکے سب مریدون سے قَالُوْا طُرُقُ الْوُصُوْلِ اِلَى اللّٰهِ ثَلٰثَةٌ اَحَدُهَا الذِّكْرُ فَمِنْهُ النَّفْيُ وَالْاِثْبَاتُ وَهُوَ مَأْثُوْرٌ عَنْ مُتَقَدِّمِيْهِمْ نقشبندیہ نے کہا کہ اللہ تک پہنچنے کی تین راہین ہین ایک تو ذکر ہے سو منجملہ ذکر کے نفی اور اثبات ہو اور وہی

منقول ہو متقدمین نقشبندیہ سے وصفتہ ان یتطہر زہرۃ من التشویشات الخارجیۃ کالاستماع
الی احادیث الناس والداخلیۃ کالجوع المفرط والغضب والالم والشبع المفرط ثم
یتذکر الموت ویحضرہ لدی یدیہ ویستغفر اللہ تعالیٰ مما صدر منہ من
المعاصی ثم یغمض شفتیہ ویغمض عینیہ ویحبس نفسہ فی بطنہ ویقول بالقلب
لا یخرجہا من سرتہ الی الایمن ویمدہا حتی یصل الی منکبہ ثم یحرکہ منکبہ
الی راسہ فیقول الہ ثم یضرب فی قلبہ بالشدۃ الا اللہ اور طریقہ نفی واثبات کے
ذکر کا یہ ہو کہ زہرت کو غنیمت جانے تشویشات بیرونی سے چنانچہ لوگون کی گفتگو
سننا اور تشویشات اندرونی سے چنانچہ گرسنگی زائد اور غضب ور دردا ور سیری بہت
پھر موت کو یاد کرے اور تصور مین اوسکو اپنے سامنے کرلے اور اللہ تعالیٰ سے مغفرت
چاہے اون گناہون کی جو اوس سے صادر ہوے پھر دونون لبون اور دونون
آنکھون کو بند کرے اور دم کو اپنے پیٹ مین حبس کرے اور دل سے کہے لا اسکو
اپنی ناف سے داہنی طرف نکالے اور کھینچے یہان تک کہ اپنے مونڈھے تک پونہچے پھر
مونڈھے کو سر کی طرف جھکا دے اور ہلا دے اور کہے الٰہ پھر ضرب لگا دے اپنے
دل مین سختی سے الا اللہ کی ف مصنف قدس سرہ کے بھائی حضرت شاہ اہل اللہ نے
چار باب مین فرمایا کہ مبادی سلوک مین اسم ذات ہی ہر روز بارہ ہزار بار اور نفی اور
اثبات ہر ایک ایک ہزار بار کیا کرو مواظبت کرنا آثار عجیب غریب کا مثمر ہی قالوا للحبس
النفس خاصیۃ عجیبۃ فی تسخین الباطن وجمع العزیمۃ وہیجان العشق وقطع
احادیث النفس ویتدرج فی الحبس لئلا یثقل علیہ والمراد بالحبس عینما
لمھم طبیعتہ ودون ما یامر بہ الجوکیۃ بوجہ بائین نقشبندیہ نے فرمایا کہ حبس
یعنی دم روکنے کی عجیب خاصیت ہی باطن کے گرم کردینے اور جمعیت عزیمت اور
عشق کے ابھارنے اور وساوس کے قطع کرنے مین اور تدریج اندک اندک حبس دم

طریق نفی و اثبات

کی مشق کرے تا او سیر گران نہو جاوے اور خشکی کی بیماری نہ پیدا ہو جاوے اور
حبس دم سے حبس غیر مفرط مراد ہی جسکی نوبت حصر نفس تک نہ پونچے تو نقشبندیہ کے
حبس دم مین جسکو جوگی بتاتے ہین فرق بعید ہو **مصنف قدس سرہ نے فرمایا**
رباعی حاشا کہ اکابر رہ جوگیہ روند ✦ اثبات مقالات رہ این کنند ✦ حبس نفس
وحصر نفس وارد فرق ✦ حبس نفس ست انچہ نشانش بدہند ✦ وَلِذٰلِكَ لِعَدَدِ الْوِتْرِ
خَاصِيَّةٌ عَجِيبَةٌ فَيَقُولُ اَوَّلًا هٰذِهِ الْكَلِمَةَ مَرَّةً فِي نَفَسٍ وَّاحِدٍ ثُمَّ يَقُولُ ثَلٰثَ
مَرَّاتٍ فِي نَفَسٍ وَّاحِدٍ وَّهٰكَذَا يَتَدَرَّجُ حَتّٰى يَصِلَ اِلٰى اَحَدٍ وَّعِشْرِيْنَ مَعَ
الْمُرَاعَاةِ عَلٰى عَدَدِ الْوِتْرِ اور حبس دم کے اندر شمار طاق کی بھی عجیب خاصیت ہو اول
اسی کلمہ توحید کو ایکبار ایک دم مین کہے پھر تین بار ایک دم مین کہے اسی طرح درجہ بدرجہ
چند روز کی مشق مین اکیس بار تک پونچے طاق عدد کی مراعات کے ساتھ یعنی اول
بار ایکبار اور دوسری بار تین بار اور تیسری بار پانچ بار اور چوتھی بار سات بار علیٰ
ہذا القیاس وَالشَّرْطُ الْاَعْظَمُ مُلَاحَظَةُ نَفْيِ الْمَعْبُوْدِيَّةِ اَوِ الْمَقْصُوْدِيَّةِ اَوِ الْوُجُوْدِ عَنْ
غَيْرِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَاِثْبَاتِهَا لَهٗ تَعَالٰى عَلٰى وَجْهِ التَّاْكِيْدِ وَاجْتِمَاعِ الْخَاطِرِ كَمَا يَدُوْرُ
النَّفْسُ مِنَ الْخَطَرَاتِ وَالْاَحَادِيْثِ اور شرط اعظم نفی واثبات ذکر مین ملاحظہ کرنا ہو نفی
معبودیت یا نفی مقصودیت یا نفی وجود کا غیر اللہ تعالیٰ سے اور اثبات معبودیت
وغیرہ کا حق تعالیٰ کے واسطے بروجہ تاکید اور اجتماع خاطر اوس طرح جیسی دل مین نفس
اور باتون کے خیالات گھومتے پھرتے ہین وَمَنْ بَلَغَ اِلَى اِحْدٰى وَّعِشْرِيْنَ مَرَّةً وَّلَمْ يُفْتَحْ
لَهٗ بَابٌ مِّنَ الْجَذْبِ وَانْصِرَافِ الْبَاطِنِ اِلَى اللّٰهِ تَعَالٰى وَجَبَ الْاِشْتِغَالُ
وَالتَّفَرُّغُ عَنِ الْاَشْغَالِ الْاُخْرٰى فَلْيَعْرِفْ اَنَّ عَمَلَهٗ لَمْ يُقْبَلْ فَلْيَسْتَاْنِفْ بِهٰذِهِ
الشُّرُوْطِ مِنَ الثَّلٰثَةِ اِلٰى اِحْدٰى وَّعِشْرِيْنَ اور جو شخص کہ اکیس بار تک پونچا
اور اسکے واسطے جذب یعنی کشش ربانی اور خدا کی طرف گردش باطن کا دروازہ

تو اوسکو اوسکے اسم کی مشغولی واجب ہوئی تو از لغزت اشتغال دیگر سے لازم آئی تو
چاہیے کہ وہ معلوم کرے کہ اوسکا عمل مقبول ہوا تو بشرطیکہ کوئی ہو اوسکو تجاوز سے توبہ سے
شروع کرنا چاہیے اگلے تک ومنه الاثبات المجرد كانه لم يكن عند المتقدمين وانما
استخرجه خواجه محمد الباقي او من يقرب منه في الزمان والله اعلم اور منجملہ
ذکر کے اثبات مجرد ہی یعنی فقط اللہ کا لفظ ذکر کرے بدون نفی اور اثبات وغیرہ کے اور
گویا کہ یہ ذکر متقدمین نقشبندیہ کے نزدیک نہ تھا اوسکو تو خواجہ محمد باقی نے یا اونکے کسی قریب
العصر نے نکالا ہے واللہ اعلم ف مولانا نے فرمایا کہ اثبات مجرد شریعت میں کہیں ثابت نہیں
اسواسطے کہ ذات بحت کا تصور عوام کو ممکن نہیں بلکہ شرع میں اسم ذات بعض صفات یا بعض
محامد کے ساتھ یا بعض ادعیہ کے ساتھ وارد ہوا ہے سمعت سيدي الوالد يقول النفي والاثبات
انفع للسلوك والاثبات المجرد انفع للجذب میں نے اپنے والد مرشد سے سنا
فرماتے تھے کہ نفی اور اثبات سلوک کے واسطے مفید تر ہے اور اثبات مجرد جذب اور
کشش کے واسطے زیادہ تر مفید ہے وصفته ان يخرج لفظة الله من سرته بالشد
التام ويمدها حتى يصل الى ام دماغه مع الحبس والتدريج في الزيادة
حتى ان منهم من يقولها في نفس واحد الف مرة وقد رأيت امرأة من مخلصات سيدي
الوالد تقولها الف مرة في نفس واحد واكثر من ذلك رأيتها اور طریقہ اثبات مجرد کا یہ ہے کہ
اللہ کے لفظ کو اپنی ناف سے بشدت تمام نکالے اور اوسکو کھینچے یہانتک کہ اوسکے دماغ
کی جھلی تک پہنچے حبس دم کے ساتھ اور اندک اندک زیادہ کرتا جاوے یہانتک کہ
بعضے نقشبندی ایک دم میں اسکو ہزار بار کہتے ہیں اور البتہ میں نے ایک عورت کو جو حضرت
کے مریدوں سے تھی دیکھا کہ اسم ذات کو ایک دم میں ہزار بار کہتی تھی اور اس سے
اکثر بھی وسمعت سيدي الوالد قدس سره يحكي عن نفسه انه كان في البداية يقول
النفي والاثبات في نفس واحد مائتي مرة والله اعلم اور میں نے اپنے والد

مرشد سے سنا اپنا حال نقل فرماتے تھے کہ ابتداے سلوک میں نفی اور اثبات کو ایک دم میں
دو سو بار کہتے تھے واللہ اعلم وَاَمَّا بَيَانُ الْمُرَاقَبَةِ اور دوسرا طریقہ وصول الی اللہ کا مراقبہ
ہے ف مصنف قدس سرہ نے حاشیہ میں فرمایا حقیقت مراقبہ جو جامع شامل جمیع افراد
آن باشد آنست کہ توجہ قوت دراکہ با اقبال تمام بسوے صفات حضرت حق نمودن بایں معنی کہ
حالت انفکاک روح از جسد باشد یا آن تا آنکہ عقل و وہم وخیال وجمیع حواس تابع آن توجہ
گردد و آنچہ محسوس نیست بمنزلہ محسوس نصب العین گردد وَصِفَتُهَا اَنْ يَحْبِسَ
النَّفَسَ حَبْسًا يَسِيْرًا ثُمَّ يَتَوَجَّهُ بِمَجَامِعِ اِدْرَاكِهِ اِلَى الْمَعْنَى الْمُجَرَّدِ الْبَسِيْطِ الَّذِيْ
يَتَصَوَّرُهُ كُلُّ اَحَدٍ عِنْدَ اِطْلَاقِ اسْمِ اللهِ وَلٰكِنْ قَلَّ مَنْ تَجَرَّدَ عَنِ اللَّفْظِ فَلْيَجْتَهِدْ
الطَّالِبُ اَنْ يُجَرِّدَ هٰذَا الْمَعْنٰى عَنِ الْاَلْفَاظِ وَيَتَوَجَّهَ اِلَيْهِ مِنْ غَيْرِ مُزَاحَمَةِ
الْخَطَرَاتِ وَالتَّوَجُّهِ اِلَى الْغَيْرِ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ لَا يُمْكِنُهُ هٰذَا النَّحْوُ مِنَ الْاِدْرَاكِ فَمِنَ
الْمَشَايِخِ مَنْ يَاْمُرُ مِثْلَ هٰذَا بِالدُّعَاءِ وَصِفَتُهُ اَنْ لَا يَزَالَ يَدْعُو اللهَ بِقَلْبِهِ يَقُوْلُ
يَا رَبِّ اَنْتَ مَقْصُوْدِيْ قَدْ تَبَرَّأْتُ اِلَيْكَ عَنْ كُلِّ مَا سِوَاكَ وَنَحْوُ ذٰلِكَ مِنَ الْمُنَاجَاةِ
وَمِنْهُمْ مَنْ يَاْمُرُهُ بِتَخَيُّلِ الْاَذْكَارِ الْمُجَرَّدِ اَوِ النُّوْرِ الْبَسِيْطِ فَيَتَدَرَّجُ الطَّالِبُ مِنْ هٰذَا التَّخَيُّلِ
اِلَى التَّوَجُّهِ الْمَذْكُوْرِ اور طریقہ مراقبے کا یہ ہے کہ دم کو بند کرے اس کے بعد تھوڑا سا پھر اپنے جمیع
حواس مدرکہ سے متوجہ ہو معنی مجرد بسیط کی طرف جسکو ہر شخص اللہ کے نام بولنے کے وقت تصور
کرتا ہے ولیکن ایسے لوگ کم ہیں جو اس معنی بسیط کو لفظ سے خالی کر سکیں تو طالب کوشش
کرے کہ اس معنی بسیط کو الفاظ سے جدا کرے اور اوسکی طرف متوجہ ہو بلا مزاحمت خطرات
اور التفات ماسوی اللہ کے اور بعضے لوگوں سے اس قسم کا ادراک نہیں ہو سکتا ہے
سو بعضے مشایخ تو ایسے شخص کو اس طرح کی دعا بتاتے ہیں اور طریقہ اوس دعا کا یہ ہے کہ ہمیشہ
دل سے کیا کرے یوں کہے اے رب تو ہی ہے مقصود میرا میں بیزار ہوا تیری طرف تیرے
ماسوا سے اور مانند اسکے کوئی اور مناجات کرے اور بعضے مشایخ شخص مذکور کو تخیل

مجرد یا نور بسیط کے خیال کرنے کو فرماتے ہین تو طالب اس تخیل سے توجہ مذکور کی طرف تدریج
پونہچ جاتا ہی مترجم کہتا ہی خلاے مجرد سے یہ مراد ہی کہ سارے عالم کے مکان کو جمیع اجسام
سے خالی تصور کرے اور نور بسیط سادہ روشنی سے عبارت ہی ذکر الثالث الرابطة
بالشیخ اور تیسرا طریقہ وصول الی اللہ کا رابطہ اور اعتقاد کامل بہم پونہچانا ہی اپنے مرشد
کے ساتھ حضرت مولانا نے فرمایا حق یہ ہی کہ سب راہوں سے یہ راہ زیادہ تر قریب ہی مگر جب
مرید مین قابلیت نہین ہوتی تو اوسکی مزید محبت سے مرشد اوسمین تصرف کرتا ہی مشائخ
طریقت نے فرمایا ہی کہ اللہ کے ساتھ صحبت رکھو سو اگر تمسے نہو سکے تو اونکی ساتھ صحبت
رکھو جو اللہ کے ساتھ صحبت رکھتے ہین ہمارے باپ شیخ عبد الرحیم قدس سرہ نے فرمایا کہ مشائخ
طریقت کے کلام کے معنی یہ ہین کہ پہلے تو سامنا کرنا چاہیے کامل بیداری اور ہوشیاری سے
جو ایک پرتو ہی تجلی ذاتی کے انظلال سے تاکہ تعلق کونین سے مخلصی حاصل ہو جاوے سو اگر
یہ نہو سکی تو اون لوگون سے تعلق بہم پونہچانا چاہیے جو اس پرتو سے مشرف ہوے ہین جو
اپنے نفوس اور علائق ماسواے نجات پاگئی ہین اور اس آیت قرآنی مین کونوا مع الصادقین
یعنی سچون کے ساتھ رہو ایک طرح کا اسمین اشارہ ہی رابطہ مرشد کا اگر مرشد کامل شہود ذاتیکے
کا واصل ہو تو اوسکی توجہ سے اندک زمانے مین وہ حاصل ہوتا ہی جو سالہا سال کی محنت
مین حاصل نہین ہوتا اور کیا خوب کہا ہی شعر آنکہ بہ تبریز یافت یک نظر از شمس دین طعنہ
زند بر دوصد ختم و کند بر چلہ + وشرطها ان یکون الشیخ قوی التوجہ دائم الیاد داشت
واذا صحبہ خلی نفسہ عن کل شیء الا محبتہ وینتظر لما یفیض منہ ویغمض عینیہ
او یفتحھما وینظر بین عینی الشیخ فاذا افاد شیئا فلیتبعہ بجامع قلبہ ولیحافظہ
علیہ واذا غاب الشیخ عنہ یخیل صورتہ بین عینیہ بوصف المحبۃ والتعظیم
فتفید صورتہ ما تفیدہ صحبتہ اور رابطہ مرشد کی شرط کا یہ ہی کہ مرشد قوی التوجہ ہو یاد داشت
کی مشق دائمی رکھتا ہو پھر جب ایسے مرشد کی صحبت کرے تو اپنی ذات کو ہر چیز سے کہ اوسکے

اور خیال سے خالی کر ڈالی سوا اوسکی محبت کے اور اوسکا منتظر رہے جسکا اوسکی طرف سے فیض آوے اور دونون آنکھین بند کرلے یا اونکو کھول دے اور مرشد کی دونون آنکھون کے بیچ مین تکی لگا دے پھر جب کسی چیز کا فیض آوے تو اوسکے پیچھے پڑ جاوے اپنے دل کی جمعیت سے اور چاہیے کہ اوس فیض کی محافظت کرے اور جب مرشد اوسکی پاس نہو تو اوسکی صورت کو اپنی دونون آنکھون کے درمیان خیال کرتا رہے بطریق محبت اور تعظیم کے تو اوسکی خیالی صورت وہ فائدہ دیگی جو اوسکی صحبت فائدہ دیتی تھی ف مولانا نے فرمایا مرشد کی شرط یہ ہی کہ واصل بمقام مشاہدہ ہو اور نورانی تجلیات ذاتیہ ہو جسکی دیکھنے سے ذکر کا فائدہ حاصل ہو بموجب اس حدیث صحیح کے ھُمُ الَّذِیْنَ اِذَا رُءُوْا ذُکِرَ اللّٰہُ یعنی اولیاء اللہ وہ ہین جنکے دیکھنے سے خدا یاد پڑے اور جنکی صحبت فوائد صحبت کے مفید ہو بموجب اس حدیث کے ھُمْ جُلَسَاءُ اللّٰہِ کہ اولیاء اللہ جلیس ہین خدا کے اور بمقتضاے اس حدیث معتمد کے ھُمْ قَوْمٌ لَا یَشْقٰی جَلِیْسُھُمْ یعنی اولیاء اللہ ایسی قوم ہی جنکا جلیس اور ہم صحبت بدبخت نہین ہوتا آخر مرکہتا ہو خواجہ نقشبند رحمۃ اللہ علیہ نے بموجب احادیث مذکورہ کے ول کی علامت بتائی اس طرح ہا

رباعی با ہر کہ نشستی و نشد جمع دلت ✦ وز تو نرمید صحبت آب و گلت ✦ زنہار ز صحبتش گریز ان مباش ✦ ورنہ نکند روح عزیزان بحلت ✦ خلاصہ یہ ہی کہ جسکی صحبت سے دنیا سرد ہو اور ہر چیز سے دل ٹوٹ کر حضرت حق سے متعلق ہو جاوے تو اوسکی صحبت اور محبت کیمیا اعظم ہی اور جسے دنیا دل سے نہ منقطع ہوئی تو تضییع اوقات ہی اوسکی صحبت سے تو تنہائی بہتر ہی پس واجب ہی کہ غلو عوام پر دھوکا نہ کھاوے ہر شیخ سے بیعت نکرنے بلکہ طریقت کی بیعت اوس مرشد کامل مکمل سے کرے جسکی ولایت کے علامات ظاہر اور باہر ہون تو مولوی روم علیہ الرحمہ نے فرمایا

شعر ای بسا ابلیس آدم روی ہست ✦ پس بہر دستی نشاید داد دست ✦ اعتقاد اور محبت کی بھی وجہ یہی لیکن افراط اور تفریط ہر امر مین معیوب ہی ایسی افراط بھی بہتر نہین جسمین صورت پرستی کی نوبت پونچے اور شریعت محمدیہ کی مخالفت ہو جاوے حق تعالی ہر امر مین صراط مستقیم پر

قائم رکھے آمین سَمِعْتُ سَیِّدِی الْوَالِدَ یَقُوْلُ یَجِبُ عَلَی السَّالِکِ اِذَا کَانَ عَلٰی ہَیْئَۃٍ وَحَصَلَ لَہٗ شَیْءٌ مِنْ ھٰذَا الْمَعْنٰی اَنْ لَا یُغَیِّرَ تِلْکَ الْھَیْئَۃَ فَاِنْ کَانَ قَائِمًا لَمْ یَقْعُدْ وَاِنْ کَانَ قَاعِدًا لَمْ یَقُمْ اور والد مرشد سے مین نے سنا فرماتے تھے سالک پر واجب ہے کہ جب کسی شکل اور ہیأت پر ہو اور اوسکو اس بات سے کوئی حال حاصل ہو اوس شکل کو نہ بدل ڈالے پس اگر کھڑا ہو تو نہ بیٹھے اور اگر بیٹھا ہو تو کھڑا نہو جاوے وَمِنَ الْمَشَائِخِ مَنْ یَاْمُرُ بِتَخَیُّلِ الْقَلْبِ مَکْتُوْبًا عَلَیْہِ اِسْمُ اللّٰہِ بِالذَّھَبِ اور بعضے وہ مشائخ ہین جو سالک کو بتاتے ہین دل مین اسم اللہ کو سونے سے لکھا ہوا خیال کرنے کا سَمِعْتُ سَیِّدِی الْوَالِدَ یَقُوْلُ اَمَرَنِی خَوَاجَہ ھَاشِمُ الْبُخَارِیُّ بِکِتَابَۃِ اسْمِ الذَّاتِ وَاَنَا ابْنُ عَشْرِ سِنِیْنَ فَاَکْثَرْتُ مِنْھَا وَاَخَذَتْ بِمَجَامِعِ قَلْبِیْ حَتّٰی اِنِّیْ کُنْتُ مَشْغُوْلًا بِکِتَابَۃِ کِتَابٍ وَکَتَبْتُ اسْمَ الذَّاتِ عَلٰی مَحْوٍ مِنْ مَرْتَبَۃٍ اَوْ مَرَّتَیْنِ وَمَا شَعَرْتُ اور والد مرشد سے مین نے سنا فرماتے تھے کہ مجکو خواجہ ہاشم بخاری نے اسم ذات کے لکھنے کو فرمایا اور مین دس برس کا تھا تو مین نے اسکی لکھنے کی کثرت کی ور اسکی تحریر مین نے اپنے دل مین جمالی یہان تک کہ ایک کتاب کے لکھنے مین مشغول تھا تو اسم ذات کو مین بقدر چار ورقون کے لکھ گیا اور مجکو کچھ خبر نہوئی فقیر مولانا نے فرمایا کہ مین نے مصنف ہی سے سنا کہ کتاب مذکور ملا عبد الحکیم سیالکوٹی کا حاشیہ تھا شرح عقائد کے حاشیہ خیالی پر سَمِعْتُہٗ یَقُوْلُ رَاَیْتُ خَوَاجَہ خُرْدَ یَکْتُبُ بِاِبْھَامِہٖ عَلٰی اَصَابِعِہٖ الْاُخَرِ شَیْئًا فِی مَجْلِسِہٖ وَکَلَامِہٖ وَشَانِہٖ کُلِّہٖ فَسَاَلْتُہٗ فَقَالَ کَتَبْتُ اسْمَ الذَّاتِ فِی بِدَایَۃِ اَمْرِیْ سَنَوَاتٍ وَالْاٰنَ لَا اَسْتَطِیْعُ الْاِنْقِلَاعَ عَنْھَا وَاللّٰہُ اَعْلَمُ اور والد مرشد سے مین نے سنا فرماتے تھے کہ مین نے خواجہ خرد یعنی خواجہ محمد باقی کو دیکھا کہ اپنے انگوٹھے سے اپنی چارون انگلیون پر کچھ لکھتے تھے اپنی نشست اور بات کرنے اور سب کامون مین تو مین نے اونسے حال دریافت کیا فرمایا کہ مین نے اسم ذات ابتداے سلوک مین لکھا تھا اور اب مجکو ایسی عادت ہوگئی کہ مین اوسکے چھوڑنے پر قادر نہین ہون واللہ اعلم وَلِلنَّقْشَبَنْدِیَّۃِ کَلِمَاتٌ عَلَیْھَا

ہوش در دم

بناء طریقتهم بعضها اشارة الی هذه الاشغال وبعضها علی شهادة ذوقهم
بلند کرنا ہے اور مشائخ نقشبندیہ کے چند اصطلاحات ہیں جن پر اونکے طریقے کی بنا ہے
بعضی اصطلاحوں میں تو اونھیں اشغال مذکور کی طرف اشارہ ہے اور بعضی اونکی تاثیر کی شہادت
پر ذوق کے اونکا ذکر کرنا چاہیے ہوش در دم نظر بر قدم سفر در وطن خلوت در انجمن
یاد کرد بازگشت نگہداشت یاد داشت فهذه هی الماثورة عن خواجہ عبد
الخالق الغجدوانی وبعدها ثلثة ماثورة عن الخواجہ نقشبند وقوف زمانی
وقوف قلبی وقوف عددی ہوش در دم نظر بر قدم سفر در وطن خلوت در
انجمن ۵ یاد کرد بازگشت نگہداشت یاد داشت تو یہ آٹھ کلمات خواجہ عبد الخالق غجدوانی
سے منقول ہیں اور انکے بعد تین اصطلاحیں خواجہ نقشبند سے مروی ہیں وقوف زمانی وقوف
قلبی وقوف عددی اما ہوش در دم فمعناه التیقظ فی کل نفس فلا یزال
متیقظا متفحصا عن نفسه فی کل نفس هل هو غافل او ذاکر وهذا طریق
الی دوام الحضور وهذا للمبتدی فاذا توسط فی السلوک فلیکن متفحصا عنه
فی کل طائفة من الزمان مثل ان یتأمل بعد کل ساعة هل دخلت علیه فیها
غفلة او لا فان دخلت غفلة استغفر وعزم علی ترکها فی المستقبل وهکذا
یصل الی الدوام ویسمی هذا الاخیر وقوف زمانی واستخرجه خواجہ نقشبند
لما رأی ان التوجه الی علم العلم فی کل نفس یتعسر حال المتوسط فانما
به الاستغراق فی التوجه الی الله بحیث لا یزاحمه علم هذا التوجه تو ہوش در دم
کے معنی ہوشیاری اور بیداری ہے ہر دم کے ساتھ تو ہمیشہ بیدار اور تجسس رہے اپنی ذات
سے ہر سانس میں کہ وہ غافل ہے یا ذاکر اور یہ طریقہ ہے بتدریج دوام حضور کے حاصل کرنے
اور اسطرح کی ہوشیاری مبتدی کے واسطے مخصوص ہے پھر جب آگے بڑھے اور سلوک کے در
میں آوے تو چاہیے کہ معلوم کرتا رہے اپنی ذات کا تھوڑی تھوڑی مدت میں اسطرح کہ تامل کرے ہر ساعت

سے کے بعد کہ اس ساعت مین غفلت آئی یا نہیں سو اگر غفلت آگئی ہو تو استغفار کرے اور آئندہ کو اوسکے چھوڑنے کا ارادہ کرے اسی طرح مدام تفحص کرتا رہے یہان تک کہ دوام حضور کو پہنچ جاوے اور یہ پچھلا طریق کی ہوشیاری مسمی بوقوف زمانی ہی اسکو خواجہ نقشبند نے استخراج کیا اسواسطے کہ اونھون نے معلوم کیا کہ متوجہ ہونا علم العالم یعنی واشت کو دریافت کرنا ہر دم مین سالک کے حال کو پریشان کرتا ہی اور سکی مناسب تو استغراق ہی توجہ الی الصمد مین اسطرح پر کہ اسکو اپنے متوجہ ہوسکنے کی واشت بھی مزاحم حال نہوشئے مترجم کہتا ہی ہر ہر دم کا محاسبہ عبارت ہی ہوش در دم سے سو یہ مبتدی کے مناسب ہی نہ متوسط کے اور تھوڑے مدت کا محاسبہ جسکا نام وقوف زمانی ہی لائق مرتبہ متوسط ہی مولانا نے فرمایا کہ وقوف زمانی کو صوفیہ محاسبہ کہتے ہین حدیث مین وارد ہی کہ ہوشیار وہ شخص ہی جسنے اپنے نفس کو دبایا اور مابعد موت کے واسطے عمل کیا اور امیر المؤمنین عمر فاروق نے خطبے مین فرمایا کہ اپنی جانون کا محاسبہ کرو قبل اسکے کہ تمسے حساب لیا جاوے اور اونکو وزن کرو قبل اسکے کہ وزن کیے جاوین اور مستعد ہو جاؤ عرض اکبر کیواسطے یعنی خدا کا سامنا جو قیامت مین ہوگا اوس دن تم سامنے کیے جاؤگے تمہاری کوئی چیز نہ چھپ سکیگی اما نظر بر قدم فمعناہ اَنَّ السَّالِکَ یَجِبُ عَلَیْہِ اَنْ لَّا یَنْظُرَ فِیْ حَالِ مَشْیِہٖ اِلَّا اِلٰی قَدَمَیْہِ وَلَا فِیْ حَالِ قُعُوْدِہٖ اِلَّا بَیْنَ یَدَیْہِ فَاِنَّ النَّظَرَ اِلَی النُّقُوْشِ الْمُخْتَلِفَۃِ وَالْاَلْوَانِ الْمُتَغَیِّرَۃِ یُفْسِدُ عَلَیْہِ حَالَہٗ وَیَمْنَعُہٗ عَمَّا ھُوَ بِسَبِیْلِہٖ وَفِیْ کَلِمَۃِ الْاِسْتِمَاعِ اِلٰی اَقْوَالِ النَّاسِ وَاَحَادِیْثِھِمْ سَمِعْتُ سَیِّدِی الْوَالِدَ یَقُوْلُ ھٰذَا بِالنِّسْبَۃِ اِلَی الْمُبْتَدِیْ اَمَّا الْمُنْتَھِیْ فَیَجِبُ عَلَیْہِ اَنْ یَّکُوْنَ فِیْ حَالِہٖ عَلٰی قَدَمِ اَیِّ نَبِیٍّ ھُوَ اِذْ مِنَ الْاَوْلِیَآءِ مَنْ یَّکُوْنُ عَلٰی قَدَمِ مُحَمَّدٍ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ وَلَہُ الْجَامِعِیَّۃُ التَّامَّۃُ وَمِنْھُمْ مَنْ یَّکُوْنُ عَلٰی قَدَمِ مُوْسٰی عَلَیْہِ السَّلَامُ عَلٰی ھٰذَا الْقِیَاسِ فَاِذَا عَرَفَ مَتْبُوْعَہٗ فَلْتَکُنْ اَحْوَالُہٗ وَرِوَایَاتُہٗ مُنَاسِبَۃً بِاٰثَارِ مَتْبُوْعِہٖ اور نظر بر قدم سے تو یہ مراد ہی کہ سالک پر واجب ہی کہ اپنے چلنے پھرنے کے وقت کسی چیز پر نظر نہ ڈالے سوائے اپنے قدم کے اور نہ اپنے بیٹھنے کی حالت مین دیکھے مگر اپنے آگے اسواسطے کہ

نقوش مختلفہ کا دیکھنا اور تعجب انگیز رنگون کا نظر کرنا سالک کی حالت کو بگاڑ دیتا ہی اور راوس سے
روکتا ہی جسکی وہ طلب مین ہی اور حکم نظر مین ہی لوگون کی آوازون اور اونکی باتون کی طرف کان
لگانا آپنے والد مرشد سے مین نے سنا فرماتے تھے کہ یعنی نظر کو نیچے رکھنا بنسبت مبتدی کے ہی اور
منتہی پر تو واجب ہی کہ تامل کرے اپنے حال مین کہ وہ کس نبی کے قدم پر ہی اسواسطے کہ بعضے اولیا
سید المرسلین محمد علیہ الصلوۃ والسلام کے قدم پر ہوتے مین اور اونکو پوری جامعیت کمالات کی حاصل
ہوتی ہی اور بعض ولی موسیٰ علیہ السلام کے قدم پر ہوتا ہی وعلی ہذا القیاس پھر جب منتہی
پیشوا کو پہچان لے تو چاہیے کہ اوسکے حالات اور واقعات اپنے پیشوا کے واقعات کے ساتھ
ہون واللہ اعلم اَمَّا سَفَرٌ دَرْ وَطَنْ نَمَعْنَاہُ الْاِنْتِقَالُ مِنَ الصِّفَاتِ الْبَشَرِیَّۃِ الْخَسِیْسَۃِ
اِلَی الصِّفَاتِ الْمَلَکِیَّۃِ الْفَاضِلَۃِ یَجِبُ عَلَی السَّالِکِ اَنْ یَّتَفَحَّصَ عَنْ نَفْسِہٖ هَلْ فِیْهِ شَیْءٌ
حُبُّ الْخَلْقِ فَاِذَا عَرَفَ شَیْئًا مِنْ ذٰلِکَ اسْتَأْنَفَ التَّوْبَۃَ وَعَلِمَ اَنَّ ذٰلِکَ مِنْہُ ثُمَّ
یَقُوْلُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ یَعْنِیْ نَفَیْتُ عَنْ قَلْبِی الشَّیْءَ الْفُلَانِیَّ وَاَثْبَتُّ حُبَّ اللّٰہِ مَکَانَہٗ
لِاَنَّ عُرُوْقَ الْمَحَبَّۃِ فِیْ دَاخِلِ الْقَلْبِ کَثِیْرَۃٌ خَفِیَّۃٌ لَا یُمْکِنُ اَنْ تَنْقَطِعَ اِلَّا بِالتَّفَحُّصِ الْبَ
وَیَجِبُ عَلَیْہِ اَنْ یَّتَفَحَّصَ هَلْ فِیْ قَلْبِهٖ حَسَدٌ لِاَحَدٍ اَوْ حِقْدٌ اَوْ بَاعِثٌ
تَلْبِیْسٍ اَوْ مُحَمِّدًا اَوْ مَدْحَ هٰذِہِ الْکَلِمَۃِ اور سفر در وطن کا تو مطلب نقل کرنا ہی صفات بشریہ
خسیسہ سے صفات ملکیہ فاضلہ کی طرف تو سالک پر واجب ہی کہ اپنے نفس کا تفحص کرے
آیا اوسمین کچھ حب خلق باقی ہی پھر جب اوسکو جان جاوے تو سر نو سے توبہ کرے اور جانے
کہ یہ بیماری ہی اسواسطے کہ جو تجکو خدا سے باز رکھے وہ فی الواقع تیرا بت ہی پھر کہے لا الٰہ الا
لا الٰہ سے ارادہ کرے کہ مین نے فلانی چیز کی محبت کو نفی کر دیا اور الا اللہ سے قصد کرے
کہ اللہ کی محبت مین نے اوسکے مقام پر ثابت کر دی اور وجہ اسکی یہ ہی کہ غیر خدا کی محبت
رگین دل کے اندر بہت چھپی ہوئی ہین اونکا نکالنا ممکن نہین مگر کمال تفحص اور تلاش
اور سالک پر واجب ہی کہ تلاش کرے کہ آیا اوسکے دل مین کسیکا حسد یا کسیکا کینہ یا عداوت

سفر در وطن

ہر تو اوسکو توڑا کرے اس کلمے کی مداومت سے ف صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے فرمایا جسنے
اللہ کی محبت کا خالص مزا چکھا تو اوسنے اوسکو طلب دنیا سے باز رکھا اور سب لوگون سے اوسکو
وحشی کر دیا اَمَّا خَلْوَت دَر اَنْجُمَن فَمَعْنَاهُ اَنْ یَّشْتَغِلَ بِقَلْبِهٖ بِالْحَقِّ فِی الْاَحْوَالِ كُلِّهَا
مِنَ الدَّرْسِ وَالْكَلَامِ وَالْاَكْلِ وَالشُّرْبِ وَالْمَشْیِ فَیَجِبُ اَنْ یُّحَصِّلَ السَّالِكُ مَلَكَةَ
التَّوَجُّهِ اِلَى الْحَقِّ فِیْ وَقْتِ الْاِشْتِغَالِ بِهٰذِهِ الْاَشْغَالِ قَالَ خَوَاجَه نَقْشَبَنْد وَاِلَیْهِ
الْاِشَارَةُ فِیْ قَوْلِهٖ عَزَّ مِنْ قَائِلٍ رِجَالٌ لَّا تُلْهِیْهِمْ تِجَارَةٌ وَّلَا بَیْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ
بَلِ الْحَقُّ اَنَّ التَّوَسُّمَ بِزِیِّ الْفُقَرَاءِ وَدَوَامَ التَّعَلُّقِ بِاللّٰهِ یَكُوْنُ غَالِبًا مَظِنَّةً لِّلرِّیَاءِ
وَالسُّمْعَةِ فَالْاَوْلٰى اَنْ یَّكُوْنَ الزِّیُّ زِیَّ الْعِلْمِ وَالدِّیَانَةِ وَالْاِجْتِهَادِ فِی الطَّاعَاتِ
وَیَكُوْنَ الْقَلْبُ مَعَ الْحَقِّ دَائِمًا قَالَ الْخَوَاجَه عَلِیٌّ الرَّامِیْتَنِیُّ بِالْفَارِسِیَّةِ شعر
اندرون شو آشنا و از برون بیگانہ وش ۔ این چنین زیبا روش کم میبود اندر جہان

خلوت در انجمن

اور خلوت در انجمن کا یہ مطلب ہے کہ دل سے خدا کے ساتھ مشغول رہے اپنے جمیع حالات مین
پڑھانے مین اور کلام کرنے اور کھانے اور پینے اور چلنے مین تو سالک کو واجب ہے کہ خدا کی
طرف متوجہ رہنے کا ملکہ یعنی قوت راسخہ بہم پونہچاوے ان اشغال مذکورہ کی مشغولی کے وقت
خواجہ نقشبند نے فرمایا کہ اسی طرف اشارہ ہے حق تعالی کے قول مین کہ مرد وہ لوگ ہین جنکو
سوداگری اور خرید و فروخت ذکر اللہ سے غافل نہین کرتی مترجم کہتا ہے دل بیار و دست بکار
گویا اسی آیت کا ترجمہ ہے بلکہ حق یہ ہے کہ لباس فقرا نشان مند ہونا اور ہمیشہ متعلق بذکر خدا رہنا
اسطرح پر کہ لوگون پر مخفی نرہے اسمین اکثر دکھانے اور سنانے کا مظنہ ہے تو بہتر یہ ہے کہ وضع اور
لباس تو علم اور دیانت اور اجتہاد فی الطاعات والون کا سا ہو اور دل ہمیشہ حق جل شانہ
کے ساتھ رہے چنانچہ خواجہ علی رامیتنی نے یہی مضمون فارسی کی بیت مین ادا کیا یعنی اندر سے
آشنا رہو اور باہر سے بیگانے کے مانند ایسی پیاری چال کمتر جہان مین ہے ف مترجم کہتا ہے مصنف
حقانی نے حق فرمایا کہ اس زمانے مین دفع ریاکاری کے واسطے اس سے بہتر کوئی وضع نہین

یا ماکے واسطے کہ علما کی وضع اور لباس اختیار کرے اور باحق رہے اکثر عوام کو اوسکے ساتھ عقیدہ ہوگی یہی گمان کرینگے کہ یہ ملا ہیں کتاب کے کیڑے انکو درویشی اور ولایت سے کیا نسبت بخلاف لباس فقرا کے یا مطلق ترک لباس کے حکایت ایک شخص نے خواجہ نقشبند سے پوچھا کہ کار کی عین مشغولی میں توجہ الی اللہ رکھنا اور غافل نہونا کیونکر متصور ہو اور اسپر کیا دلیل ہی خواجہ علیہ الرحمہ نے اس آیت سے استدلال کیا کہ رِجَالٌ لَّا تُلْهِيهِمْ تِجَارَةٌ وَّلَا بَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ وَاَمَّا يَاذْكَرْ فَمَعْنَاهُ ذِكْرُ اللّٰهِ تَعَالٰى اِمَّا بِالنَّفْيِ وَالْاِثْبَاتِ اَوْ بِالْاِثْبَاتِ الْمُجَرَّدِ كَمَا مَرَّ تَفْصِيلُهٗ اور یاد کرد سے مراد ذکر اللہ ہی بنفی واثبات یا باثبات مجرد چنانچہ اسکی تفصیل مذکور ہو چکی ہی یاد کرد سے مراد یہ ہی کہ ہمیشہ اوس ذکر کو تکرار کرتا رہے جسکو مرشد سے سیکھا ہی یہانتک کہ حق جل شانہ کی حضوری حاصل ہوجاوے خواجہ نقشبند قدس سرہ نے فرمایا کہ مقصود ذکر سے یہ ہی کہ دل ہمیشہ حضرت حق کے ساتھ حاضر رہی بوصف محبت اور تعظیم کے اسواسطے کہ ذکر یعنی یاد دفع غفلت کا نام ہی کذا فی الحاشیۃ العزیزیۃ وَاَمَّا بَازْگَشْت فَمَعْنَاهُ اَنْ يَّرْجِعَ بَعْدَ كُلِّ طَائِفَةٍ مِّنَ الذِّكْرِ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ اَوْ خَمْسَ مَرَّاتٍ اِلَى الْمُنَاجَاةِ يَدْعُو اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ بِجَمَاعِ هِمَّتِهٖ يَا رَبِّ اَنْتَ مَقْصُوْدِيْ تَرَكْتُ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةَ لَكَ اَتْمِمْ عَلَيَّ نِعْمَتَكَ وَاَذِقْنِيْ وِصَالَكَ التَّامَّ سَمِعْتُ سَيِّدِي الْوَالِدَ قُدِّسَ سِرُّهٗ يَقُوْلُ هٰذَا شَرْطٌ عَظِيْمٌ فِي الذِّكْرِ فَلَا يَنْبَغِيْ اَنْ يَّغْفُلَ السَّالِكُ عَنْهُ فَاِنَّا لَمْ نَجِدْ مَا وَجَدْنَا اِلَّا بِبَرَكَةِ هٰذَا اور بازگشت یعنی رجوع کرنا اور پھر آنا اس سے عبارت ہی کہ تھوڑے ذکر کے بعد تین بار یا پانچ بار مناجات کی طرف رجوع کرے سو یوں کرے اللہ عز وجل سے بحضور دل کہ اے میرے رب تو ہی میرا مقصود ہی مین نے دنیا اور آخرت کو چھوڑا تیرے ہی واسطے اپنی نعمت کو مجھپر پورا کر اور پورا وصال اپنا مجھکو نصیب فرما والد مرحوم قدس سرہ سے مین نے سنا فرماتے تھے کہ یہ شرط عظیم ہی ذکر مین تو لائق نہین کہ سالک اس سے غافل ہو اسواسطے کہ جو ہمنے پایا اسکی برکت سے پایا اور مولانا نے فرمایا کہ ذاکر جب کلمہ طیبہ دل سے کہے تو اوسکے بعد اوسی طرح کہے الٰہی تو ہی میرا مقصود ہی اور تیری رضا میرا مطلوب

یعنی اس ذکر سے تو ہی مقصود ہی اسواسطے کہ یہ کلمہ ہر خاطر ثنا ب اور ہر کا نافی ہی تو دم بدم
اخلاص تازہ کرکے ذکر کو خالص کرنا چاہیے تاکہ باطن اسواے حق سے صاف ہو جاوے
اور اگر ذاکر ایسا اخلاص نہ پاوے تو وہ اسی مذکور کو بطریق تقلید مرشد کیا کرے تو مرشد کی
برکت سے اوسکو انشاءاللہ تعالی اخلاص حاصل ہو جاویگا اور بازگشت سے اخلاص
حاصل کرنا اسواسطے ذکر مین شرط عظیم ٹھہرا کہ ذاکر کے دل مین وسوسہ آتا ہی سرور خاطر سے
تو وہ بسبب مغرور ہو جاتا ہی اور اوسی کو مقصود ذکر قرار دیتا ہی حال آنکہ اوسکے حق مین یہ
زہر سے زیادہ تر مضر ہی وَاَمَّا نَگاهداشت فَهُوَ عِبَارَةٌ عن طرح الخطرات واحادیث النفس
فَيَنْبَغِي اَنْ يَكُوْنَ السَّالِكُ مُتَيَقِّظًا فَلَا يَدَعُ خَطْرَةً يَخْطُرُ فِي قَلْبِهٖ قَالَ خواجہ
نقشبند يَنْبَغِي اَنْ يَصُدَّهَا السَّالِكُ فِي اَوَّلِ مَا يَظْهَرُ لِاَنَّهَا اِذَا ظَهَرَتْ مَالَتْ
اِلَيْهَا النَّفْسُ وَاَثَّرَتْهَا فَيَعْسُرُ زَوَالُهَا فَهٰذَا طَرِيْقُ تَحْصِيْلِ مَلَكَةِ خُلُوِّ لَوْحِ الذِّهْنِ
عَنْ خُطُوْرِ الْخَطَرَاتِ وَاَحَادِيْثِ النَّفْسِ اور نگاهداشت تو عبارت ہی خطرات اور احادیث
نفس کے ہانکنے اور دور کرنے سے تو سالک کو لائق ہی کہ بیدار اور ہوشیار رہے سو کسی خیال
اور خطرے کو اپنے دل مین نچھوڑے کہ خطور کرسکے خواجہ نقشبند رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ
سالک کو لائق ہی کہ خطرے کو اوسکے ابتداے ظہور مین روک دے اسواسطے کہ جب ظاہر
ہو چکیگا تو نفس اوسکی طرف مائل ہو جاویگا اور وہ نفس مین اثر کریگا پھر اوسکا دور کرنا
مشکل ہوگا تو یہ یعنی نگاہداشت طریقہ ہی حاصل کرنے ملکۂ خلو تختۂ ذہن کا خطرات اور وساوس
کے خطور کرنے سے **ف** مولانا نے فرمایا کہ خطرے کو ساعت دو ساعت بھی دل مین رکھنا
مشکل ہے بزرگون کے نزدیک یہ امر مہم ہی اور اولیاے کاملین کو یہ دولت تا زمان دراز
حاصل رہتی ہی وَاَمَّا یادداشت فَعِبَارَةٌ عَنِ التَّوَجُّهِ الصِّرْفِ الْمُجَرَّدِ عَنِ الْاَلْفَاظِ وَالتَّخَيُّلَاتِ
اِلٰى حَقِيْقَةِ وَاجِبِ الْوُجُوْدِ وَالْحَقُّ اَنَّهٗ لَا يَسْتَقِيْمُ اِلَّا بَعْدَ الْفَنَاءِ التَّامِّ وَالْبَقَاءِ
التَّابِعِ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ اور یادداشت تو عبارت ہی توجہ صرف سے جو خالی ہی الفاظ اور تخیلات

سے واجب الوجود کی حقیقت کی طرف اور حق بات یہ ہی کہ ایسا متوجہ رہنا باستقامت حاصل
نہین ہوتا مگر فنائے تام اور بقائے کامل کے بعد واللہ اعلم خلاصہ یہ کہ یادداشت ذات
مقدس کے دھیان کا نام ہی جو بلا ذریعے الفاظ اور تخیلات کے ہو یہ دولت منتہیان ولایت
کو البتہ حاصل ہوتی ہی جعلنا اللہ منہم بحرمۃ الوسیلۃ آمین وَاَمَّا وُقُوفٌ زَمَانِيٌّ فَقَدْ ذُكِرَ
قَسِيْمُهٗ اور وقوف زمانی کی تفسیر کو تو ہوش در دم کی تفسیر مین بیان کیا یعنی بعد ساعت
کے تامل کرنا کہ غفلت آئی یا نہین درصورت غفلت استغفار کرنا اور آئندہ کو اوسکے ترک
پر ہمت باندھنا وَاَمَّا وُقُوفٌ عَدَدِيٌّ فَهُوَ الْمُحَافَظَةُ عَلٰى عَدَدِ الْوِتْرِ وَقَدْ مَرَّ بَيَانُهٗ
اور وقوف عددی تو عدد طاق کی محافظت کرنے کا نام ہی اور اوسکا بیان ہو چکا یعنی ذکر
کو طاق ذکر کرنا دجفت وَاَمَّا وُقُوفٌ قَلْبِيٌّ فَمَعْنَاهُ التَّوَجُّهُ اِلَى الْقَلْبِ الَّذِيْ هُوَ مَوْضُوْعٌ
اِلَى الْجَانِبِ الْاَيْسَرِ تَحْتَ الثَّدْيِ وَالْحِكْمَةُ فِيْ هٰذَا التَّوَجُّهِ كَالْحِكْمَةِ فِيْ مُرَاعَاةِ
الضَّرَبَاتِ عِنْدَ الْجَمَاعَةِ اور وقوف قلبی عبارت ہی اوس قلب کی طرف جو بائین طرف چھاتی کے
نیچے موضوع ہی اور حکمت اس توجہ کی ویسی ہی جیسے ضربات کی رعایت مین حکمت ہی مشایخ جماعۃ
کے نزدیک یعنی تا اپنے غیر کے سوا توجہ نہ باقی رہے اور خطرات بیرونی کا دل مین دخل ہو
تا بتدریج خدا ہی مین توجہ منحصر ہوجاوے ف مولانا نے فرمایا توجہ دل اسطرح پر ہو کہ اوسپر
واقف رہے اثنائے ذکر مین اور دل کو ذکر حق سے مشغول کرنے اور اوسکو ذکر اور
مفہوم سے معطل اور بیکار نہ چھوڑے خواجہ نقشبند نے حبس نفس اور رعایت عدد کو ذکر
لازم نہین فرمایا اور وقوف قلبی تو اونکی نزدیک اثنائے ذکر مین لازم ہی چنانچہ را...
اور مراقبات لازم ہین بلکہ مقصود ذکر سے رفع غفلت ہی اور یہ حاصل ...
قلبی کے اور کیا خوب کسی نے کہا ہی شعر ملی بختی ثمنیک کن کانگ طائر وفرن ذلک الا...
فرنک تو ستیرو یعنی اپنے دل کے انڈے پر پرندے کی طرح ہو جا اسواسطے کہ اس لزوم سے تیرے
حالات عجیبہ پیدا ہونگے وَلِلنَّقْشَبَنْدِيَّةِ تَصَرُّفَاتٌ عَجِيْبَةٌ فِيْ...

وقوف زمانی

وقوف عددی

وقوف قلبی

يَكُونَ عَلَى دَفْعِ الْهِمَّةِ وَالتَّاثِيرِ فِي الطَّالِبِ وَدَفْعِ الْمَرَضِ عَنِ الْمَرِيضِ وَالْأَمْرِ بِالتَّوْبَةِ عَلَى الْعَاصِي وَالتَّصَرُّفِ فِي قُلُوبِ النَّاسِ حَتَّى يُحِبُّوا وَيُعَظِّمُوا وَفِي مَدَارِكِهِمْ حَتَّى تَمَثَّلَ فِيهَا وَاقِعَاتٌ عَظِيمَةٌ وَالْاِطِّلَاعِ عَلَى نِسْبَةِ أَهْلِ اللّٰهِ مِنَ الْأَحْيَاءِ وَأَهْلِ الْقُبُورِ وَالْاِشْرَافِ عَلَى خَوَاطِرِ النَّاسِ وَمَا يَخْتَلِجُ فِي الصُّدُورِ وَكَشْفِ الْوَقَائِعِ الْمُسْتَقْبِلَةِ وَدَفْعِ الْبَلِيَّةِ النَّازِلَةِ وَغَيْرِهَا وَنَحْنُ نُنَبِّهُكَ عَلَى نَمُوذَجٍ مِنْهَا

اور نقشبندیون کے عجائب تصرفات مین ہمت باندھنا کسی مراد پر جس ہوتی ہے وہ مراد ہمت کے موافق اور طالب مین تاثیر کرنا اور بیماری کو مریض سے دفع کرنا اور عاصی پر توبہ کا القا کرنا اور لوگون کے دلون مین تصرف کرنا تاکہ وہ محبوب اور معظم ہو جاوین یا انکے خیالات مین تصرف کرنا تاکہ اونمین واقعات عظیمہ متمثل ہون اور آگاہ ہو جانا اہل اللہ کی نسبت پر خواہ زندہ ہون یا اہل قبور اور لوگون کے خطرات قلبی پر اور جو انکی سینون مین خلجان کر رہا ہے اوسپر مطلع ہونا اور وقائع آیندہ کا کشوف ہونا اور بلاے نازل کو دفع کر دینا اور سواے انکے اور بھی تصرفات ہین اور ہم تجکو اس کتاب کے دیکھنے والے اونمین سے بعض تصرفات پر آگاہ کرتے ہین بطریق نمونے کے أَمَّا هٰذِهِ التَّصَرُّفَاتُ عِنْدَ أَكَابِرِهِمْ أَصْحَابِ الْفَنَاءِ فِي اللّٰهِ وَالْبَقَاءِ بِهِ فَلَهَا شَانٌ عَظِيمٌ وَأَمَّا عِنْدَ سَائِرِهِمْ فَالتَّاثِيرُ فِي الطَّالِبِ أَنْ يَتَوَجَّهَ الشَّيْخُ إِلَى نَفْسِهِ النَّاطِقَةِ وَيُصَادِمُهَا بِالْهِمَّةِ التَّامَّةِ الْقَوِيَّةِ ثُمَّ يَتَشَبَّثُ بِهِ بِالْجَمْعِيَّةِ وَهٰذَا بَعْدَ أَنْ تَكُونَ نَفْسُ الشَّيْخِ حَامِلَةً لِنِسْبَةٍ مِنْ نِسَبِ الْقَوْمِ وَكَانَتْ مَلَكَةً رَاسِخَةً فِيهَا فَتَنْتَقِلُ نِسْبَتُهُ إِلَى الطَّالِبِ عَلَى حَسَبِ اسْتِعْدَادِهِ مِنْهُمْ مَنْ يَشُوبُ بِهٰذَا التَّوَجُّهِ الذِّكْرَ وَالضَّرْبَ عَلَى قَلْبِ الطَّالِبِ إِذَا غَابَ الطَّالِبُ فَإِنَّهُمْ يَتَخَيَّلُونَ صُورَتَهُ وَيَتَوَجَّهُونَ إِلَيْهَا اور اس قسم کے تصرفات کا مین نقشبندیون کے نزدیک جو فنا فی اللہ اور بقا باللہ لوگ ہین تو انکی اور ہی شان عظیم ہے اور اکابر کے سوا باقی متوسطین کے نزدیک طالب مین تاثیر کرنے کا یہ طریقہ ہے کہ مرشد طالب کے

نفس ناطقہ کی طرف متوجہ ہوکر اپنی پوری قوی ہمت سے ٹکرالے پھر ڈوب جاوے اپنی نسبت
مین جمیت خاطر سے اور یہ تصرف اوسکے بعد ہوگا کہ نفس مرشد کسی نسبت کا حامل ہو ان
بزرگون کی نسبتون مین سے اور اس نسبت کا اوسکو ملکہ راسخہ ہو کہ ہر دم اوسکے قابو مین
ہو پھر مرشد کی نسبت طالب کی طرف منتقل ہوگی اوسکی لیاقت اور استعداد کے موافق اور
بعضے نقشبندی اس توجہ کے ساتھ ذکر کو اور طالب کے دل پر ضرب لگانے کو بھی ملادیتے
ہین اور جب کہ طالب غائب ہو تو اوسکی صورت کو خیال کرلیتے ہین اور اوسکی طرف متوجہ
ہوتے ہین یعنی غائب کو توجہ دیتے ہین اوسکی صورت کو خیال کرکے وَ اَمَّا الْهِمَّةُ فَعِبَارَةٌ
عَنِ اجْتِمَاعِ الْخَاطِرِ وَتَاَكُّدِ الْعَزِيْمَةِ بِصُوْرَةِ التَّمَنِّيْ وَالطَّلَبِ بِحَيْثُ لَا يَخْطُرُ فِي
الْقَلْبِ خَاطِرٌ سِوٰى هٰذَا الْمُرَادِ كَطَلَبِ الْعَطْشَانِ وَاَخْبَرَنِيْ مَنْ اَثِقُ بِهٖ
اَنَّ مِنَ الشُّيُوْخِ مَنْ يَّشْتَغِلُ بِالنَّفْيِ وَالْاِثْبَاتِ وَيَعْنِيْ بِهٖ لَا رَادَّ لِهٰذِهِ الْاٰفَةِ اَوْ لَا
رَازِقَ اَوْ مَا يُنَاسِبُ هٰذَا اِلَّا اللّٰهُ فَاِنَّهُ الْفَاعِلُ لِهٰذَا الْفِعْلِ اور ہمت عبارت
ہی اجتماع خاطر اور قصد کے مضبوط ہو جانے سے بصورت آرزو اور طلب کے اسطرح پر کہ
دل مین کوئی خطرہ نہ سماوے سوا اس مراد کے جیسے پیاسے کو پانی کی طلب ہوتی ہی اور
مجکو خبر دی اوسنے جسپر مجکو اعتماد ہی کہ بعضے شیوخ نفی اور اثبات مین مشغول ہوتے ہین
اور لا الٰہ الا اللہ سے یہ ارادہ کرتے ہین کہ کوئی اس آفت کا ٹالنے والا نہین اور کوئی
روزی دینے والا نہین یا اوسکے مناسب جو مدعا ہو سوائے اللہ کے **ف** مولانا نے
فرمایا معتمد موثوق سے مراد آخون محمد دلیل ہین اور بعضے مشائخ سے مجددی مشائخ مراد ہین
وَاَمَّا دَفْعُ الْمَرَضِ فَعِبَارَةٌ عَنْ اَنْ يَّتَخَيَّلَ نَفْسَهُ الْمَرِيْضَ وَاَنَّ بِهٖ هٰذَا الْمَرَضَ وَيَجْمَعُ
الْهِمَّةَ بِحَيْثُ لَا يَخْطُرُ فِيْ قَلْبِهٖ خَطْرَةٌ دُوْنَ هٰذَا وَاَنَّ الْمَرَضَ يَنْتَقِلُ اِلَيْهِ
هٰذَا مِنْ عَجَائِبِ صُنْعِ اللّٰهِ فِيْ خَلْقِهٖ اور بیماری کا دور کرنا اس سے عبارت ہی کہ
نسبت اپنی ذات کو بیمار خیال کرے اور یہ جانے کہ یہ بیماری مجھ مین ہی اور اسپر۔

فضیلت ہمت

دفع مرض

کرے اسطرح پر کہ اوسکے دل مین کوئی خطرہ نہ آوے سوائے اس تصور کے تو مریض کی بیماری اس شخص کی طرف منتقل ہوجاویگی اور یہ امر عجائبات قدرت اور صنعت ایزدی سے ہے اوسکی تحقیق مین حضرت مولانا نے فرمایا کہ اسباب مرض کے دو طریقے ہین ایک یہ ہے کہ جب کوئی شخص بیمار ہوجاوے یا کوئی گناہ مین مبتلا ہو تو صاحب نسبت وضو کرے اور دو رکعت نماز پڑھے اور خدا کی طرف متوجہ بخشوع دل ہو اور زبان سے یہی کہے اَمَّنْ یُّجِیْبُ الْمُضْطَرَّ اِذَا دَعَاهُ وَیَکْشِفُ السُّوْٓءَ اور اس مناجات اور تضرع کے درمیان مین کہے کہ شخص مذکور کی بیماری یا ابتلائے معصیت زائل ہوجاوے اور دوسرا طریقہ وہ ہے جو مصنف قدس سرہ نے ارشاد کیا وَاَمَّا اِفَاضَةُ التَّوْبَةِ فَصُوْرَتُهَا اَنْ یَّتَخَیَّلَ نَفْسَهُ ذٰلِکَ الْعَاصِیَ بَعْدَ اَنْ اَثَّرَ فِیْهِ نَوْعَ تَاْثِیْرٍ کَاَنَّ نَفْسَهُ اَفَاضَتْ اِلٰی نَفْسِهٖ وَوَقَعَ بَیْنَ النَّفْسَیْنِ اِتِّصَالٌ فَاِنَّهُ تَسْتَانِفُ تَنَدُّمًا وَیَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ فَاِنَّ ذٰلِکَ الْعَاصِیَ یَتُوْبُ عَنْ قَرِیْبٍ اور افاضہ توبہ کی صورت یہ ہے کہ صاحب نسبت اپنی ذات کو وہ عاصی خیال کرے بعد اسکے کہ کچھ اسمین تاثیر اسطرح پر کہ گویا اوسکی ذات اسکی ذات سے مل گئے اور دونون ذاتون مین اتصال ہوگیا پھر از سر نو شروع کرے سو اوس معصیت سے نادم اور شرمندہ ہوا در حق تعالیٰ سے استغفار کرے تو وہ عاصی جلد توبہ کریگا وَالتَّصَرُّفُ فِیْ قُلُوْبِ النَّاسِ حَتّٰی یُحِبُّوْا اَوْ یَنْقَادَ لَهُمْ حَتّٰی یَتَمَثَّلَ فِیْهَا الْوَاقِعَةُ صُوْرَتُهُ اَنْ یُّصَادِمَ نَفْسَ الطَّالِبِ بِقُوَّةِ الْهِمَّةِ وَیَجْعَلَهَا مُتَّصِلَةً بِنَفْسِهٖ ثُمَّ یَتَخَیَّلَ صُوْرَةَ الْمَحَبَّةِ اَوِ الْوَاقِعَةِ وَیَتَوَجَّهَ اِلَیْهَا بِجَمْعِ قَلْبِهٖ فَاِنَّ الْمُتَوَجَّهَ اِلَیْهِ بِمَا تَرَدَّدَ یَظْهَرُ فِیْهِ الْحُبُّ وَیَتَمَثَّلُ لَهُ الْوَاقِعَةُ اور تصرف کرنا لوگون کے دل مین تا اونمین محبت آجاوے یا اونکے محل ادراک مین تصرف کرنا تا اونمین واقعات متمثل ہوجاوین اوسکا طریقہ یہ ہے کہ بقوت ہمت طالب کے نفس سے بھڑجاوے اور اوسکو اپنے نفس سے متصل کرلے پھر محبت یا واقعے کی صورت کو خیال کرے اور اوسکی طرف متوجہ ہو اپنے دل کی جمعیت

تو اوسمین اثر ہوگا جسکی طرف متوجہ ہو اور اوسمین محبت ظاہر ہوجاویگی اور واقعہ اوسکے
ذہن مین صورت پکڑ جاویگا واما الاطلاع علی نسبۃ اھل اللہ فطریقہ ان یجلس
بین یدیہ ان کان حیا او عند قبرہ ان کان میتا ویفرغ نفسہ عن کل نسبۃ
ویفضی بروحہ الی روح ھذا الشخص زمانا حتی یتصل بھا ویختلط ثم یرجع
نفسہ فکل ما وجد فیھا من الکیفیۃ فھو نسبۃ ھذا الشخص لا محالۃ اور اہل اللہ
کی نسبت سے مطلع ہونیکا یہ طریقہ ہے کہ اوسکے سامنے بیٹھے اگر وہ زندہ ہو یا اوسکی قبر کے
پاس بیٹھے اگر وہ مردہ ہو اور اپنی ذات کو ہر نسبت سے خالی کرڈالے اور اپنی روح کو
اوسکی روح تک پونہچاوے چند ساعت یہان تک کہ اوسکی روح سے متصل ہو اور ملجاوے
پھر اپنی ذات کی طرف رجوع کرے پھر جو کیفیت کہ اپنے نفس مین پاوے تو البتہ وہ
اوس شخص کی نسبت ہے واما الاشراف علی الخواطر فطریقہ ان یفرغ نفسہ عن
کل حدیث وخاطر ویفضی بنفسہ الی نفس ھذا الشخص فان اختلج فی
نفسہ حدیث من قبیل الانعکاس فھو خاطرہ اور اشراف خواطر یعنی دل کی
باتون کے دریافت کرنے کا یہ طریقہ ہے کہ اپنی ذات کو ہر بات اور ہر خطرے سے خالی کر
اور اپنے نفس کو اوس شخص کے نفس تک پونہچاوے پھر اگر اوسکے دل مین کچھ
اور کوئی بات معلوم ہو بطریق پرتو پڑنے کے تو وہی بات اوسکے دل کی ہے واما کشف
الوقائع المستقبلۃ فطریقہ ان یفرغ نفسہ عن کل شیء الا انتظار معرفۃ
ھذہ الواقعۃ فاذا انقطع عنہ کل حدیث وکان الانتظار کالطالب لماء النفس
جعل یرنو بنفسہ زمانا بعد زمان الی الملا الاعلی او السائل بقدر استعدادہ
یتجرد الیھم فانہ عن قریب ینکشف علیہ الامر بھتف ھاتف او
واقعۃ فی الیقظۃ او رؤیا فی المنام اور وقائع آئندہ کے کشف
طریقہ یہ ہے کہ اپنے دل کو خالی کرے ہر چیز سے سوائے اس واقعے کے دریافت کرنے کے

سے پھر جب اوسکے دل سے ہر خطرہ منقطع ہو جاوے اور انتظار اوس مرتبہ پر ہو جیسے پیاسے کو پانی کی طلب ہوتی ہے اپنی روح کو ساعت بساعت ملأ اعلی یا اسفل کیطرف بلند کرنا شروع کرے بقدر اپنی استعداد کے اور اونہین کی طرف یکسو ہو جاوے تو جلد اوسپر حال کھلیگا خواہ ہاتف کی آواز سے یا جاگتے مین اوس واقعہ کو دیکھکر یا خواب مین ف ملأ اعلی ملائکہ کرام کو کہتے ہین جو مقربین بارگاہ صمدیت ہین اور محل اسرار قضا و قدر ہین اور ملأ سافل وہ فرشتے ہین جو مراتب مین اوسنے نیچے ہین وَاَمَّا دَفْعُ الْبَلِيَّةِ النَّازِلَةِ فَطَرِيْقُهٗ اَنْ يَّتَخَيَّلَ تِلْكَ الْبَلِيَّةَ بِصُوْرَتِهَا الْمِثَالِيَّةِ وَيَتَخَيَّلَ مُصَادَمَتَهَا اَوْ دَفْعَهَا بِقُوَّةٍ ثُمَّ يَجْمَعُ هِمَّتَهٗ عَلٰى ذٰلِكَ وَيَرْنُوْ بِنَفْسِهٖ رُنُوًّا بَعْدَ رُنُوٍّ اِلٰى حَيِّزِ الْمَلَاِ الْاَعْلٰى اَوِ السَّافِلِ وَيَتَجَرَّدُ اِلَيْهِمْ فَاِنَّهَا عَنْ قَرِيْبٍ تَنْدَفِعُ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ اور بلاے نازلہ کے دفع کرنے کا یہ طریقہ ہے کہ بلا کو اوسکی صورت مثالی کے ساتھ خیال کرے اور اوسکی مصادمت اور دفع کرنے کو بقوت تمام خیال کرے پھر اپنی ہمت کو اوسپر مجتمع کرے اور اپنی روح کو ساعت بساعت ملأ اعلی یا ملأ سافل کے سکان کی طرف بلند کرے اور اونہین کی طرف یکسو ہو جاوے تو عنقریب وہ دفع ہو جاویگی واللہ اعلم وَمَنَاطُ هٰذِهِ التَّصَرُّفَاتِ وَمَا يَجْرِيْ مَجْرَاهَا اِتِّصَالُ نَفْسِ الْمُؤَثِّرِ بِنَفْسِ الْمُؤَثَّرِ فِيْهِ وَالْاِلْمَامُ بِهَا وَالْاِنْضِمَامُ اِلَيْهَا وَاَصْحَابُ التَّجْرِيْدِ مِنْ غَوَاشِي الْبَدَنِ يَعْرِفُوْنَ هٰذَا الْاِتِّصَالَ وَيَقْدِرُوْنَ عَلٰى تَحْصِيْلِهٖ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ وَهٰذَا الَّذِيْ ذَكَرْنَاهُ مِنَ الْاِشْتِغَالِ هُوَ الَّذِيْ كَانَ يَخْتَارُهٗ شَيْخُنَا الْوَالِدُ قُدِّسَ سِرُّهٗ اور ایسے تصرفات کی شرط اور جو انکے قائم مقام مین مستعمل کرنا ہے اثر دینے والے کے نفس کو اوسکے نفس سے جسمین تاثیر کرنا منظور ہے اور ملا دینا اوسکے ساتھ اور اوس تک پہونچا دینا اور جو لوگ کہ بدن کے حجابون سے پاک ہو گئے ہین وہ اس اتصال کو پہچانتے ہین اور اسکے حاصل کرنے پر قادر ہین واللہ اعلم اور یہ جو اشغال ہمنے مذکور کیے وہ ہین جنکو ہمارے والد مرشد پسند کرتے تھے وَلِلشَّيْخِ اَحْمَدَ النَّخْلِيِّ ... اَشْغَالٌ اُخْرٰى فَلْنَذْكُرْهَا بِالْاِجْمَالِ اِعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ

تعالیٰ خلق فی الانسان ست لطائف ھی حقائق مفرزة بحیالها کما ھو ظاھر کلام الشیخ واتباعه او جهات واعتبارات للنفس الناطقة فهی تسمی باعتبار قلبا و باعتبار آخر روحا الی غیر ذلک وھو الذی اختارہ سیدی الوالد وصور لی صورها فرسم دائرة وقال ھی القلب ثم دائرة اخری فی هذه الدائرة وقال ھی الروح الی ان رسم الدائرة السادسة وقال ھی انا وسمعته یقول بعضها فی البعض ویستدل علی ذلک بالحدیث الدائر علی السنة الصوفیة ان فی جسد ابن آدم قلبا وفی القلب روحا الی آخرہ ولم تحفظ لفظه اور شیخ احمد مجدد الف ثانی کے طریقے مین دو اشغال ہین تو چاہیے کہ ہم اونکو مجمل ذکر کرین معلوم کر کہ حق تعالیٰ نے انسان مین چھ لطیفے پیدا کیے جنکے حقائق جدا جدا ہین بذات خود چنانچہ یہی ظاہر ہوتا ہی شیخ موصوف کے اور اونکے تابعین کے کلام سے یا لطائف ستہ جہات اور اعتبارات ہین نفس ناطقہ کے تو وہی نفس ناطقہ ایک اعتبار سے مسمی بقلب ہی اور دوسرے اعتبار سے اوسکا روح نام ہی وعلی ہذا القیاس باقی لطائف اور یہی قول ہمارے والد مرشد کا مختار ہی اور مجکو اون لطائف کی صورت بنا دی پس تو اول ایک دائرہ یعنی کنڈل بنایا اور کہا کہ یہ دل ہی پھر اوس دائرے کے اندر دوسرا دائرہ بنایا اور کہا کہ یہ روح ہی یہان تک کہ چھٹا دائرہ لکھا اور کہا کہ یہ مین ہون یعنی حقیقت انسانی جسکو آدمی عربی مین انا تعبیر کرتا ہی اور فارسی مین من اور ہندی مین مین بولتا ہی اور مین نے والد سے سنا فرماتے تھے کہ بعض لطائف بعض کے اندر ہین اور اس مدعا پر اوس حدیث سے استدلال کرتے تھے جو صوفیون کی زبان پر دائر اور مشہور ہی کہ مقرر ابن آدم کے جسم مین دل ہی اور دل مین روح ہی تا آخر لطائف ستہ اور مجکو اس حدیث کے الفاظ محفوظ نہین

ف مولانا نے فرمایا کہ حدیث مذکور کی اہل حدیث کے نزدیک کچھ اصل ثابت نہین و

بالجملة فغرض الشیخ احمد السرهندی ان کل لطیفة من تلک اللطائف ارتباطا ببعض من الجسد فالقلب تحت الثدی الایسر باصبعین والروح تحت الثدی الایمن بحلاء

اشغال طریقہ مجددیہ

القلب والسرّ فوق الثدي الايمن مائلا الى وسط الصدر والخفي فوق الثدي
الايسر مائلا الى الوسط والاخفى فوق الخفي والسر في الوسط والنفس في البطن الاول
من الدماغ وفي كل من هذه الاعضاء حركة نبضية فالشيخ يأمر بمحافظة تلك الحركة
وتخيلها ذكر اسم الذات ثم يأمر بالنفي والاثبات مادّا اللفظة لا على اللطائف
كلها وضاربا بلفظة الا الله على القلب والله اعلم۔ اور رسالہ میں کہ شیخ احمد سرہندی
کی غرض یہ ہے کہ ان لطائف میں سے ہر لطیفے کو تعلق اور ارتباط ہے بدن کے بعض اعضا سے
تو قلب کا تعلق بائیں چھاتی کے نیچے دو انگل پر ہے اور روح کا ارتباط داہنی چھاتی کے نیچے
بمقابلہ دل ہے اور سر کا تعلق داہنی چھاتی کے اوپر وسط سینے کی طرف جھکتے ہوئے اور خفی
بائیں چھاتی کے اوپر وسط سینے کی طرف مائل ہے اور اخفی کا مقام خفی کے اوپر ہے اور سر وسط
میں ہے اور نفس کا مقام دماغ کے بطن اول میں ہے اور ہر ایک عضو میں اعضائے مذکورہ سے
نبض کے مانند حرکت ہے تو شیخ ممدوح اس حرکت کی محافظت کا اور اس حرکت کو اسم ذات
خیال کرنے کا امر فرماتے ہیں پھر نفی اور اثبات کا امر کرتے ہیں لا کے لفظ پھیلاتے ہوئے
جمیع لطائف مذکورہ پر اور الا اللہ کے لفظ کو دل پر ضرب لگا کر واللہ اعلم **ف** مولانا نے
فرمایا کہ شیخ مجدد کے تابعین کے کلام سے مفہوم ہوتا ہے کہ ہر لطیفے کا نور جدا اور رنگ علیحدہ ہے
تو قلب کا نور زرد ہے اور روح کا نور سرخ ہے اور سر کا نور سفید ہے اور خفی کا نور سیاہ ہے اور اخفی کا
نور سبز ہے اور سر کا مقام قلب اور اخفی کے مابین ہے اور اخفی سب لطائف میں الطف اور
اعلیٰ ہے اور روح الطف ہے قلب سے مشائخ مجددیہ میں معمول ہے کہ ہمت اور توجہ سے اسم ذات
کے ذکر کو ہر لطیفے میں لطائف مذکورہ سے القا کرتے ہیں اور توجہ لینے والا حرکت کو محسوس
پاتا ہے اور اس کے ساتھ اسم ذات کے ذکر کو ہر لطیفے میں درجہ بدرجہ ارشاد فرماتے ہیں اور
پھر جب کہ قوی ہونے کے بعد نفی اور اثبات کی تعلیم کرتے ہیں وہ یہ کہ خیال کی زبان سے زیر ناف سے کلمہ
لا کو دماغ تک پہنچا وے اور کلمہ الا اللہ کو داہنے مونڈھے پر پستان راست پر لو پہنچا وے اور

کلمہ لا الہ الا اللہ کو لطائف خمسہ پر پھیرتا ہوا اول پر ضرب کرے

فصل ساتوین

بیان حقیقت نسبت

مرجع الطرق کلها الی تحصیل هیأة نفسانیة تسمی عندهم بالنسبة لانها انتساب وارتباط باللہ عز وجل وبالسکینة وبالنور مرجع مشایخ کے طریقون کا ہیأت نفسانی کی تحصیل ہی جسکو صوفی نسبت کہتے ہین اسواسطے کہ نسبت اللہ عز وجل کے انتساب اور ارتباط سے عبارت ہی اور انکے نزدیک یہ مسمی بسکینہ اور نور ہی وحقیقتها کیفیة حالة فی النفس الناطقة من باب التشبه بالملائکة او التطلع الی الجبروت اور نسبت کی حقیقت اور ماہیت کیفیت ہی جو نفس ناطقہ مین حلول کر گئی ہی از قسم تشبہ بفرشتگان یا اطلاع یافتن طرف عالم جبروت کے۔ تفصیله ان العبد اذا داوم علی الطاعات والطهارات والاذکار حصل له صفة قائمة بالنفس الناطقة وملکة راسخة لهذا التوجه فهذان جنسان للنسبة تحت کل منهما انواع کثیرة اور تفصیل اوس اجمال کی یہ ہی کہ بندے نے جب طاعات اور طہارات واذکار پر مداومت کی تو اوسکو ایک صفت حاصل ہو جاتی ہی جسکا قیام نفس ناطقہ مین ہی اور اس توجہ کا ملکہ راسخہ پیدا ہو جاتا ہی صفت قائمہ سے تشبہ ملکوت مراد ہی اور ملکہ توجہ سے تطلع جبروت مقصود ہی تو نسبت کی یہ دونون جنسین ہین ہر جنس کے نیچے انواع کثیرہ داخل ہین فمنها نسبة المحبة والعشق وتکون المحبة صفة راسخة فی القلب سو منجملہ انواع مذکورہ کے محبت وعشق کی نسبت ہی تو اوسمین محبت کی صفت محکم ہو جاتی ہی قلب کے اندر ومنها نسبة کسر النفس والتبری عن حظوظها وکان سیدی الوالد یسمیها نسبة اهل البیت اور منجملہ انواع مذکورہ نفس شکنی اور بیزاری لذات کی نسبت ہی اور والد مرشد کو نسبت اہل بیت کہتے تھے ومنها نسبة المشاهدة وهی ملکة التوجه الی المجرد البسیط بالجملة فللحضور مع اللہ الوان بحسب اقتران معنی من المحبة او الکسر النفس وغیرها

أو يادداشت وَالنَّفسُ تَقُومُ بِهَا مَلَكَةٌ رَاسِخَةٌ مِن هٰذَا اللَّونِ تُسَمّٰى تِلكَ المَلَكَةُ نِسبَةً وَالنِّسَبُ كَثِيرَةٌ لَا تُحَدُّ وَلِصَاحِبِ السِّرِّ إِدرَاكُ كُلِّ نِسبَةٍ عَلٰى حِدَتِهَا وَالغَرَضُ مِنَ الاشتِغَالِ تَحصِيلُ نِسبَةٍ وَالمُوَاظَبَةُ عَلَيهَا وَالاستِغرَاقُ فِيهَا حَتّٰى تَكتَسِبَ النَّفسُ مِنهَا مَلَكَةً رَاسِخَةً اور تنزیہ اوسکے مشاہدے کی نسبت ہی وہ عبارت ہی ملکہ توجہ سے مجرد بسیط کی طرف یعنی ذات مقدس کی طرف متوجہ رہنا اسی کا نام نسبت مشاہدہ ہی حاصل کلام بالاجمال یہ ہی کہ حصول مع اللہ رنگ برنگ ہی بسبب اتصال معنی محبت یا نفس شکنی یا انکے غیر کی یادداشت کے ساتھ اور نفس انسانی مین اس رنگ مخصوص کا ملکہ راسخہ یعنی کیفیت قویہ قائم ہوجاتی ہی اور یہی ملکہ اور کیفیت مسمی بہ نسبت ہی اور نسبتین نہایت بکثرت ہین اور صاحب اسرار ہر نسبت کو علیحدہ علیحدہ دریافت کرتا ہی اور اشتغال تاذکریہ اور چشتیہ اور نقشبندیہ وغیرہا سے غرض اس نسبت کی تحصیل ہی اور اسپر دوام اور مواظبت کرنا اور اسمین ڈوبے رہنا تاکہ نفس اس مواظبت اور مشق دائمی سے ملکہ راسخہ پیدا کرلے **ف** حاشیہ منہیہ مین ارشاد ہوا کہ مصنف نے اول طرق کا آل کار بیان کیا کہ نسبت ہی پھر اوسکو دو قسم پر تقسیم کیا ہی تطلع الی الجبروت کے چند اصناف شمار کیے پھر ان اصناف کا قاعدہ کلیہ بتایا اسکو تامل کر تاکہ تو راہ یاب ہو وَلَا تَظُنَّنَّ أَنَّ النِّسبَةَ لَا تَحصُلُ إِلَّا بِهٰذِهِ الأَشغَالِ بَل هٰذِهِ طُرُقٌ لِتَحصِيلِهَا مِن غَيرِ حَصرٍ فِيهَا وَغَالِبُ رَأيِي عِندِي أَنَّ الصَّحَابَةَ وَالتَّابِعِينَ كَانُوا يُحَصِّلُونَ السَّكِينَةَ بِطُرُقٍ أُخرٰى فَمِنهَا المُوَاظَبَةُ عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالتَّسبِيحَاتِ فِي الخَلوَةِ مَعَ المُحَافَظَةِ عَلٰى شَرِيطَةِ الخُشُوعِ وَالحُضُورِ وَمِنهَا المُوَاظَبَةُ عَلَى الطَّهَارَةِ وَذِكرِ هَادِمِ اللَّذَّاتِ وَمَا أَعَدَّهُ اللّٰهُ لِلمُطِيعِينَ لَهُ مِنَ الثَّوَابِ وَلِلعَاصِينَ لَهُ مِنَ العَذَابِ فَيَحصُلُ انفِكَاكٌ عَنِ اللَّذَّاتِ الحِسِّيَّةِ وَانقِلَاعٌ عَنهَا وَمِنهَا المُوَاظَبَةُ عَلٰى تِلَاوَةِ الكِتَابِ وَالتَّدَبُّرِ فِيهِ وَاستِمَاعِ كَلَامِ الوَاعِظِ وَمَا فِي الحَدِيثِ مِنَ الرَّقَائِقِ وَبِالجُملَةِ كَانُوا يُوَاظِبُونَ عَلٰى هٰذِهِ الأَشيَاءِ مُدَّةً كَثِيرَةً فَتَحصُلُ مَلَكَةٌ

ثم استقامة وهيئة نفسانية فيتنافسون عليها بقية العمر وهذا المعنى هو المتوارث عن
رسول الله صلى الله عليه وسلم من طريق مشايخنا لا شك في ذلك وان اختلفت الالوان
واختلفت طرق تحصيلها۔ اور یہ گمان نکیجو کہ نسبت مذکورہ نہین حاصل ہوتی مگر انہین
اشغال سے بلکہ حق یہ ہے کہ یہ اشغال بھی اوسکی تحصیل کا ایک طریق ہے اور انہین مین کچھ انحصار نہین
اور میرے نزدیک ظن غالب یہ ہے کہ حضرات صحابہ اور تابعین سکینہ یعنی نسبت کو اور ہی
طریقون سے حاصل کرتے تھے سو منجملہ اونکے طریق تحصیل کے مواظبت ہے صلوات اور تسبیحات
پر خلوت مین شرط خشوع اور حضور کی محافظت کے ساتھ اور منجملہ اوسکے طہارت پر اور موت
کی یاد پر جو لذات کی کاٹنے والی ہے محافظت کرنا اور جو حق تعالی نے مطیعون کے واسطے
ثواب مہیا کیا ہے اور جو گنہگارون کے واسطے عذاب معین فرمایا اوسکو ہمیشہ یاد رکھنا واس
مواظبت اور یاد کے سبب لذات حسیہ سے انفکاک اور انقطاع حاصل ہوجاتا تھا اور منجملہ
اوسکے مواظبت ہے قرآن مجید کی تلاوت پر اور اونکے معانی غور کرنے پر اور نصیحت کرنے والے
کی بات سننے پر اور اون احادیث کے تامل کرنے پر جنسے دل نرم ہو جاتا ہے خلاصہ یہ ہے کہ حضرات
صحابہ اور تابعین اشیاے مذکورہ پر مدت کثیرہ مواظبت اور دوام کرتے تھے تو اونکو تقرب الی
اللہ کا ملکہ راسخہ اور ہیات نفسانیہ حاصل ہوجاتی تھی اور اسی پر محافظت کیا کرتے تھے
بقیہ عمر مین اور یہی مقصود متوارث ہے شارع سے یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے
بوراثت چلا آیا ہمارے مرشدون کے طریق مین اسمین کچھ شک نہین اگرچہ الوان مختلف ہین
اور تحصیل نسبت کے طریقے رنگ برنگ ہین ف مولانا نے فرمایا کہ مین نے مصنف قدس سرہ
سے سنا کہ قول نفیس ابیات مین یہ ہے کہ نسبت صحابہ و تابعین کی نسبت سادہ ہے اور بعد نسبت علماء کی نسبت رنگین ہے
مرکب ہے برکات ملت اور تقوی اور سیاحت کے اختلاط کے ساتھ تو اونکے کلام کا محل اصلی اور
اونکے خاص اور عام کا مطمح الحالی یہی ہے تو تجکو لازم ہے کہ اون حضرات کے احوال اور اقوال کو
اسی پر جو مجھے بتایا محمول کیجو چنانچہ اونکے قصص اور حکایات اسی کے شاہد ہین اور مین نے

ف فائدہ دربیان نسبت صحابہ و تابعین و نسبت علماء و بیان تحصیل ہیات

سنا مصنف سے فرماتے تھے کہ ایک اہل بیت رضی اللہ عنہم کی ارواح کو مین نے مشاہدہ
کیا کہ ایک دوسرے کے دامن مین جنگل مارے ہوے اور اونکا سلسلۂ عالم ارواح مین حظیرۃ القدس
کے ساتھ بنہج عجیب اور سوخ غریب متصل ہو اور ہمنے مشاہدہ کیا کہ اونکا قول عالم ارواح سے
باطن در باطن مین زیادہ تر ہی خارج کی نسبت واللہ اعلم مترجم کہتا ہی حضرت مصنف محقق نے
کلام دلپذیر اور تحقیق عدیم النظیر سے شبہات ناقصین کو جڑ سے اوکھاڑ دیا بعضے نادان کہتے
ہین کہ قادریہ اور چشتیہ اور نقشبندیہ کے اشغال مخصوصہ صحابہ اور تابعین کے زمانے مین
نہ تھے تو بدعت سیئہ ہوئی خلاصہ جواب یہ ہی کہ جس امر کے واسطے اولیاے طریقت رضی اللہ عنہم
نے یہ اشغال مقرر کیے ہین وہ امر زمان رسالت سے اب تک برابر چلا آیا ہر گو طرق اوسکی
تحصیل کے مختلف ہین تو فی الواقع اولیای طریقت مجتہدین شریعت کے مانند ہوی مجتہدین
شریعت نے استنباط احکام ظاہر شریعت کے اصول ٹھہرائے اور اولیاے طریقت نے
باطن شریعت کی تحصیل کے جسکو طریقت کہتے ہین قواعد مقرر فرمائے تو یہان بدعت سیئہ کا
گمان سراسر غلط ہی ہان یہ البتہ ہی کہ حضرات صحابہ کو بسبب صفاے طبیعت اور حضور خورشید
رسالت کے تحصیل نسبت مین ایسے اشغال کی حاجت نہتی بخلاف متاخرین کے کہ اونکو
بسبب بُعد زمان رسالت کے البتہ اشغال مذکورہ کی حاجت ہوئی جیسے صحابہ کرام کو قرآن
اور حدیث کے فہم مین قواعد صرف اور نحو کے دریافت کی حاجت نہتی اور اہل عجم اور بالفعل کے
عرب اوسکے محتاج ہین واللہ اعلم سَمِعْتُ سَیِّدِی الْوَالِدَ قُدِّسَ سِرُّہٗ یَذْکُرُ رُؤْیَاہٗ
طَوِیْلَۃً رَأٰی فِیْہَا الْحَسَنَ وَالْحُسَیْنَ وَعَلِیًّا رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمْ فَقَالَ سَأَلْتُ عَلِیًّا
کَرَّمَ اللّٰہُ وَجْہَہٗ عَنْ نِّسْبَتِیْ ہَلْ ہِیَ الَّتِیْ کَانَتْ عِنْدَکُمْ فِیْ زَمَنِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَنِیْ بِالْاِسْتِغْرَاقِ فِیْہَا وَتَأَمَّلَ حِیْنًا ثُمَّ قَالَ ہِیَ ہِیَ بِلَا فَرْقٍ
والد مرشد قدس سرہ سے مین نے سنا کہ اپنے طویل خواب کو ذکر کرتے تھے جسمین حسنین اور
سید الاولیا علی مرتضیٰ علیہم السلام کو دیکھا تو فرمایا کہ مین نے علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ سے پوچھا

اپنی نسبت سے کر آیا یہ وہی نسبت ہے جو تمکو زمانۂ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں حاصل تھی
تو مجکو امر کیا نسبت میں استغراق کرنے کا اور خوب تامل کیا پھر فرمایا یہ نسبت وہی ہے بلا فرق
ثُمَّ لِصَاحِبِ الْمُدَاوَمَةِ عَلَى السَّكِيْنَةِ اَحْوَالٌ رَفِيْعَةٌ تَنُوْبُهُ مَرَّةً وَمَرَّةً
فَلْيَغْتَنِمْهَا السَّالِكُ وَلْيَعْلَمْ اَنَّهَا عَلَامَاتُ قَبُوْلِ الطَّاعَاتِ وَتَاْثِيْرِهَا فِيْ صَمِيْمِ
النَّفْسِ وَسُوَيْدَاءِ الْقَلْبِ پھر معلوم کرنا چاہیے کہ نسبت پر مداومت کرنے والے کے حالات رفیع الشان
نوبت بنوبت ہوتے ہیں گاہے کوئی اور کبھی کوئی تو سالک ان حالات رفیعہ کو غنیمت جانے
اور معلوم کرے کہ حالات مذکورہ طاعات قبول ہونے اور باطن نفس ودل کے اندر اثر
کرنے کے علامات ہیں وَمِنْهَا اِيْثَارُ طَاعَةِ اللّٰهِ سُبْحَانَهٗ عَلٰى جَمِيْعِ مَا سِوَاهُ وَالْغَيْرَةُ عَلَيْهِ
فَقَدْ اَخْرَجَ مَالِكٌ فِي الْمُوَطَّاِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ بَكْرٍ اَنَّ اَبَا طَلْحَةَ الْاَنْصَارِيَّ
كَانَ يُصَلِّيْ فِيْ حَائِطٍ لَهٗ فَطَارَ دُبْسِيٌّ فَطَفِقَ يَتَرَدَّدُ وَيَلْتَمِسُ مَخْرَجًا فَاَعْجَبَهٗ ذٰلِكَ
فَجَعَلَ يُتْبِعُهٗ بَصَرَهٗ سَاعَةً ثُمَّ رَجَعَ اِلٰى صَلَاتِهٖ فَاِذَا هُوَ لَا يَدْرِيْ كَمْ صَلّٰى
فَقَالَ لَقَدْ اَصَابَتْنِيْ فِيْ مَالِيْ هٰذِهِ فِتْنَةٌ فَجَاءَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَذَكَرَ لَهُ الَّذِيْ اَصَابَهٗ فِيْ حَائِطِهٖ مِنَ الْفِتْنَةِ وَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ
هُوَ صَدَقَةٌ لِلّٰهِ فَضَعْهُ حَيْثُ شِئْتَ وَقِصَّةُ سُلَيْمَانَ عَلَيْهِ السَّلَامُ
الْمُشَارُ اِلَيْهَا فِيْ قَوْلِهٖ عَزَّ مِنْ قَائِلٍ فَطَفِقَ مَسْحًا بِالسُّوْقِ وَالْاَعْنَاقِ
مَشْهُوْرَةٌ مَعْلُوْمَةٌ منجملہ احوال رفیعہ کے مقدم رکھنا ہے طاعات الٰہی کا اوسکے جمیع ماسوا پر
اور اوسپر غیرت کرنا سو البتہ امام مالک نے موطا میں عبد اللہ بن ابی بکر سے روایت کی کہ ابو
طلحہ انصاری اپنے باغ میں نماز پڑھتے تھے تو ایک چڑیا خوش رنگ اوڑی سو ادھر اودھر جاتی
پھرتی تھی اور نکل جانے کی راہ تلاش کرتے تھی یعنی درخت ایسے پیچان اور زمین پر جھکے تھے
کہ اوسکا نکلنا دشوار ہوا تو ابو طلحہ کو یہ امر خوش معلوم ہوا تو ایک ساعت اپنی نظر کو اوسکے سا
دوڑایا کیے پھر اپنی نماز کی طرف متوجہ ہوئے تو یہ معلوم نہ ہا کہ کتنی پڑھی تھی تو کہا کہ بیشک میرا مال

یعنی باغ میرے حق مین فتنہ ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور آنحضرت سے یہ قصہ نقل کیا اور کہا یا رسول اللہ یہ باغ خیرات ہے اللہ کی راہ مین اسکو رکھیے اور دیجیے جہان کہین چاہیے اور سلیمان علیہ السلام کا قصہ جسکا اس آیت مین اشارہ ہے فَطَفِقَ مَسْحًا بِالسُّوقِ وَالْأَعْنَاقِ مشہور اور معلوم ہے مترجم کہتا ہے قصہ مذکورہ مجملا یون ہے کہ حضرت سلیمان علیہ السلام ایکبار گھوڑون کے دیکھنے مین ایسے مشغول ہوے کہ آفتاب ڈوب گیا نماز عصر قضا ہو گئی تو فرمایا کہ گھوڑون کی پنڈلیان اور گردنین کاٹی جاوین خلاصہ یہ ہے کہ اہل کمال کے نزدیک طاعت حق ہر امر پر مقدم ہوتی ہے اگر احیانا کسی چیز کی مشغولی نے طاعت مین خلل ڈالا تو غیرت اہل کمال اوس چیز کے دفع کرنے کو مقتضی ہوتی ہے چنانچہ ابو طلحہ نے عمدہ باغ خیرات کر دیا اور حضرت سلیمان علیہ السلام نے گھوڑون کو مروا ڈالا وَمِنْهَا غَلَبَةُ الْخَوْفِ مِنَ اللّٰهِ تَعَالٰى بِحَيْثُ يَظْهَرُ عَلٰى ظَاهِرِ الْبَدَنِ وَالْجَوَارِحِ كَمَا أَخْرَجَ الْحُفَّاظُ فِي الْأُصُولِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَبْعَةٌ يُظِلُّهُمُ اللّٰهُ فِي ظِلِّهِ إِلٰى أَنْ قَالَ وَرَجُلٌ ذَكَرَ اللّٰهَ خَالِيًا فَفَاضَتْ عَيْنَاهُ وَفِي الْحَدِيثِ أَنَّ عُثْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَامَ عَلٰى قَبْرٍ فَبَكٰى حَتّٰى ابْتَلَّتْ لِحْيَتُهُ وَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلّٰى بِاللَّيْلِ أَزِيزٌ كَأَزِيزِ الْمِرْجَلِ اور منجملہ حالات رفیعہ مذکورہ کے اللہ تعالی کا خوف ہے اس طرح پر کہ اوسکا اثر بدن اور جوارح پر ظاہر ہو جاتا ہے حفاظ حدیث نے اصول مین یہ حدیث روایت کی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سات شخصون کو حق تعالی اپنے سایۂ رحمت مین رکھیگا یہان تک کہ پانچوان شخص فرمایا وہ مرد ہے جسنے اللہ کو خالی مکان مین یاد کیا پھر اوسکی دونون آنکھین آنسوون سے بہنے لگین اور حدیث مین وارد ہے عثمان رضی اللہ عنہ ایک قبر پر کھڑے ہوے تو اتنا روئے کہ داڑھی تر ہو گئی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ حال تھا کہ جب تہجد کی نماز پڑھتے تھے تو سینۂ مبارک سے جوش کی آواز آتی تھی دیگ کے جوش کرنے کی طرح یعنی رونے کی ایسی آواز آتی تھی سینۂ مبارک سے جیسے ہانڈی سن سن بولتی ہے ف مولانا نے فرمایا حدیث مین وارد ہے کہ دوزخ مین داخل

ہوگا وہ مرد جو روباں اللہ کے خوف سے یہان تک کہ دودم تھن مین پھر جاوے اور ابوبکر صدیق
رضی اللہ عنہ مرد کثیر البکاء تھے آنکھین نہ تھمتی تھین آنسوون سے جب کہ وہ قرآن پڑھتے تھے
اور جبیر بن مطعم نے کہا کہ جب مین نے یہ آیت آنحضرت علیہ الصلوۃ والسلام سے سنی اَمۡ خُلِقُوۡا مِنۡ غَيۡرِ
شَيۡءٍ اَمۡ هُمُ الۡخٰلِقُوۡنَ تو گویا میرا قلب اوڑگیا خوف سے وَمِنْهَا الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ وَلِاَخْرَجَ
الْحُفَّاظُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الرُّؤْيَا الْحَسَنَةُ مِنَ الرَّجُلِ الصَّالِحِ
جُزْءٌ مِنْ سِتَّةٍ وَاَرْبَعِيْنَ جُزْءًا مِنَ النُّبُوَّةِ وَاَنَّهُ قَالَ لَنْ يَبْقٰى بَعْدِيْ مِنَ النُّبُوَّةِ
اِلَّا الْمُبَشِّرَاتُ فَقَالُوْا وَمَا الْمُبَشِّرَاتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ
يَرَاهَا الرَّجُلُ الصَّالِحُ اَوْ تُرٰى لَهٗ جُزْءٌ مِنْ سِتَّةٍ وَاَرْبَعِيْنَ جُزْءًا مِنَ النُّبُوَّةِ وَبِهٖ
فُسِّرَ قَوْلُهٗ تَعَالٰى لَهُمُ الْبُشْرٰى فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا اور منجملہ حالات رفیعہ سچا خواب ہے
حافظان حدیث نے روایت نقل کی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نیک خواب نیک مرد سے
نبوت کے چھیالیس حصون مین سے ایک حصہ ہے اور آنحضرت نے فرمایا نہ باقی رہیگا میرے بعد
نبوت سے مگر مبشرات صحابہ نے کہا اور مبشرات کیا ہین یا رسول اللہ فرمایا نیک خواب جسکو نیک مرد
دیکھے یا اوسکے واسطے دوسرا نیک مرد سچا خواب دیکھے وہ نبوت کے چھیالیس حصون مین سے ایک
حصہ ہے اور اللہ تعالی کا یہ قول کہ اونکے واسطے بشارت ہے زندگانی دنیا مین تفسیر کیا گیا ہے رویاے
صالحہ یعنی اس آیت کی ایک تفسیر یہ بھی ہے کہ بشارت دنیاوی سے سچا خواب مراد ہے **ف**
مولانا نے فرمایا کہ رسول علیہ الصلوۃ والسلام سالکون کے خواب کی تعبیر فرمایا کرتے تھے تا اینکہ
بعد نماز صبح کے حلقہ مین فرماتے اور بار بار کرتے کہ تم مین سے کسی نے خواب دیکھا تو اگر کوئی خواب
بیان کرتا تو آنحضرت اوسکی تعبیر فرماتے تھے وَالْمُرَادُ بِالرُّؤْيَا الصَّالِحَةِ رُؤْيَةُ النَّبِيِّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَنَامِ وَرُؤْيَةُ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ اَوْ رُؤْيَةُ السَّلَاطِيْنِ وَالْاَوْلِيَاءِ
ثُمَّ رُؤْيَةُ الْمَشَاهِدِ الْمُتَبَرَّكَةِ كَبَيْتِ اللّٰهِ الْحَرَامِ وَمَسْجِدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَيْتِ الْمَقْدِسِ ثُمَّ رُؤْيَةُ الْوَقَائِعِ الْاٰتِيَةِ الْمُسْتَقْبِلَةِ فَتَقَعُ كَمَا رَاٰى

أَوِ الْمَاضِيَةِ عَلَى مَا هِيَ عَلَيْهِ أَوْ مُرَاءَةٌ لِلْأَنْوَارِ وَالطَّيِّبَاتِ كَشُرْبِ اللَّبَنِ وَالْعَسَلِ
وَالسَّمْنِ كَمَا هُوَ مَذْكُورٌ فِي كِتَابِ التَّعْبِيرِ وَنَحْوِهَا مِنَ الْأُصُولِ وَمُرَاءَةُ الْمَلَائِكَةِ فِي الْحَدِيثِ
إِنَّ أُسَيْدًا كَانَ يَقْرَأُ الْقُرْآنَ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَظَهَرَتْ ظُلَّةٌ فِيهَا أَمْثَالُ الْمَصَابِيحِ إِلَى آخِرِ
الْقِصَّةِ اور رویاے صالحہ سے مراد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی رویت ہی خواب مین یا دیکھنا جنت
اور نار کا یا دیکھنا صالحین اور انبیا علیہم السلام کا اسکے بعد مکانات متبرکہ کا خواب مین دیکھنا
جیسے بیت اللہ معظم یا مسجد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھنا یا بیت المقدس کا اسکے بعد رتبہ ہی
وقائع آیندہ کے دیکھنے کا کہ مطابق رویت کے واقع ہون یا وقائع گذشتہ کا دیکھنا ٹھیک ٹھیک
یا انوار اور طیبات کا دیکھنا جیسے دودھ اور شہد اور گھی کا پینا چنانچہ کتب احادیث کی کتابون
مین مذکور ہوا اور اسیطرح فرشتون کا دیکھنا جاگنے کی حالت مین حدیث مین وارد ہی کہ ایک مرد
قرآن پڑھتا تھا ایک رات تو ایک سایبان ظاہر ہوا جسمین چراغ سے تھے تا آخر قصہ ف
قصہ مذکورہ مجملا صحیحین کی روایت سے یون ہی کہ اسید بن حضیر تہجد کے وقت سورہ بقر پڑھتے
تھے تو ایک سایبان آسمان کی طرف سے جسمین چراغون کے مانند روشنی تھی آنا قریب آگیا اور انکا
گھوڑا بھڑکنے لگا اونھون نے یہ قصہ آنحضرت علیہ الصلوۃ والسلام سے عرض کیا فرمایا کہ تمکو معلوم
ہی کہ وہ کیا تھا اونھون نے کہا نہین فرمایا وہ فرشتے تھے تیرے قرآن کی آواز سنکر قریب ہوگئے
تھے اگر تو پڑھے جاتا تو صبح کے وقت اونکو لوگ دیکھ لیتے وہ مخفی نہوتے مترجم کہتا ہی رویت نبوی
جمیع مقامات سے اسواسطے مقدم ہوئی کہ صحیحین مین ابی ہریرہ رض سے حدیث مروی ہی کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جسنے مجکو خواب مین دیکھا اوسنے مجکو فی الواقع دیکھا اسواسطے کہ شیطان
میری صورت نہین پکڑ سکتا مولانا نے فرمایا دودھ اور شہد کے مانند سفید کپڑون کا بھی خواب ہی
احمد اور ترمذی نے عایشہ صدیقہ رض سے روایت کی کہ کسی نے ورقہ بن نوفل کا حال رسول
علیہ الصلوۃ والسلام سے پوچھا تو خدیجۃ الکبری نے کہا کہ اوسنے تو آپکی تصدیق نبوت کی تھی
ولیکن وہ مرگیا قبل آپکے ظہور کے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مین نے اوسکو

خواب مین دیکھا اوسپر سفید پوشاک تھی اگر وہ دوزخی ہوتا تو اوسپر لباس سفید نہوتا ومنہا الفِرَاسَةُ الصَّادِقَةُ وَالْخَاطِرُ الْمُطَابِقُ الْوَاقِعَ فَقَدْ جَاءَ فِي الْخَبَرِ اِتَّقُوْا فِرَاسَةَ الْمُؤْمِنِ فَاِنَّهُ يَنْظُرُ بِنُوْرِ اللّٰهِ اور منجملہ حالات رفیعہ فراست صادقہ ہی اور وہ خاطر جو مطابق ہو واقع کے سو البتہ حدیث مین آیا ہی کہ مومن کی فراست سے ڈرو کہ وہ بواسطہ نور الٰہی کے نظر کرتا ہی مترجم کہتا ہی فراست صادقہ سے ٹھیک اٹکل مراد ہی ومنہا اِجَابَةُ الدُّعَاءِ وَظُهُوْرُ مَا يَطْلُبُهُ مِنَ اللّٰهِ تَعَالٰى بِجُهْدِ هِمَّتِهِ وَاِلَيْهِ الْاِشَارَةُ فِي الْحَدِيْثِ رُبَّ اَغْبَرَ اَشْعَثَ ذِي طِمْرَيْنِ لَا يُؤْبَهُ بِهِ لَوْ اَقْسَمَ عَلَى اللّٰهِ لَاَبَرَّهُ يَا جَحِيْ فَهٰذِهِ الْوَكَائِرُ وَاَمْثَالُهَا دَالَّةٌ عَلٰى صِحَّةِ اِيْمَانِ الرَّجُلِ وَقَبُوْلِ طَاعَاتِهِ وَسِرَايَةِ النُّوْرِ فِي ضَمِيْرِ قَلْبِهِ فَلْيَغْتَنِمْهَا اور منجملہ حالات رفیعہ کے دعا کا قبول ہونا ہی اور ظاہر ہونا اوسکا جسکا اللہ سے طالب ہی اپنی ہمت کی کوشش سے اور اسی کی طرف اشارہ حدیث مین ہی کہ بعضا شخص غبار آلودہ پریشان مو پرانے پھٹے کپڑون والا جسکو کوئی خیال مین نہین لاتا اگر وہ قسم کھا بیٹھے اللہ کے بھروسے پر تو حق تعالیٰ اوسکی قسم کو سچا کر دے یعنی خدا کے نزدیک اوسکی ایسی وجاہت ہی کہ جیسا اوسنے کہا ویسا ہی کر دے خلاصہ کلام یہ ہی کہ ایسے حالات رفیعہ جو مذکور ہوے اور مانند انکے اور حالات بلند دلالت کرتے ہین مرد کی صحت ایمان پر اور اوسکی طاعات کے مقبول ہونے پر اور نور کی سرایت کر جانے پر اوسکے قلب باطن مین تو سالک انکو غنیمت جانے ثُمَّ بَعْدَ حُصُوْلِ النِّسْبَةِ مَرَّةً وَّمَرَّةً اُخْرٰى وَهُوَ الْفَنَاءُ فِي اللّٰهِ وَالْبَقَاءُ بِهٖ وَالْحَقُّ عِنْدِيْ اَنَّهُ لَيْسَ مُتَوَاتِرًا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِوَاسِطَةِ الْمَشَايِخِ بِالسَّنَدِ الْمُتَّصِلِ بَلْ هُوَ مَوْهِبَةٌ مِّنَ اللّٰهِ تَعَالٰى يَهَبُهُ مَنْ يَّشَاءُ مِنْ عِبَادِهٖ مِنْ غَيْرِ تَوَارُثٍ وَمِمَّا يَشْهَدُ لِهٰذَا الْمَعْنٰى مَا رُوِيَ اَنَّ خَوَاجَهْ نَقْشَبَنْد سُئِلَ عَنْ سِلْسِلَةِ شُيُوْخِهٖ فَقَالَ لَمْ يَصِلْ اَحَدٌ اِلَى اللّٰهِ بِالسِّلْسِلَةِ بَلْ وَصَلْتُ اِلٰى جَذْبَةٍ فَاَوْصَلَتْنِيْ اِلَى اللّٰهِ تَعَالٰى بِمِنَّتِهٖ لِصَادِرِ جَذْبَتِهٖ

مِنْ بَعْدُ بَابَاتِ اللهِ تَوَارَثَ عَمَلَ الثَّقَلَيْنِ هٰذَا مَعَ اَنَّ سِلْسِلَةَ شُيُوْخِهٖ مَعْلُوْمَةٌ وَّ مَعْرُوْفَةٌ فَمَنْ شَاءَ هٰذَا الْعُرُوْجَ فَلْيَجْنَحْ اِلٰى سَائِرِ كُتُبِنَا وَاللهُ الْهَادِيْ پھر بعد حاصل ہونے نسبت کے دوسرا عروج اور ترقی ہی اور وہ عبارت ہی فنا فی اسد اور بقا باسد سے اور میرے نزدیک واقعی یہ امر ہی کہ مرتبۂ فنا اور بقا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بواسطۂ مشایخ سند متصل سے متوارث نہین بلکہ یہ تو خدا کی داد ہی جسکو اپنے بندون مین سے چاہے عنایت کرے بدون توارث کے اور اس مدعا کا شاہد وہ امر ہی جو خواجہ نقشبند سے منقول ہے کہ کسی نے اون کے پیرون کا سلسلہ پوچھا تو فرمایا کوئی شخص اللہ تک اپنے سلسلے کے واسطے سے نہین پہونچا بلکہ مجکو تو کشش ربانی پہونچ گئی سو اوسنے مجکو اللہ تک پہونچا دیا یہ کلام مطابق ہی اوس حدیث مروی کے کہ کششون ربانیہ سے ایک کشش جن اور انسان کے عمل کے مقابل ہی اسکو یاد رکھنا باانیہمہ خواجہ نقشبند کے مرشدون کا سلسلہ معروف اور مشہور ہی اس امر کی جو زیادہ تحقیق چاہے یعنی فنا اور بقا کے وہبی ہونے کی نہ کسبی ہونے کی تو ہماری اور کتابوں کی طرف رجوع کرے اور اللہ جل شانہ رہنما ہی **ف** مصنف قدس سرہ نے حاشیہ منہیہ مین فرمایا کہ اس مقدمے کو ہمنے کتاب حجۃ اللہ البالغہ مین تفصیل بیان کیا ہی جسکو شوق ہو وہ اوس کتاب کو دیکھے

فصل آٹھوین

فِیْ شَیْءٍ مِّنْ فَوَائِدِ سَیِّدِی الْوَالِدِ قُدِّسَ سِرُّہٗ اس فصل مین والد مرشد قدس سرہ کے بعضے فائدے مذکور ہین یعنی حضرت مصنف کے خاندانی اعمال مجربہ کا اسمین ذکر ہو اَوْصَانِیْ سَیِّدِی الْوَالِدُ قُدِّسَ سِرُّہٗ بِمُوَاظَبَۃِ یَا مُغْنِیْ کُلَّ یَوْمٍ مِّائَۃً وَّاَلْفَ مَرَّۃٍ وَسُوْرَۃِ الْمُزَّمِّلِ اَرْبَعِیْنَ مَرَّۃً فَاِنْ لَّمْ تَسْتَطِعْ فَاِحْدٰی عَشَرَۃَ مَرَّۃً وَقَالَ هٰذَانِ مُجَرَّبَانِ لِلْغِنَی الْقَلْبِیِّ وَالظَّاهِرِیِّ کِلَیْهِمَا والد مرشد قدس سرہ نے مجکو وصیت کی یا مغنی کی مواظبت کی ہر دن گیارہ سو بار اور سورۂ مزمل پڑھنے کی چالیس بار سو اگر نہو سکے تو گیارہ بار اور فرمایا کہ یہ دونون عمل غناے دلی اور ظاہری دونون کے واسطے مجرب ہین وَاَوْصَانِیْ بِمُوَاظَبَۃِ

الصلوٰۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم کل یوم وقال بہا وجدنا ما وجدنا
اور مجکو وصیت کی درود کی ہمیشگی پر ہر روز اور فرمایا کہ اسی کے سبب سے ہمنے پایا جو پایا
وسمعتہ یقول اذا جاءک من بہ الم ضرسہ او راسہ او توجعہ الریاح عندہ
لوحا طاہرا وضع علیہ رملا طاہرا او اکتب بمسمار ابجد ہوز حطی وشد
بالمسمار علی الالف واقرأ الفاتحۃ مرۃ وصاحب الالم واضع اصبعہ علی
موضع الالم بقوۃ ثم اسالہ ہل شفیت فان شفی فبہا والا انقلت المسمار الی
الباء وقرأت الفاتحۃ مرتین وسالتہ کالاولی فان شفی فبہا والا انقلت المسمار
الی الجیم وقرأت الفاتحۃ ثلثا وہکذا فلا تصل الی اخر الحروف الا وقد شفاہ اللہ
تعالی اور سنا میں نے والد مرشد سے فرماتے تھے کہ جب کوئی میرے پاس اپنے دانت کے درد
یا سر کے درد سے نالان آوے یا اوسکو ریاح ستاتے ہوں تو ایک تختی یا بڑی پاک لے اور
اوسپر پاک ریتا ڈالے اور ایک کیل یا کھونٹی سے اوسپر ابجد ہوز حطی لکھ اور کیل کو الف پر
زور سے داب در ایکبار سورۂ فاتحہ پڑھ اور درد والا آدمی اپنی اونگلی کو درد کے مکان پر
زور سے رکھے رہے پھر اوس سے پوچھ کہ تجکو آرام ہو گیا اگر درد جاتا رہا تو خوب ہی اور نہیں تو
کیل کو دوسرے حرف یعنی بے کی طرف نقل کرے اور دو بار سورۂ فاتحہ پڑھے اور پوچھے
پہلی بار کی طرح کہ صحت ہوئی یا نہیں اگر صحت ہو گئی تو فہو المراد اور نہیں تو جیم کی طرف کیل کو
نقل کرے اور تین بار الحمد پڑھے اور اسی طرح ہر حرف پر کیل سے دابتا جاوے اور سورۂ فاتحہ
کو ہر بار بڑھاتا جاوے تو آخر حرف تک تو نہ پونچیگا مگر کہ خدا اوسکے اندر ہی شفا عنایت کریگا
وسمعتہ یقول اذا عنت لک حاجۃ او کان لک غائب فاردت ان ترجعہ اللہ
سالما غانما او کان لک مریض فاردت ان یشفیہ اللہ تعالی فاقرأ سورۃ
الفاتحۃ احدی واربعین مرۃ لکن سنۃ الفجر وفرضیہ اور میں نے حضرت والد
مرشد سے سنا فرماتے تھے کہ جب تجکو کوئی حاجت پیش آوے یا کوئی شخص تیرا غائب ہو

اور تو چاہیے کہ حق تعالی اوسکو سالم اور غانم پھیر لاوے یا کوئی تیرا بیمار ہو سو تو چاہے کہ اللہ تعالی اوسکو صحت بخشے تو سورہ فاتحہ کو اکتالیس بار فجر کی سنت اور فرض کے درمیان مین پڑھ

ف مولانا نے حاشیے مین فرمایا کہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہو کہ جو فاتحۃ الکتاب کو چالیس بار پانی کے پیالے پر پڑھے اور محموم یعنی تپ والے کے موہنہ پر چھینٹا مارے تو حق تعالی اوسکو فائدہ بخشے وسمعتہ یقول من عضہ الکلب لیجنون وخیف علیہ الجنون فاکتب لہ ھذہ الآیۃ علی اربعین کسرۃ من الخبز انہم یکیدون کیدا واکید کیدا فمھل الکافرین امھلھم رویدا وکرہ ان یاکل کل یوم کسرۃ اور مین نے سنا اونھین حضرت سے فرماتے تھے کہ جسکو باؤلا کتا کاٹے اور اوسکے دیوانہ ہوجانیکا خوف ہو تو اس آیت کو روٹی کے چالیس ٹکڑون پر لکھے انہم یکیدون کیدا لفظ رویدا تک اور اوس سے کہدے کہ ہر دن ایک ٹکڑا کھایا کرے وسمعتہ یقول من قرأ سورۃ الواقعۃ کل لیلۃ لم تصبہ فاقۃ اور مین نے اون حضرات سے سنا فرماتے تھے کہ جو شخص سورۂ واقعہ کو ہر رات پڑھے اوسکو فاقہ نہین ہوتا مترجم کہتا ہی یہ عمل حدیث کے موافق ہی واللہ اعلم وسمعتہ یقول من قرأ عند نومہ ان الذین امنوا وعملوا الصالحات الی آخر سورۃ الکھف وسأل اللہ تعالی ان یوقظہ فی ای ساعۃ اراد ایقظہ اللہ تعالی فیھا اور مین نے اون حضرت سے سنا فرماتے تھے کہ جو شخص اپنے سونے کے وقت ان الذین امنوا وعملوا الصالحات سورۂ کہف کے آخر تک پڑھے اور اللہ تعالی سے یہ دعا کرے کہ اوسکو جگاوے جسوقت کا کہ ارادہ کرے تو حق تعالی اوسکو جگا دیگا اوسی وقت مترجم کہتا ہی سورۂ کہف کے آیات مذکورہ یہ ہین ان الذین امنوا وعملوا الصالحات کانت لھم جنات الفردوس نزلا خالدین فیھا لا یبغون عنھا حولا قل لو کان البحر مدادا لکلمات ربی لنفد البحر قبل ان تنفد کلمات ربی ولو جئنا بمثلہ مددا قل انما انا بشر مثلکم یوحی الی انما الھکم الہ واحد فمن کان یرجو لقاء ربہ فلیعمل عملا صالحا ولا یشرک بعبادۃ ربہ احدا ط یعمل

حدیث کے موافق ہو چنانچہ دارمی نے اپنے مسند مین روایت کیا ہو کذا فی الحاشیۃ العزیزیۃ
وَسَمِعْتُهٗ يَقُوْلُ اَكْتُبْ هٰذِهِ الْعُوْذَةَ وَعَلِّقْهَا فِیْ عُنُقِ الطِّفْلِ يَحْفَظُهُ اللّٰهُ تَعَالٰى
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّةِ مِنْ شَرِّ كُلِّ شَيْطَانٍ وَّهَامَّةٍ
وَّعَيْنٍ لَامَّةٍ تَحَصَّنْتُ بِحِصْنِ اَلْفِ اَلْفِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ
اور سنا مین نے حضرت والد سے فرماتے تھے کہ اس تعویذ کو لکھو اور لڑکے کی گردن مین لٹکا
حق تعالیٰ اوسکو محفوظ رکھیگا بسم اللہ سے آخر تک تعویذ مذکور ہی ترجمہ اوسکا یہ ہی کہ بواسطہ
کلمات الٰہیہ کے جو اپنی تاثیر مین پورے ہین مین پناہ مانگتا ہون ہر شیطان اور کاٹنے والے
کیڑے اور نظر لگانے والے کی آنکھ کی شرارت مین نے پناہ پکڑی دس لاکھ لا حول ولا قوۃ
الا باللہ العلی العظیم کے قلعے مین وَسَمِعْتُهٗ يَقُوْلُ هٰذَا الدُّعَآءُ اَمَانٌ مِّنْ كُلِّ اٰفَةٍ يُقْرَأُ
صَبَاحًا وَّمَسَآءً بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبِّيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ عَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ وَاَنْتَ
رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ مَا شَآءَ اللّٰهُ كَانَ
وَمَا لَمْ يَشَأْ لَمْ يَكُنْ اَشْهَدُ اَنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ وَّاَنَّ اللّٰهَ قَدْ اَحَاطَ بِكُلِّ شَيْءٍ
عِلْمًا وَّاَحْصٰى كُلَّ شَيْءٍ عَدَدًا اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ نَفْسِيْ وَمِنْ شَرِّ
كُلِّ دَآبَّةٍ اَنْتَ اٰخِذٌۢ بِنَاصِيَتِهَا اِنَّ رَبِّيْ عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ وَّاَنْتَ عَلٰى كُلِّ
شَيْءٍ حَفِيْظٌ اِنَّ وَلِيِّـىَ اللّٰهُ الَّذِيْ نَزَّلَ الْكِتٰبَ وَهُوَ يَتَوَلَّى الصّٰلِحِيْنَ فَاِنْ تَوَلَّوْا
فَقُلْ حَسْبِيَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ اور سنا مین نے
اونسے فرماتے تھے کہ یہ دعا یعنی بسم اللہ سے آخر تک امان اور پناہ ہی ہر آفت سے پڑھا کرے
اوسکو صبح اور شام ترجمہ اوسکا یہ ہی کہ شروع کرتا ہون اللہ کے نام سے خداوندا تو میرا رب ہی
کوئی معبود برحق نہین سوائے تیرے تجھی پر مین نے بھروسا کیا اور تو ہی مالک ہی عرش عظیم کا اور
نہ بچاؤ ہی گناہ سے اور نہ قوت ہی بندگی پر مگر اللہ کی توفیق سے جو بلند اور بزرگ ہی جو اللہ نے چاہا ہوا
اور جو نہ چاہا نہوا مین گواہی دیتا ہون اسکی کہ اللہ ہر چیز پر قادر ہی اور مقرر اللہ نے اپنے علم سے ہر چیز کو گھیر

لیا ہی اور ہر چیز کو شمار مین کر لیا ہی کون گرفتار و نما مین پناہ مانگتا ہون اپنی ذات کی برائی سے اور ہر چلنے والے جاندار کی برائی سے جسکی چوٹی کو تو تھامنے ہی یعنی تیرے قبضہ قدرت مین ہی مقرر میرا رب صراط مستقیم پر ہی اور تو ہر چیز کا نگہبان ہی البتہ میرے کام کا بنانے والا اللہ ہی جسنے قرآن اتارا اور وہ نیکو کارونکو دوست رکھتا ہی سو اگر وہ نہ مانین اور گردن کشی کرین تو کہہ مجکو اللہ کافی ہی کوئی معبود برحق نہین سوائے اوسکے اوسی پر مین نے اعتماد اور بھروسا کیا اور وہی مالک ہی عرش عظیم کا وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ مَنْ خَافَ ذَا سُلْطَانٍ فَلْيَقُلْ كٓهٰيٰعٓصٓ كَفَيْتُ حٰمٓعٓسٓقٓ حُمِيْتُ وَلْيَقْبِضْ كُلَّ اِصْبَعٍ مِّنَ الْيَدِ الْيُمْنٰى عِنْدَ كُلِّ حَرْفٍ مِّنَ اللَّفْظِ الْاَوَّلِ وَمِنَ الْيُسْرٰى عِنْدَ كُلِّ حَرْفٍ مِّنَ الثَّانِيْ ثُمَّ لْيَفْتَحْهُمَا جَمِيْعًا فِيْ وَجْهِهٖ مَنْ يَّخَافُ مِنْهُ اور مین نے حضرت والد ماجد سے سنا فرماتے تھے کہ جو شخص کسی صاحب حکومت سے ڈرے اوسکو چاہیے یون کہے کٓهٰيٰعٓصٓ كَفَيْتُ حٰمٓعٓسٓقٓ حُمِيْتُ اور چاہیے کہ داہنے ہاتھ کی ہر اونگلی کو بند کرے لفظ اول کے ہر حرف کے تلفظ کے ساتھ اور بائین ہاتھ کی ہر اونگلی کو قبض کرے لفظ ثانی کے ہر حرف کے نزدیک پھر دونون ہاتھون کی انگلیان بند کیے چلا جاوے پھر دونون کو کھول دے اوسکے سامنے جس سے ڈرتا ہے مترجم کہتا ہی لفظ اول سے کٓهٰيٰعٓصٓ اور لفظ ثانی سے حٰمٓعٓسٓقٓ مراد ہی یعنی جب کاف کہے تو داہنے ہاتھ کی ایک اونگلی بند کرے پھر جب ہاکہے یعنی دوسرا حرف بولے تو دوسری اونگلی بند کرے اور یاے تحتانیہ کے بعد تیسری اونگلی اور عین کے بعد چوتھی اور صاد کے بعد پانچوین بند کرے اور علی ہذا القیاس لفظ ثانی کے ہر حرف کے ساتھ ایک ایک اونگلی بائین ہاتھ کی بند کرے وَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ سِتُّ اٰيَاتٍ مِّنَ الْقُرْاٰنِ تُسَمّٰى اٰيَاتِ الشِّفَاءِ يَكْتُبُهَا لِلْمَرِيْضِ فِيْ اِنَاءٍ وَّيَمْحُوْهَا بِالْمَاءِ وَيَشْرَبُ وَيَشْفِ صُدُوْرَ قَوْمٍ مُّؤْمِنِيْنَ وَشِفَاءٌ لِّمَا فِي الصُّدُوْرِ يَخْرُجُ مِنْ بُطُوْنِهَا شَرَابٌ مُّخْتَلِفٌ اَلْوَانُهٗ فِيْهِ شِفَاءٌ لِّلنَّاسِ وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا هُوَ شِفَاءٌ وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ وَاِذَا مَرِضْتُ فَهُوَ يَشْفِيْنِ قُلْ هُوَ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا هُدًى وَّشِفَاءٌ اور مین نے سنا حضرت اللہ والد ماجد سے فرماتے تھے کہ چھ آیتین ہین قرآن کی جنکا آیات شفا نام ہی بیمار کے واسطے اونکو ایک

برتن مین لکھے اور پانی سے دھوکر پلا دے آیات مذکورہ ویشفت سے آخر تک ہین وسمعتہ
یقول ثلث وثلثون اٰیۃ تنفع من السحر وتکون حرزًا من الشیطان واللصوص
والسباع اربع اٰیات من اول البقرۃ واٰیۃ الکرسی واٰیتان بعدھا الی خالدون
وثلث من اٰخر البقرۃ وثلث من الاعراف ان ربکم اللّٰہ الی محسنین واٰخر
بنی اسرائیل قل ادعوا اللّٰہ او ادعوا الرحمٰن وعشر اٰیات من اول الصافات
الی لازب واٰیتان من سورۃ الرحمٰن یا معشر الجن الی تنتصران واٰخر الحشر
لو انزلنا ھذا القراٰن واٰیتان من قل اوحی وانہ تعالٰی جد ربنا الی شططا
فھذہ ھی الاٰیات المسماۃ بثلث وثلثین اٰیۃ وکان سیدی الوالد یزید
علیھا الفاتحۃ وقل یا ایھا الکافرون وقل ھو اللّٰہ احد والمعوذتین و
یاخذ من اول السورۃ قل اوحی الی شططا اور مین نے حضرت والد سے سنا
فرماتے تھے تینتیس آیتین ہین کہ جادو کے اثر کو دفع کرتی ہین اور شیطان اور چورون
اور درندے جانورون سے پناہ ہو جاتی ہین چار آیتین سورۂ بقر کے اول سے اور
آیۃ الکرسی اور دو آیتین اوسکے بعد کی خالدون تک اور تین آیتین آخر سورہ بقر کی
یعنی للہ ما فی السمٰوٰت سے آخر تک اور تین آیتین سورۂ اعراف کی ان ربکم سے محسنین تک
اور سورۂ بنی اسرائیل کی پچھلی آیت یعنی قل ادعوا اللّٰہ او ادعوا الرحمٰن سے آخر تک اور دس آیتین
صافات کے اول سے لازب تک اور دو آیتین سورۂ رحمٰن کی یا معشر الجن سے تنتصران تک اور آخر سورۂ حشر کی لو انزلنا
سے آخر تک اور دو آیتین سورۂ جن یعنی قل اوحی کی وانہ تعالٰی جد ربنا سے شططا تک یہی آیات مذکورہ تینتیس آیتین کیساتھ
مسمّی ہین اور ہمارے والد مرشد آیات مذکورہ پر سورۂ فاتحہ اور قل یا ایہا الکافرون اور قل ہو اللہ احد اور
قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس زیادہ کرتے تھے اور سورۂ جن سے اول آیت یعنی قل اوحی سے شططا
تک لیتے تھے ف مترجم کتاب حضرت مصنف قدس سرہ نے آیات مذکورہ کا پتا بتایا بطور اختصار کے کہ وقف
سمجھ لیگا لوگ ناواقفون کے واسطے مناسب معلوم ہوا کہ آیات معدودہ کو بیان پورا ذکر کر دیجئے کہ تلاش کرنا نہ پڑے

۳۳ آیات برای دفع اثر سحر و محافظت از دزدان و درندگان

الم ذلك الكتاب لا ريب فيه هدى للمتقين الذين يؤمنون بالغيب ويقيمون الصلوة ومما رزقناهم
ينفقون والذين يؤمنون بما انزل اليك وما انزل من قبلك وبالآخرة هم يوقنون اولئك على
هدى من ربهم واولئك هم المفلحون ۝ الله لا اله الا هو الحي القيوم لا تأخذه سنة ولا نوم له ما في
السموات وما في الارض من ذا الذي يشفع عنده الا باذنه يعلم ما بين ايديهم وما خلفهم ولا يحيطون
بشيء من علمه الا بما شاء وسع كرسيه السموات والارض ولا يؤده حفظهما وهو العلي العظيم لا اكراه
في الدين قد تبين الرشد من الغي فمن يكفر بالطاغوت ويؤمن بالله فقد استمسك بالعروة الوثقى
لا انفصام لها والله سميع عليم الله ولي الذين آمنوا يخرجهم من الظلمات الى النور والذين
كفروا اولياؤهم الطاغوت يخرجونهم من النور الى الظلمات اولئك اصحاب النار هم فيها خالدون لله ما
في السموات وما في الارض وان تبدوا ما في انفسكم او تخفوه يحاسبكم به الله فيغفر لمن يشاء
ويعذب من يشاء والله على كل شيء قدير آمن الرسول بما انزل اليه من ربه والمؤمنون
كل آمن بالله وملائكته وكتبه ورسله لا نفرق بين احد من رسله وقالوا سمعنا واطعنا غفرانك
ربنا واليك المصير لا يكلف الله نفسا الا وسعها لها ما كسبت وعليها ما اكتسبت ربنا لا تؤاخذنا
ان نسينا او اخطأنا ربنا ولا تحمل علينا اصرا كما حملته على الذين من قبلنا ربنا ولا تحملنا ما لا طاقة
لنا به واعف عنا واغفر لنا وارحمنا انت مولانا فانصرنا على القوم الكافرين ان ربكم الله الذي
خلق السموات والارض في ستة ايام ثم استوى على العرش يغشي الليل النهار يطلبه حثيثا
والشمس والقمر والنجوم مسخرات بامره الا له الخلق والامر تبارك الله رب العالمين ادعوا ربكم
تضرعا وخفية انه لا يحب المعتدين ولا تفسدوا في الارض بعد اصلاحها وادعوه خوفا وطمعا
ان رحمت الله قريب من المحسنين قل ادعوا الله او ادعوا الرحمن ايا ما تدعوا فله الاسماء الحسنى
ولا تجهر بصلاتك ولا تخافت بها وابتغ بين ذلك سبيلا وقل الحمد لله الذي لم يتخذ ولدا ولم
يكن له شريك في الملك ولم يكن له ولي من الذل وكبره تكبيرا والصافات صفا فالزاجرات
زجرا فالتاليات ذكرا ان الهكم لواحد رب السموات والارض وما بينهما ورب المشارق

اِنَّا زَیَّنَّا السَّمَآءَ الدُّنْیَا بِزِیْنَةِ نِ الْکَوَاکِبِ وَحِفْظًا مِّنْ کُلِّ شَیْطَانٍ مَّارِدٍ لَا یَسَّمَّعُوْنَ
اِلَی الْمَلَاِ الْاَعْلٰی وَیُقْذَفُوْنَ مِنْ کُلِّ جَانِبٍ دُحُوْرًا وَّلَهُمْ عَذَابٌ وَّاصِبٌ اِلَّا
مَنْ خَطِفَ الْخَطْفَةَ فَاَتْبَعَهٗ شِهَابٌ ثَاقِبٌ فَاسْتَفْتِهِمْ اَهُمْ اَشَدُّ خَلْقًا اَمْ مَّنْ خَلَقْنَا
اِنَّا خَلَقْنٰهُمْ مِّنْ طِیْنٍ لَّازِبٍ یٰمَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ اِنِ اسْتَطَعْتُمْ اَنْ تَنْفُذُوْا
مِنْ اَقْطَارِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ فَانْفُذُوْا لَا تَنْفُذُوْنَ اِلَّا بِسُلْطٰنٍ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ
رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ یُرْسَلُ عَلَیْکُمَا شُوَاظٌ مِّنْ نَّارٍ وَّنُحَاسٌ فَلَا تَنْتَصِرٰنِ لَوْ اَنْزَلْنَا
هٰذَا الْقُرْاٰنَ عَلٰی جَبَلٍ لَّرَاَیْتَهٗ خَاشِعًا مُّتَصَدِّعًا مِّنْ خَشْیَةِ اللّٰهِ وَتِلْکَ الْاَمْثَالُ
نَضْرِبُهَا لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ یَتَفَکَّرُوْنَ هُوَ اللّٰهُ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عٰلِمُ الْغَیْبِ وَالشَّهَادَةِ
هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ هُوَ اللّٰهُ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْمَلِکُ الْقُدُّوْسُ السَّلٰمُ الْمُؤْمِنُ
الْمُهَیْمِنُ الْعَزِیْزُ الْجَبَّارُ الْمُتَکَبِّرُ سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا یُشْرِکُوْنَ هُوَ اللّٰهُ الْخَالِقُ
الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ لَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰی یُسَبِّحُ لَهٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَهُوَ الْعَزِیْزُ
قُلْ اُوْحِیَ اِلَیَّ اَنَّهُ اسْتَمَعَ نَفَرٌ مِّنَ الْجِنِّ فَقَالُوْٓا اِنَّا سَمِعْنَا قُرْاٰنًا عَجَبًا یَّهْدِیْٓ اِلَی
الرُّشْدِ فَاٰمَنَّا بِهٖ وَلَنْ نُّشْرِکَ بِرَبِّنَآ اَحَدًا وَّاَنَّهٗ تَعٰلٰی جَدُّ رَبِّنَا مَا اتَّخَذَ صَاحِبَةً وَّلَا
وَّاَنَّهٗ کَانَ یَقُوْلُ سَفِیْهُنَا عَلَی اللّٰهِ شَطَطًا وَسَمِعْتُهٗ یَقُوْلُ اِذَا ظَهَرَ مَرَضُ
الْحَصْبَةِ فَخُذْ خَیْطًا اَزْرَقَ وَاقْرَأْ سُوْرَةَ الرَّحْمٰنِ وَکُلَّمَا مَرَرْتَ عَلٰی قَوْلِهٖ
فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ فَاعْقِدْ عُقْدَةً وَانْفُثْ فِیْهَا وَعَلِّقِ الْخَیْطَ فِیْ عُنُقِ
الصَّبِیِّ یُعَافِیْهِ اللّٰهُ تَعَالٰی مِنْ ذٰلِکَ الْمَرَضِ اور میں نے حضرت والد سے سنا
فرماتے تھے کہ جب چیچک کی بیماری ظاہر ہو تو نیلا تاگا لے اور سورہ رحمٰن
پڑھ اور جب بار کر تو فبای آلاء ربکما تکذبان پر پہونچے تو ایک گرہ دے اور اس
پھونک ڈال اور تاگے کو لڑکے کی گردن میں باندھ دے حق تعالیٰ اسکو
بیماری سے آرام دیگا وسمعته یقول اسماء اصحاب الکہف امان من ال

[illegible] چیچک

وَالْحُرُوْفِ وَالذَّهَبِ وَالتَّمْرِ وَالَّتِي بِحُرُوْمَةِ يَمْلِيْخَا مَكْسَلْمِيْنَا كَشْفُوْطَطَ اَذْرَنَا
فَطْيُوْنَسْ كَشْنَا فَطْيُوْنَسْ تَبْيُوْنَسْ يُوَانِسْ بُوْنَسْ وَكَلْبُهُمْ قِطْمِيْرُ وَعَلَى اللّٰهِ
قَصْدُ السَّبِيْلِ وَمِنْهَا جَائِرٌ اور سنا مین نے حضرت والد سے فرماتے تھے کہ اصحاب
کہف کے نام (ان مین ڈوبنے اور جلنے اور غارتگری اور چوری سے) الٰہی سے آخر تک
دعا کرے وَسَمِعْتُهٗ يَقُوْلُ اِذَا احْتَرَجْتَ اِلٰى حَاجَةٍ فَاقْرَأْ يَا بَدِيْعَ الْعَجَائِبِ بِالْخَيْرِ يَا بَدِيْعُ
اَلْفًا وَمِائَتَيْ مَرَّةٍ اِثْنَا عَشَرَ يَوْمًا فَاِنَّ اللّٰهَ يَقْضِيْ حَاجَتَكَ وَهٰذِهٖ عَزَائِمُ اَجَازَنِيْ
سَيِّدِيْ اَلْوَالِدُ بِهَا فِيْ جُمْلَةِ مَا اَجَازَنِيْ اور سنا مین نے حضرت والد سے فرماتے
تھے کہ جب تجھکو کوئی حاجت پیش آوے تو یا بدیع العجائب بالخیر یا بدیع کو بارہ سو بار
پڑہ بارہ دن تک کہ حق تعالیٰ تیری حاجت برلاویگا اور ان اعمال مذکورہ کی اول
فصل سے یہان تک مجکو میرے والد مرشد نے اجازت دی ہے منجملہ اور اعمال کے کہ
جنمین مجکو اجازت فرمائی ہے لِقَضَاءِ الْحَاجَاتِ الْمُهِمَّةِ يَرْكَعُ اَرْبَعَ رَكَعَاتٍ
يَقْرَأُ فِي الْاُوْلٰى بَعْدَ الْفَاتِحَةِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَكَ اِنِّيْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ
فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ وَنَجَّيْنَاهُ مِنَ الْغَمِّ وَكَذٰلِكَ نُنْجِي الْمُؤْمِنِيْنَ مِائَةَ مَرَّةٍ وَفِي الثَّانِيَةِ
رَبِّ اِنِّيْ مَسَّنِيَ الضُّرُّ وَاَنْتَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ مِائَةَ مَرَّةٍ وَفِي الثَّالِثَةِ وَ
اُفَوِّضُ اَمْرِيْ اِلَى اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ بَصِيْرٌ بِالْعِبَادِ مِائَةَ مَرَّةٍ وَفِي الرَّابِعَةِ قَالُوْا
حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ مِائَةَ مَرَّةٍ ثُمَّ يُسَلِّمُ وَيَقُوْلُ رَبِّ اِنِّيْ مَغْلُوْبٌ
فَانْتَصِرْ مِائَةَ مَرَّةٍ حاجات مشکلہ کے برلانے کے واسطے چار رکعتین پڑہے پہلی رکعت مین
سورۂ فاتحہ کے بعد لا الٰہ الا انت سبحانک انی کنت من الظلمین فاستجبنا لہ ونجینا
من الغم وکذلک ننجی المؤمنین کو سو بار پڑہے اور دوسری رکعت مین بعد فاتحہ کے رب
انی مسنی الضر وانت ارحم الراحمین سو بار پڑہے اور تیسری رکعت مین بعد فاتحہ کے
وافوض امری الی اللہ ان اللہ بصیر بالعباد سو بار پڑہے اور چوتھی رکعت مین بعد فاتحہ

کے قالوا حسبنا اللہ ونعم الوکیل ستو بار پڑھے پھر سلام پھیر کرکے رب انی مغلوب فانتصر ستو
بار **ف** مولانا نے فرمایا کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے ارشاد کیا کہ یہ چارون آیتین
اسم اعظم مین کہ جنکے وسیلے سے جو سوال کرے پاوے اور جو دعا کرے قبول ہوا اور مجکو تعجب
آتا ہی اوس شخص سے کہ بواسطے انکے دعا کرے اور قبول نہو فائدہ جلیلہ حضرت شاہ ولی اللہ
قدس سرہ نے چار باب مین فرمایا کہ جو شخص کہ حصول ہر مطلب مین جلالی ہو یا جمالی حکم مین
کبریت احمر کے ہی اور اوسکو اسم اعظم شمار کیا ہی وہ یہ آیت ہی لا الہ الا انت سبحانک انی کنت
من الظالمین رسول علیہ السلام نے فرمایا کہ یہ دعا ذوالنون علیہ السلام کی ہی کہ مچھلی کے پیٹ
مین فرمائی جو مسلمان جس مطلب کے واسطے اس آیت سے دعا کریگا قبول ہوگی اور حق
یہ ہی کہ یہ دعا نہایت مجرب التاثیر اور کمال سریع الاثر ہی جس امر مین چاہے اس آیت سے دعا
کرے اور مشایخ اسکی سرعت تاثیر اور عدم تخلف پر اجماع اور اتفاق رکھتے ہین اور طریقہ دعا کا
اونھون نے باقسام متعدد ذکر کیا ہی آسان تر دو طریقے ہین ایک یہ کہ بارہ دن تک بہ
نیت حصول مطلب بارہ ہزار بار پڑھے اور اگر نہو سکے تو بارہ سو بار پڑھے اول اور آخر چند
بار درود پڑھے اور دوسرا طریقہ یہ ہی کہ ایک لاکھ پچیس ہزار بار پڑھے خلاصہ یہ ہی کہ اسکی
قوت تاثیر مین کچھ شک نہین اسواسطے کہ ایسا کوئی عمل نہین کہ جسکی صحت قرآن مجید سے بھی
ہو اور صحیح حدیث سے بھی اور مشایخ کے اقوال سے بھی سوا اسکے قرآن مین اسکی شان مین
وارد ہی فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ وَنَجَّيْنَاهُ مِنَ الْغَمِّ وَكَذٰلِكَ نُنْجِي الْمُؤْمِنِيْنَ وَلِمَنْ خَبَطَهُ الشَّيْطَانُ يَقْرَءُ
فِيْ اُذُنِهِ الْيُسْرٰى سَبْعَ مَرَّاتٍ وَلَقَدْ فَتَنَّا سُلَيْمَانَ وَاَلْقَيْنَا عَلٰى كُرْسِيِّهٖ جَسَدًا ثُمَّ
اَنَابَ اور جسکو شیطان باولا کر ڈالے یعنی جسپر آسیب کا خلل ہو تو اوسکے بائین کان مین
یہ آیت سات بار پڑھے ولقد فتنا سلیمان والقینا علی کرسیہ جسدا ثم اناب وَاَيْضًا يُؤَذِّنُ
فِيْ اُذُنِهٖ سَبْعَ مَرَّاتٍ وَيَقْرَاُ الْفَاتِحَةَ وَالْمُعَوَّذَاتِ وَاٰيَةَ الْكُرْسِيِّ وَالطَّارِقِ
وَاٰخِرَ سُوْرَةِ الْحَشْرِ وَسُوْرَةَ الصّٰفّٰتِ كُلَّهَا فَاِنَّ الشَّيْطَانَ يَحْتَرِقُ اور وہ آسیب کے

یہ بھی عمل ہو کہ اوس کے کان مین سات بار اذان دے اور سورۂ فاتحہ اور قل اعوذ برب الفلق
اور قل اعوذ برب الناس اور آیۃ الکرسی اور سورۂ طارق یعنی والسماء والطارق اور
سورۂ حشر کی آیتین یعنی ہو اللہ الذی سے آخر تک اور سورۂ صافات ساری پڑھے
آسیب جل جاویگا وَاَیضًا یقرأ فِی اُذُنِہٖ اَفَحَسِبْتُمْ اِلٰی اٰخِرِ سُوْرَۃِ الْمُؤْمِنِیْنَ اور
اور آسیب زدہ کے واسطے یہ بھی عمل ہو کہ اوسکے کان مین سورۂ مومنین کی یہ آیتین پڑھے
اَفَحَسِبْتُمْ اَنَّمَا خَلَقْنٰکُمْ عَبَثًا وَّاَنَّکُمْ اِلَیْنَا لَا تُرْجَعُوْنَ فَتَعٰلَی اللّٰہُ الْمَلِکُ الْحَقُّ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ
رَبُّ الْعَرْشِ الْکَرِیْمِ وَمَنْ یَّدْعُ مَعَ اللّٰہِ اِلٰھًا اٰخَرَ لَا بُرْھَانَ لَہٗ بِہٖ فَاِنَّمَا حِسَابُہٗ عِنْدَ رَبِّہٖ
اِنَّہٗ لَا یُفْلِحُ الْکٰفِرُوْنَ وَقُلْ رَّبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَاَنْتَ خَیْرُ الرّٰحِمِیْنَ وَاَیْضًا یَقْرَأُ عَلٰی
مَآءٍ فَاتِحَۃَ الْفَاتِحَۃِ وَاٰیَۃَ الْکُرْسِیِّ وَخَمْسَ اٰیَاتٍ مِّنْ اَوَّلِ سُوْرَۃِ الْجِنِّ وَیَرُشُّ
بِہٖ وَجْھَہٗ فَاِنَّہٗ یُفِیْقُ وَاِذَا اَحَسَّ بِالْجِنِّیِّ فِیْ مَکَانٍ یَرُشُّ مِنْ ذٰلِکَ الْمَآءِ فِیْ
نَوَاحِی الْمَکَانِ فَاِنَّہٗ لَا یَعُوْدُ اِلَیْہِ اور دفع آسیب کا یہ بھی عمل ہو کہ پاک پانی پر سورۂ
فاتحہ اور آیۃ الکرسی اور پانچ آیتین اول سورۂ جن کی پڑھے اور اوس پانی کا اوسکے
مونہہ پر چھینٹا مارے کہ ہوش مین آجاویگا اور جب کسی مکان مین جن معلوم ہو سو
اوسی پانی سے اوس مکان کی نواحی مین چھینٹے مارے تو وہان پھر نہ آویگا مترجم کہتا ہو
سورۂ جن کے آیات مذکورہ یہ ہین قُلْ اُوْحِیَ اِلَیَّ اَنَّہُ اسْتَمَعَ نَفَرٌ مِّنَ الْجِنِّ فَقَالُوْٓا اِنَّا سَمِعْنَا
قُرْاٰنًا عَجَبًا یَّھْدِیْٓ اِلَی الرُّشْدِ فَاٰمَنَّا بِہٖ وَلَنْ نُّشْرِکَ بِرَبِّنَآ اَحَدًا وَّاَنَّہٗ تَعٰلٰی جَدُّ رَبِّنَا مَا
اتَّخَذَ صَاحِبَۃً وَّلَا وَلَدًا وَّاَنَّہٗ کَانَ یَقُوْلُ سَفِیْھُنَا عَلَی اللّٰہِ شَطَطًا وَّاَنَّا ظَنَنَّآ اَنْ لَّنْ
تَقُوْلَ الْاِنْسُ وَالْجِنُّ عَلَی اللّٰہِ کَذِبًا وَلِاِلْمَامِ الشَّیْطَانِ بِالْبَیْتِ وَرَمْیِھِمْ بِالْحِجَارَۃِ
اَقْرَأْ ھٰذِہِ الْاٰیَۃَ اِنَّھُمْ یَکِیْدُوْنَ کَیْدًا اِلٰی رُوَیْدًا عَلٰی اَرْبَعَۃِ مَسَامِیْرَ عَلٰی
کُلِّ وَاحِدٍ خَمْسًا وَّعِشْرِیْنَ مَرَّۃً ثُمَّ یَدْفِنُھَا فِیْ اَرْبَعَۃِ اَطْرَافِ ذٰلِکَ الْبَیْتِ
اور واسطے قریب ہونے شیطان کے گھر سے اور اوسکے پتھر پھینکنے کے لیے یہ آیت پڑھے

إنهم يكيدون كيدًا وأكيد كيدًا فمهل الكافرين أمهلهم رويدًا ۔ چار لوہے کی کیلون پر
ہر کیل پر پچیس پچیس بار پھر اونکو گھر کے چارون کونون مین گاڑدے وایضاً

ایضاً برای دفع جن

يكتب أسماء أصحاب الكهف في جدران البيت اور یہ بھی دفع جن کا عمل ہی کہ
اصحاب کہف کے نام گھر کی دیوارون مین لکھے وللعقيمة يكتب هذه الآية في رق
الغزال بالزعفران وماء الورد ثم يعلق في عنقها ولو أن قرآنًا سيرت به
الجبال إلى جميعًا وأيضًا يقرأ على أربعين قرنفلًا على كل واحد سبع مرات
أو كظلمات إلى نور وتأكل كل يوم واحدًا وابتداء أكلها من وقت فراغها من غسل
الحيض ويواقعها زوجها في تلك الأيام اور عقیمہ یعنی بانجھ عورت کے واسطے ہرن کی جھلی پر زعفران

برای عقیمہ

اور گلاب سے یہ آیت لکھے ولو أن قرآنًا سيرت به الجبال أو قطعت به الأرض أو كلم
به الموتى بل لله الأمر جميعًا پھر اس تعویذ کو اوسکی گردن مین باندھے اور یہ بھی عقیمہ کے
واسطے ہی کہ چالیس لونگون پر سات سات بار اس آیت کو پڑھے أو كظلمات في بحر لجي يغشاه
موج من فوقه موج من فوقه سحاب ظلمات بعضها فوق بعض إذا أخرج يده لم يكد يراها
ومن لم يجعل الله له نورًا فما له من نور اور ایک لونگ کو ہر دن کھاوے اور شروع
کرے حیض کے غسل کے ہونے سے اور ان دنون مین اوسکا زوج اوس سے صحبت
کرتا رہے **ف** مولانا نے فرمایا اور شرط اس عمل کی یہ بھی ہی کہ لونگ رات کو کھاوے
اوسپر پانی نہ پیے والتي تملص جنينها يأخذ خيطًا معصفرًا على مقدار طولها

برای اسقاط جنین

ويعقد عليه تسع عقد ينفث في كل منها واصبر وما صبرك إلا بالله إلى يمكرون
وقل يا أيها الكافرون إلى آخرها اور جو عورت بچہ اسقاط کر دیتی ہو تو ایک تاگا کسم
کا رنگا اوسکے قد کے برابر لے اور اوسپر نو گرہ لگاوے اور ہر گرہ پر واصبر وما صبرك إلا
بالله ولا تحزن عليهم ولا تك في ضيق مما يمكرون إن الله مع الذين اتقوا والذين هم
محسنون اور قل یا ایہا الکافرون پڑھے اور پھونکے والتي ضربها الجان من بين

فِي رُقْعَةٍ وَأَلْقَتْ مَا فِيهَا وَتَخَلَّتْ وَأَذِنَتْ لِرَبِّهَا وَحُقَّتْ اِهْيًا اَشْرَاهِيًا
وَيَلُفُّ الرُّقْعَةَ فِي ثَوْبٍ طَاهِرٍ وَيُعَلِّقُهَا فِي فَخِذِهَا الْيُسْرٰى فَاِنَّهَا تَلِدُ سَرِيعًا
قُلْتُ حَفِظْتُ مِنْ كِتَابِ الدُّرِّ الْمَنْثُورِ عَنِ الْاَعْمَشِ اَنَّ هٰذِهِ الْكَلِمَةَ
دُعَاءُ مُوسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ مَعْنَاهُ يَا حَيُّ قَبْلَ كُلِّ شَيْءٍ وَيَا حَيُّ بَعْدَ كُلِّ شَيْءٍ

اور جس عورت کو دردزہ ہو یعنی لڑکا پیدا ہونے کا درد تکلیف دے تو پرچہ کاغذ مین یہ آیت لکھے والقت مافیہا وتخلت واذنت لربہا وحقت اہیا اشراہیا اور اس پرچے کو پاک کپڑے مین لپیٹے اور اوسکی بائین ران مین باندھے تو وہ جلد جنے گی مین کہتا ہون مجکو یاد ہی جلال الدین سیوطی کی کتاب درمنثور سے بروایت اعمش کہ یہ کلمہ یعنی اہیا اشراہیا جناب موسی علیہ السلام کی دعا ہی معنی اوسکے یہ کہ ای زندہ قبل ہر چیز کے اور ای زندہ بعد ہر چیز کے

ف مترجم کہتا ہی اہیا بکسر ہمزہ و اشراہیا بفتح ہمزہ و شین لفظ یونانی ہی یعنی وہ ازل کہ کبھی اوسکو زوال نہین اور شراہیا کہنا بدون ہمزہ کے خطا ہی بزعم علماے یہود کے کذا فی القاموس مولانا نے فرمایا کہ اگر اول سورت سے حقت تک شیرینی پر پڑھے اور حاملہ کو کھلاوے تو بھی جلد جنے اَلَّتِي لَا تَلِدُ اِلَّا اُنْثٰى يَكْتُبُ قَبْلَ اَنْ يَمْضِيَ عَلَى الْحَمْلِ ثَلٰثَةُ اَشْهُرٍ عَلٰى رَقِّ الْغَزَالِ بِالزَّعْفَرَانِ وَمَاءِ الْوَرْدِ هٰذِهِ الْاٰيَةَ اَللّٰهُ يَعْلَمُ مَا تَحْمِلُ كُلُّ اُنْثٰى وَمَا تَغِيضُ الْاَرْحَامُ وَمَا تَزْدَادُ وَكُلُّ شَيْءٍ عِنْدَهٗ بِمِقْدَارٍ عَالِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ الْكَبِيرُ الْمُتَعَالِ وَهٰذِهِ الْاٰيَةَ يَا زَكَرِيَّا اِنَّا نُبَشِّرُكَ اِلٰى سَمِيًّا ثُمَّ يَكْتُبُ بِحَقِّ مَرْيَمَ وَعِيسٰى اٰتِنَا صَالِحًا حَوْلَ الْحَمْلِ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ وَاٰلِهٖ

اور جو عورت سوائے لڑکی کے لڑکا نہ جنتی ہو تو حمل پر تین مہینے گذرنے سے پہلے ہرن کی جھلی پر زعفران اور گلاب سے اس آیت کو لکھے اَللّٰهُ يَعْلَمُ مَا تَحْمِلُ كُلُّ اُنْثٰى وَمَا تَغِيضُ الْاَرْحَامُ وَمَا تَزْدَادُ وَكُلُّ شَيْءٍ عِنْدَهٗ بِمِقْدَارٍ عَالِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ الْكَبِيرُ الْمُتَعَالِ اور اس آیت کو لکھے يَا زَكَرِيَّا اِنَّا نُبَشِّرُكَ بِغُلَامٍ اسْمُهٗ يَحْيٰى لَمْ نَجْعَلْ لَهٗ مِنْ قَبْلُ سَمِيًّا

پھر یہ لکھے بن مریم عیسی انا صاحب الطویل المرکی محمد وآلہ یعنی پھر اس تعویذ کو حاملہ باندھے
رہے واخبرنی من اثق بہ المرأۃ لا یعیش لہا ولد یأخذ نانخوا ۷ و
والفلفل الاسود ویقرأ علیہما عند ظہیرۃ یوم الاثنین اربعین مرۃ
سورۃ والشمس یبدأ کل مرۃ بالصلوۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم وتحلیہا تاکل
المرأۃ کل یوم من حملہا الی فطام المولد اور اوس شخص نے جسپر مجکو اعتماد ہے خبر دی
کہ جس عورت کا لڑکا نہ زندہ رہتا ہو تو اجوائن اور کالی مرچ لے دونوں چیزوں پر
دوشنبے کے دن دوپہر کو چالیس بار سورۂ والشمس پڑھے ہر بار درود پڑھکر شروع کرے
اور اوسی پر ختم کرے اسکو ہر روز عورت کھایا کرے حمل کے دن سے لڑکے کے دودھ
چھڑانے تک واخبرنی ایضا التی لا تلد الا انثی ان یخط خطا مستدیرا علی بطنہا
سبعین مرۃ فی کل مرۃ یقول مع ادارۃ الاصبع یا متین اور یہ
بھی اوسی شخص معتمد نے مجکو خبر دی کہ جو عورت سوائے لڑکی کے لڑکا نہ جنتی ہو تو اوسکے
پیٹ پر گول لکیر کھینچے ستر بار ہر بار اونگلی کے پھیرنے کے ساتھ یا متین کہے ثم نعود الی
الکلام الاول نقول من تلک العزائم للصبی الذی اصابہ عین عائنۃ
یخط خطا مستدیرا بالسکین وہو یقرأ آیۃ الکرسی وہذہ الآیات وقل
جاء الحق وزہق الباطل ان الباطل کان زہوقا ویحق اللہ الحق بکلماتہ و
لو کرہ المجرمون ویرید اللہ ان یحق الحق بکلماتہ ویقطع دابر الکافرین لیحق
الحق ویبطل الباطل ولو کرہ المجرمون ویمحو اللہ الباطل ویحق الحق بکلماتہ
انہ علیم بذات الصدور ثم یقول اعوذ بکلمات اللہ التامات من شر کل
شیطان وہامۃ ومن کل عین لامۃ یا حفیظ یا رقیب یا وکیل یا کفیل فسیکفیکہم اللہ
وہو السمیع العلیم ثم یرکز السکین فی وسط الدائرۃ ویقول رکزتہا فی قلب
العائنۃ ثم یسترہا تحت صحفۃ او قعب پھر ہم رجوع کرتے ہیں پہلے کلام کی طرف تو

سکتے ہیں اونھیں آیتون سے یعنی جنکی والد یا جد سے اجازت ہے یہ عمل ہے اوس لڑکے
کے واسطے جسکو نظر لگانے والی عورت کی نظر لگ گئی اوس عورت کو ڈاین یا ڈھونڈھی
کہتے ہیں ایک گول لکیر کھینچے اوس پر آیت الکرسی اور ان آیتون کو پڑھتے ہوئے وقل
جاء الحق وزهق الباطل ان الباطل كان زهوقا ويحق الله الحق بكلماته ولو كره المجرمون ويريد
الله ان يحق الحق بكلماته ويقطع دابر الكافرين ليحق الحق ويبطل الباطل ويمح الله الباطل
ويحق الحق بكلماته انه عليم بذات الصدور پھر یہ دعا پڑھے اعوذ بكلمات الله التامات
من شر كل شيطان وهامة ومن كل عين لامة يا حفيظ يا رقيب يا وكيل يا كفيل فسيكفيكهم الله وهو
السميع العليم پھر چھری کو کنڈل لکیر کے اندر گاڑے اور کہے کہ میں نے چھری گاڑ دی نظر
لگانے والی کے دل میں پھر اوسکو ڈھک دے رکابی کے نیچے یا چھپ سکے نیچے یعنی پیالی
کے نیچے وايضاً من كان العاين او الساحر فلان وترك دعا كا اسمه وقت ما تنبه
او وقت حكايته عن نفسه بطل عمله اور یہ بھی ہے کہ جو نظر لگانے والے یا جادوگر
ہے یا فاسق ہے اور اوسکا نام لیکر پکارے نظر لگنے کے وقت یا اوس وقت جب تو اوسکا
ذکر کرے تو اوسکا اثر باطل ہو جائیگا وايضاً اذا تحقق العين والكاين امر ان يغسل وجهه ويديه ومرفقيه
وركبتيه واطراف رجليه وداخلة ازاره في اناء وصبت الماء على المعيون برأ من ساعة تلك
اخرج مالك في الموطا امر لا عليه السلام لعاين فيما بينا من هذه الكيفية
اور یہ بھی ہے کہ جب نظر لگاتا اور نظر کا لگانے والا ثابت ہو جاوے تو اوسکے مونہہ اور دونوں
ہاتھ اور دونوں پاؤں اور اوسکی شرمگاہ کے دھونے کو کہے ایک برتن میں اور اوس
پانی کو اوسپر چھڑکے جسکو نظر لگی تو اوسی دم اچھا ہو جاوے میں کہتا ہوں امام مالک نے
موطا میں روایت کی کہ رسول علیہ الصلوۃ والسلام نے نظر لگانے والے کو اسی طرح کے عمل
کا امر کیا یعنی شرمگاہ وغیرہ دھونے کا ف مولانا نے فرمایا کہ صحیح مسلم میں ہے کہ
رسول علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا کہ نظر کا لگنا ٹھیک ہے اگر کوئی چیز تقدیر پر غالب آتی

ایضاً برائے دفع نظر بد

ایضاً

زنظر غالب ہو تو درجب کوئی اچھے دُعا دے تو دھو دو یعنی اگر دفع نظر کے واسطے کوئی
تیسے درخواست کرے کہ مونہہ وغیرہ دھو دیجئے تو دھو دینا چاہیے کہ شاید تمہاری ہی نظر
لگ گئی ہو اسکا برا ماننا عبث ہے اور روایت ہے کہ عثمان رضہ نے ایک خوبصورت لڑکا دیکھا
تو فرمایا اسکی ٹھوڑی میں کالا ٹیکا لگا دو کہ اوسکو نظر نہ لگے مترجم کہتا ہے کہ یہ جو لڑکے
کے کالا ٹیکا لگا دیتے ہیں معلوم ہوا کہ بے اصل بات نہیں ہے واللہ اعلم وایضاً اِذرَع مِن
خَيطٍ عَاجِزٍ ثَلٰثَةَ اَذرُعٍ وَاترُكهُ عِندَنَا مِن تُحفَتِكَ ثُمَّ اقرَأ هٰذِهِ العَزِيمَةَ
عَلَى المَعيُونِ ثُمَّ اذرَع ثَانِيًا فَاِن زَادَ اَو نَقَصَ فَهُوَ مَعيُونٌ فَكَرِّرِ العَمَلَ ثَلٰثًا
يَذهَبُ اَثَرُ العَينِ بِسمِ اللّٰهِ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ وَتَقرَأُ الفَاتِحَةَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ
ثُمَّ تَقُولُ عَزَمتُ عَلَيكِ اَيَّتُهَا العَينُ الَّتِي فِي فُلَانِ بنِ فُلَانَةَ اَو فُلَانَةَ بِنتِ فُلَانَةَ
بِعَزَائِمِ اللّٰهِ وَبِنُورِ عَظَمَتِهِ وَخَبءِ اللّٰهِ بِمَا جَرٰى بِهِ القَلَمُ مِن عِندِ اللّٰهِ اِلٰى خَيرِ
خَلقِ اللّٰهِ مُحَمَّدِ بنِ عَبدِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ عَزَمتُ عَلَيكِ اَيَّتُهَا العَينُ الَّتِي
فِي فُلَانِ بنِ فُلَانَةَ بِحَقِّ اَشرَاهِيَا بَرَاهِيَا اَذُونِيَا اَصبَاؤُت اٰل شَدَّاي عَزَمتُ عَلَيكِ
اَيَّتُهَا العَينُ الَّتِي فِي فُلَانِ بنِ فُلَانَةَ بِحَقِّ شَهت بَهت اِنتَهَت يَا قَطَّاعَ الثِّيَا بِالَّذِي
لَا يَقوٰى عَلَيهِ اَرضٌ وَلَا سَمَاءٌ اُخرُجِي يَا نَفسَ السُّوءِ مِن فُلَانِ بنِ فُلَانَةَ كَمَا
اَخرَجَ يُوسُفَ مِنَ المَضِيقِ وَجَعَلَ لِمُوسٰى فِي البَحرِ طَرِيقًا وَاِلَّا فَاَنتِ بَرِيئَةٌ
مِنَ اللّٰهِ تَعَالٰى وَاللّٰهُ تَعَالٰى بَرِيءٌ مِنكِ اُخرُجِي يَا نَفسَ السُّوءِ مِن فُلَانِ بنِ فُلَانَةَ بِاَلفِ
قُل هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ اَللّٰهُ الصَّمَدُ لَم يَلِد وَلَم يُولَد وَلَم يَكُن لَهُ كُفُوًا اَحَدٌ اُخرُجِي
يَا نَفسَ السُّوءِ بِاَلفِ اَلفِ لَا حَولَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ العَلِيِّ العَظِيمِ وَنُنَزِّلُ مِنَ القُراٰنِ
مَا هُوَ شِفَاءٌ وَرَحمَةٌ لِلمُؤمِنِينَ لَو اَنزَلنَا هٰذَا القُراٰنَ عَلٰى جَبَلٍ لَرَاَيتَهُ خَاشِعًا مُتَصَدِّعًا
مِن خَشيَةِ اللّٰهِ فَاللّٰهُ خَيرٌ حَافِظًا وَهُوَ اَرحَمُ الرَّاحِمِينَ حَسبُنَا اللّٰهُ وَنِعمَ الوَكِيلُ
وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ العَلِيِّ العَظِيمِ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَاٰلِهِ وَاَصحَابِهِ وَسَلَّمَ

اور یہ بھی چشم زخم کا عمل ہو کہ ایک تاگا تین ہاتھ ناپ اور اوسکے پاس کھڑا ہوکر جو نظر زدہ
ہو رکھتا ہو پھر یہ عزیمت یعنی عزمت قالیک سے آخر تک پڑھ جسپر نظر لگی ہو پھر اوس
تاگے کو دوسری بار ناپ سو اگر تین ہاتھ سے بڑھ جائے یا کم ہو جائے تو معلوم کر کہ اوسکو
نظر لگی ہو تو اس عمل کو تین بار مکرر کر نظر کا اثر دور ہو گا طریقہ عزیمت کا یہ ہو کہ بسم اللہ
ولا قوۃ الا باللہ کو تین بار پڑھے اور سورہ فاتحہ کو تین بار پڑھکر عزیمت مذکورہ شروع
کرے اور بجائے فلان بن فلانہ کے اوسکا اور اوسکی مان کا نام لے وَلِلْمَسْحُورِ اَلْمَرِيضُ
اَلَّذِيْ اَعْيَى الْاَطِبَّآءَ مَرَضُهٗ يُكْتَبُ فِيْ اِنَاۗءٍ صِيْنِيٍّ اَبْيَضَ يَاحَيُّ حِيْنَ لَاحَيَّ فِيْ دَيْمُوْمَةِ
مُلْكِهٖ وَبَقَآئِهٖ يَاحَيُّ فَيَمْحُوْهُ بِالْمَآءِ وَيَشْرَبُ اِلٰى اَرْبَعِيْنَ يَوْمًا ثُلُثَ يَرَايَتْ
سَيِّدِيْ اَلْوَالِدَ يَزِيْدُ عَلَيْهِ الْفَاتِحَةَ اور جسپر جادو کا اثر ہو اور اوس بیمار کے
واسطے جسکی بیماری نے طبیبون کو عاجز کر دیا ہو چینی کے سفید برتن مین یہ اسم لکھے
یاحی حین لاحی فی دیمومۃ ملکہ وبقائہ یاحی پھر اوسکو پانی سے دھوکر چالیس دن پیے
مین کہتا ہون مین نے حضرت والد کو دیکھا کہ اس اسم پر سورہ فاتحہ زیادہ کرتے تھے
وَمَنْ ضَاعَ لَهٗ شَيْءٌ فَقَالَ يَاحَفِيْظُ مِائَةَ مَرَّةٍ وَتِسْعَ عَشَرَةَ مَرَّةً مِنْ غَيْرِ زِيَادَةٍ
وَنُقْصَانٍ ثُمَّ قَرَأَ يَابُنَيَّ اِنَّهَآ اِنْ تَكُ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ اِلٰى يَأْتِ بِهَا
اللّٰهُ مِائَةَ مَرَّةٍ وَتِسْعَ عَشَرَةَ مَرَّةً رَدَّ اللّٰهُ عَلَيْهِ ضَالَّتَهٗ اور جسکی کوئی چیز کھوئی
جاوے پھر کہے یاحفیظ ایک سو انیس بار بدون زیادتی اور کمی کے پھر یہ آیت یابنی
انھا ان تک مثقال حبۃ من خردل فتکن فی صخرۃ او فی السموات او فی الارض
یات بہا اللہ ایک سو انیس بار پڑھے تو حق تعالی اوسکی گم ہوئی چیز کو اوسکے پاس
پھیر لاویگا وَلِمَعْرِفَةِ السَّارِقِ يَتَقَابَلُ اثْنَانِ وَيُمْسِكَانِ الْاِبْرِيْقَ بَيْنَهُمَا وَيَجْعَلَانِهٖ
بَيْنَ اِصْبَعَيْهِمَا السَّبَّابَتَيْنِ وَيَكْتُبُ اِسْمَ الْمُتَّهَمِ فِي الْاِبْرِيْقِ وَيَقْرَأُ سُوْرَةَ يٰسٓ
اِلٰى مِنَ الْمُكْرَمِيْنَ فَاِنْ كَانَ هُوَ الَّذِيْ سَرَقَ دَارَ الْاِبْرِيْقُ فَاِنْ لَّمْ يَدُرْ فَلَا حَاجَةَ

وَالْيَكْتُبْ اِسْمَ غَيْرِهٖ وَهٰكَذَا حَتّٰى يَدُوْرَ ثُلُثَ وَيَجِبُ عَلٰى مَنِ اطَّلَعَ عَلَى السَّارِقِ
بِأَمْثَالِ هٰذِهٖ اَنْ لَّا يَجْزِمَ بِسَرِقَتِهٖ وَلَا يَشْتِمَ فَاحِشَةً بَلْ يَتَّبِعُ الْقُرْاٰنَ وَاِنَّمَا
هِيَ طَرِيْقُ اِتِّبَاعِ الْقُرْاٰنِ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَلَا تَقْفُ مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ اور چورکو
پہچاننے کے واسطے دو شخص آمنے سامنے بیٹھیں اور بدھنی کو اپنے درمیان میں تھامے
رہیں اور اوسکو گلے کی دو دو انگلیوں سے اوٹھائے رہیں اور جس پر چوری کی تہمت ہو
اوسکا نام بدھنی میں لکھے اور سورۂ یٰس کو من الملک میں تک پڑھے سو اگر وہی شخص چور
ہوگا تو بدھنی گھوم جاویگی پھر اگر نہ گھومے تو اوسکا نام مٹا کر دوسرے شخص کا نام لکھے
اور وہیں تک پڑھے اور اسیطرح ہر شخص متہم کا نام لکھتا جاوے یہانتک کہ گھومے میں
کہتا ہوں کہ جو شخص یہ عمل یا ایسا کوئی اور عمل کرکے چور پر مطلع ہو تو اوسپر واجب ہے
کہ اوسکے چور ہونے پر یقین نہ کرے اور اوسکو بدنام نہ کرے بلکہ قرآن کی پیروی کرے کہ یہ عمل
بھی اتباع قرآن کا ایک طریقہ ہے حق تعالیٰ نے سورۂ بنی اسرائیل میں فرمایا اور نہ پیچھے
پڑ اوس چیز کے جسکا تجکو یقین نہیں مقرر کان اور آنکھ اور دل ہر ایک کا سوال کیا جاویگا
وَاِذَا اَبَقَ لَكَ اٰبِقٌ فَاكْتُبْ فِيْ قِرْطَاسٍ وَاجْعَلْهُ فِيْ غِطَاءٍ وَاتْرُكْهُ فِيْ بَيْتٍ
مُظْلِمٍ وَضَعْهُ بَيْنَ حَجَرَيْنِ وَهِيَ الْفَاتِحَةُ وَاٰيَةُ الْكُرْسِيِّ ثُمَّ اكْتُبْ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ
اَسْئَلُكَ بِاَنَّ لَكَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَنْ فِيْهِنَّ فَاجْعَلِ اللّٰهُمَّ السَّمَاءَ وَالْاَرْضَ
وَمَا بَيْنَهُمَا عَلٰى عَبْدِكَ فُلَانِ بْنِ فُلَانَةَ اَضْيَقَ مِنْ خَلْقِهٖ حَتّٰى يَرْجِعَ اِلٰى مَوْلَاهُ
بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِيْنَ ثُمَّ اكْتُبْ اَوْ كَظُلُمٰتٍ فِيْ بَحْرٍ اِلٰى فَمَا لَهٗ مِنْ
نُّوْرٍ وَمِنْ وَّرَائِهِمْ بَرْزَخٌ اِلٰى يَوْمِ يُبْعَثُوْنَ وَضَرَبَ لَنَا مَثَلًا وَّنَسِيَ خَلْقَهٗ وَاللّٰهُ
مِنْ وَّرَائِهِمْ مُّحِيْطٌ بَلْ هُوَ قُرْاٰنٌ مَّجِيْدٌ فِيْ لَوْحٍ مَّحْفُوْظٍ ثُمَّ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ
اِنِّيْ اَسْئَلُكَ بِحَقِّ هٰذِهِ الْاٰيَاتِ اَنْ تُصَلِّيَ عَلٰى نَبِيِّكَ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ
وَّاٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ وَاَنْ تَرُدَّ الْعَبْدَ اِلٰى مَوْلَاهُ ٥ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِيْنَ

اور اگر بند اطلام ہوجاک گیا ہو تو ایک کاغذ میں لکھ اور اوسکو کسی چیز میں لپیٹ کر اندھیرے
کوٹھری میں دو تین دن تک رکھدے یعنی سورۂ فاتحہ اور آیۃ الکرسی کو لکھ پھر الہکم
یا ارحم الراحمین تک لکھ پھر یہ آیت لکھ اَوْ کَظُلُمٰتٍ فِیْ بَحْرٍ لُّجِّیٍّ یَّغْشٰهُ مَوْجٌ مِّنْ فَوْقِهٖ مَوْجٌ مِّنْ
فَوْقِهٖ سَحَابٌ ظُلُمٰتٌ بَعْضُهَا فَوْقَ بَعْضٍ اِذَا اَخْرَجَ يَدَهٗ لَمْ يَكَدْ يَرٰىهَا وَمَنْ لَّمْ يَجْعَلِ اللّٰهُ لَهٗ نُوْرًا فَمَا
لَهٗ مِنْ نُّوْرٍ وَمِنْ وَّرَآئِهِمْ بَرْزَخٌ اِلٰى يَوْمِ يُبْعَثُوْنَ ۝ وَضَرَبَ لَنَا مَثَلًا وَّنَسِيَ خَلْقَهٗ وَاللّٰهُ مِنْ
وَّرَآئِهِمْ مُّحِيْطٌ بَلْ هُوَ قُرْاٰنٌ مَّجِيْدٌ فِيْ لَوْحٍ مَّحْفُوْظٍ ۝ پھر یہ دعا پڑھے اللہم انی اسالک سے آخر
تک لکھ وَاِذَا اَرَدْتَ اَنْ يَّقْضِيَ اللّٰهُ حَاجَتَكَ فَاقْرَأْ سُوْرَةَ الْفَاتِحَةِ بِاَنْ تُوْصِلَ مِيْمَ
الْبَسْمَلَةِ بِلَامِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ تَبْتَدِئُ مِنْ يَّوْمِ الْاَحَدِ بَيْنَ سُنَّةِ الْفَجْرِ وَفَرِيْضَتِهٖ سَبْعِيْنَ
مَرَّةً وَّالْيَوْمَ الثَّانِيَ سِتِّيْنَ وَهٰكَذَا تَنْقُصُ كُلَّ يَوْمٍ عَشْرًا حَتّٰى يَكُوْنَ يَوْمُ السَّبْتِ
عَشْرَ مَرَّاتٍ اور جب تو چاہے کہ حق تعالیٰ تیری مراد بر لاوے تو سورۂ فاتحہ کو پڑھ اسطرح
کہ بسم اللہ الرحمن الرحیم کے میم کو الحمد کے لام سے ملاوے یکشنبے کے دن سے فجر کی
سنت اور فرض کے درمیان میں شروع کرے ستر بار اور دوسرے دن اوسی وقت ساٹھ
بار اور تیسرے دن پچاس بار اسیطرح ہر روز دس دس کم کرتا جاوے یہانتک کہ ہفتے
کے دن دس بار پڑھے وَاِذَا اَرَدْتَ اَنْ تَرٰى فِيْ مَنَامِكَ مَا نيته محرمه مِمَّا اَنْتَ
بِهٖ مِنَ الشَّكِّ فَتَوَضَّأْ وَالْبَسْ ثِيَابًا طَاهِرَةً وَّنَمْ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ عَلٰى يَمِيْنِكَ
اِقْرَأْ وَالشَّمْسِ سَبْعَ مَرَّاتٍ وَّاللَّيْلِ سَبْعَ مَرَّاتٍ وَّقُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ سَبْعَ مَرَّاتٍ
فِيْ رِوَايَةٍ بَدَلَ قُلْ هُوَ اللّٰهُ سُوْرَةَ التِّيْنِ سَبْعَ مَرَّاتٍ ثُمَّ قُلِ اللّٰهُمَّ اَرِنِيْ فِيْ
اَمْرِيْ كَذَا وَكَذَا وَاجْعَلْ لِّيْ مِنْ اَمْرِيْ فَرَجًا وَّمَخْرَجًا وَّاَرِنِيْ فِيْ مَنَامِيْ مَا اَسْتَدِلُّ بِهٖ عَلٰى
اِجَابَةِ دَعْوَتِيْ فَاِنْ رَاَيْتَ فَاتَّيَسَّرَ وَاِلَّا فَافْعَلْ مِثْلَ ذٰلِكَ فِي اللَّيْلَةِ الثَّانِيَةِ فَاِنْ رَاَيْتَ وَ
اِلَّا فِي الثَّالِثَةِ اِلَى السَّابِعَةِ لَا بُدَّ وَمَا الْاَمْرُ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ تَعَالٰى جَرَّبَهَا جَمَاعَةٌ مِّنْ اَصْحَابِنَا
اور جب تو چاہے کہ اپنے خواب میں وہ حال دیکھے جسمیں تیری نکاسی ہو اوس تنگی سے جسمین

تو مبتلا ہی تو وضو کر اور پاک کپڑے پہن اور قبلہ رو داہنی کروٹ پر لیٹ اور سورۂ والشمس کو
سات بار اور سورۂ واللیل کو سات بار اور قل ہو اللہ کو سات بار پڑھ اور دوسری
روایت مین قل ہو اللہ کے عوض سورہ والتین کا سات بار پڑھنا آیا ہی پھر یون کہے خداوندا
مجکو میرے خواب مین ایسا ویسا دکھلائے اور میرے اس حال مین کشادگی اور نکاسی کرے
اور میرے خواب مین وہ چیز دکھا دے جس سے مین اپنی دعا کے قبول ہو جانے کو دریافت
کر جاؤن تو اگر تو اوسی رات وہ چیز خواب مین دیکھے جسکو تو چاہتا ہی تو خوب ہوا اور نہین
تو اسی طرح دوسری رات کر سو اگر مطلب حاصل ہوا فہو المراد اور نہین تو تیسری رات بھی
اسیطرح کر ساتوین رات تک انشاء اللہ تعالی ساتوین سے آگے نہ پڑھیگا کہ حال کھل جاویگا
اس عمل کا ہماری صحبت والون نے تجربہ کیا ہی تمائمُ المحموم اَن یُکتَبَ ویُعلّق علی
عضُدِہٖ یَبرأُ سَرِیعًا بِاِذنِ اللّٰہِ تعالیٰ بِسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیمِ بَرَاءَۃٌ مِّنَ اللّٰہِ
العَزِیزِ الحَکِیمِ اِلٰی اُمِّ مِلدَمٍ اَلَّتِی تَاکُلُ اللَّحمَ وَتَشرَبُ الدَّمَ وَتَہشِمُ
العَظمَ اَمَّا بَعدُ یَا اُمَّ مِلدَمٍ اِن کُنتِ مُؤمِنَۃً فَبِحَقِّ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ
وَاِن کُنتِ یَہُودِیَّۃً فَبِحَقِّ مُوسَی الکَلِیمِ عَلَیہِ السَّلَامُ وَاِن کُنتِ نَصرَانِیَّۃً فَبِحَقِّ المَسِیحِ
عِیسَی بنِ مَریَمَ عَلَیہِ السَّلَامُ اَن لَّا تَاکُلِی لِفُلَانِ بنِ فُلَانَۃَ لَحمًا وَلَا تَشرَبِی لَہٗ دَمًا وَلَا
تَہشِمِی لَہٗ عَظمًا وَتَحَوَّلِی عَنہُ اِلٰی مَنِ اتَّخَذَ مَعَ اللّٰہِ اِلٰہًا اٰخَرَ لَا اِلٰہَ اِلَّا ہُوَ العَزِیزُ
الحَکِیمُ وَالاَمَانَاتُ بَرِیئَۃٌ مِّنَ اللّٰہِ تعالیٰ وَاللّٰہُ تعالیٰ بَرِیءٌ مِّنکِ وَحَسبُنَا اللّٰہُ وَنِعمَ
الوَکِیلُ وَلَا حَولَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ العَلِیِّ العَظِیمِ وَصَلَّی اللّٰہُ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَصَحبِہٖ وَسَلَّمَ
جسکو تپ آتی ہو اوسکا افسون یہ ہی کہ ایک کاغذ مین لکھے اور اوسکے بازو پر باندھے
جلد اچھا ہو جاویگا اللہ تعالی کے حکم سے بسم اللہ سے آخر تک لکھے ف ام ملدم عرب
کی زبان مین تپ کی کنیت ہی اور بجائے فلان بن فلانہ کے مریض کا اور اوسکی مان کا
نام لکھے وَاَیضًا یَقرَأُ کُلَّ یَومٍ بَعدَ صَلٰوۃِ العَصرِ سُورَۃَ المُجَادَلَۃِ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ درد ہر بھی عمل

دفع تپ کا کہ ہر روز عصر کی نماز کے بعد سورۂ مجادلہ تین بار پڑھے تپ والے پر دم یعنی
یہ الخائز تو یعقد علی سیر من الادیم علی مقدار طول المریض احدی و اربعین
عقدۃ و تنفث فی کل عقدۃ بسم اللہ الرحمن الرحیم اعوذ بعزۃ اللہ وکلمات اللہ وقدرۃ اللہ
وقوۃ اللہ وعظمۃ اللہ وبرہان اللہ وسلطان اللہ وکنف اللہ وجوار اللہ
وامان اللہ وحرز اللہ وصنع اللہ وکبریاء اللہ ونظر اللہ وبہاء اللہ وجلال اللہ وکمال اللہ
لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ من شر ما اجد اور جس کی گردن میں کہ تاگا ہو تو چمڑے کے
تسمہ جو مریض کے قد کے برابر ہو اکتالیس گرہ دے اور ہر گرہ پر یہ دعا پھونکے یعنی بسم اللہ
سے آخر تک ولمن ظہرت علی بدنہ الحمرۃ یرقیہ بہذا الدعاء سبع مرات ویشیر
بالسکین بسم اللہ الرحمن الرحیم اللہم صل علی محمد وعلی آل محمد وبارک
وسلم بسم اللہ العظیم الحلیم الکریم الرحمن الرحیم رب العرش العظیم
بعزۃ اللہ وقدرتہ وسلطانہ ایتہا الحمرۃ جاءتک جنود من السماء وقال سلیمان
ایہا الریح اجیبی داعی اللہ ومن لم یجب داعی اللہ فما لہ من ملجأ وما لہ من ظہیر
بسم اللہ وبالثناء الطیب علی اللہ اللہ یکفیک واللہ یشفیک من کل داء یؤذیک
ومن کل آفۃ تعتریک لا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم وصلی اللہ
علی خیر خلقہ محمد وآلہ واصحابہ اجمعین وسلم تسلیما کثیرا کثیرا
برحمتک یا ارحم الراحمین اور جس کے بدن پر سرخ باد ظاہر ہو وہ افسون کرے اس
دعا سے سات بار اور اشارہ کرتا جاوے پڑھنے کے وقت چھری سے وہ دعا بسم اللہ سے
آخر تک ولمن یشکو بصرہ یقرأ ہذہ الآیۃ فکشفنا عنک غطاءک فبصرک
الیوم حدید بعد کل صلوۃ مکتوبۃ اور جو ضعف بصارت سے نالاں ہو وہ
یہ آیت پڑھا کرے بعد ہر نماز فرض کے یعنی فکشفنا عنک غطاءک فبصرک الیوم حدید ولمن
ابتلی بالصرع یاخذ لوحا من الغار ینقش فیہ اول ساعۃ من یوم الاحد

فِي طَرَبٍ مِنْهُ يَا قَهَّارُ أَنْتَ الَّذِي لَا يُطَاقُ انْتِقَامُهُ يَا قَهَّارُ وَفِي الطَّرَفِ الْآخَرِ
يَا مُذِلَّ كُلِّ جَبَّارٍ عَنِيدٍ بِقَهْرِ عَزِيزِ سُلْطَانِهِ يَا مُذِلُّ وَاللّٰهُ الْمُوَفِّقُ وَالْمُعِينُ
اور جو مرگی مین مبتلا ہو تو تانبے کی ایک تختی لے سوا وسمین یکشنبے کی پہلی ساعت
مین اوس تختی کے ایک طرف یہ کھدوا وے یا قہار انت الذی لا یطاق انتقامہ
اور دوسری طرف یہ کھدوا دے یا مذل کل جبار عنید بقہر عزیز سلطانہ یا مذل اور
اللہ توفیق دینے والا ہی اور مددگار ہینے اعمال کا اثر توفیق اور اعانت ربانی پر منحصر

فصل نوین

مصنف قدس سرہ نے عالم ربانی یعنی عالم حقانی جو علم ظاہر اور علم باطن دونون سے کامل
ہو ادسکے آداب اس فصل مین ارشاد کئے قَالَ اللّٰهُ تَعَالَىٰ فَلَوْلَا نَفَرَ مِنْ كُلِّ فِرْقَةٍ مِّنْهُمْ
طَائِفَةٌ لِّيَتَفَقَّهُوا فِي الدِّينِ وَلِيُنذِرُوا قَوْمَهُمْ إِذَا رَجَعُوا إِلَيْهِمْ لَعَلَّهُمْ يَحْذَرُونَ
حق تعالی نے فرمایا سو کیون نہین نکلتے ہر قوم سے چند لوگ تا وہ دین کا فہم حاصل کرین
اور تا اپنی قوم کو خدا کی نافرمانی سے ڈرا دین جب اونکی طرف پلٹ جاوین شاید وہ
پرہیز کرین نافرمانی سے **ف** مولانا نے فرمایا یعنی طالبان علوم دین کو چاہیے
کہ اپنی نہایت سعی اور عمدہ غرض فقاہت سے رہنمائی قوم کی اور ڈرانا او نکو ٹھہراوین
اور ڈرانے کو اسواسطے خاص کر ذکر فرمایا نہ فرد و رسائی کو کہ ڈرانا اہم ہی رہنمائی سے
اور اس آیت مین دلیل ہی اسپر کہ تفقہ اور تذکیر فرض کفایہ ہی یعنی ہر قوم اور ہر شہر اور
گانون مین چند لوگون پر علم دین سیکھنا اور مسائل فقہ کا دریافت کرنا اور باقی لوگون
کو سکھانا ضرور ہی اور اگر بعض اہل شہر علم دینی نہ سیکھینگے تو سب گنہگار ہونگے اور معلوم
ہوا اس آیت سے کہ علم دین سیکھنے سے غرض یہ ہی کہ خود دین پر قائم ہو اور باقی لوگون
کو دین پر لادے اور یہ نہین کہ اپنے علم کے گھمنڈ سے لوگون کو ذلیل جانے اور خلق اللہ کو
اپنی طرف جھکا دے دنیا حاصل کرنے کو مترجم کہتا ہی حکیم سنائی علیہ الرحمہ نے کیا خوب فرمایا

متعلم عالم کہ تو ترا نہ پسانند + جہل ازان علم بہ بود صد بار + شد بدان لعنت ست بر ابلیس + کہ ندانند کہی ہمین وبسیار + بل بدان لعنت ست کاندر دین + علم دانند وعلم نکند کار + اَلْعَالِمُ الرَّبَّانِيُّ الَّذِي يَكُونُ وَارِثًا لِلْأَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِينَ مَنْ يُحَافِظُ عَلَى أُمُورٍ عالم ربانی اور فقیہ حقانی جو انبیا اور مرسلین کا وارث ہو وہ ہی جو محافظت کرے چند امور پر از انجملہ مصنف حقانی نے پانچ امر بیان فرمائے مِنْهَا أَنْ يُدَرِّسَ الْعُلُومَ التَّفْسِيرَ وَالْحَدِيثَ وَالْفِقْهَ وَالسُّلُوكَ وَالْعَقَائِدَ وَالنَّحْوَ وَالصَّرْفَ لَيْسَ لَهُ أَنْ يَشْتَغِلَ بِالْكَلَامِ وَالْأُصُولِ وَالْمَنْطِقِ قَالَ اللهُ تَعَالَى هُوَ الَّذِي بَعَثَ فِي الْأُمِّيِّينَ رَسُولًا مِنْهُمْ يَتْلُوا عَلَيْهِمْ آيَاتِهِ وَيُزَكِّيهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ منجملہ ان امور کے جنکی محافظت عالم ربانی پر ضرور ہی یہ ہی کہ پڑھا وے علم کو از قسم تفسیر اور حدیث اور فقہ اور سلوک اور عقائد اور نحو اور صرف کے اور اوسکو لازم نہین کہ علم کلام اور اصول اور منطق سے مشغول رہے حق تعالی نے سورہ جمعہ مین فرمایا کہ اللہ وہ ہی جسنے بن پڑھون مین رسول بھیجا انھین مین سے یعنی وہ بھی امی ہی خواندہ نہین تلاوت کرتا ہی اونپر آیات خدا کی اور پاک کرتا ہی اونکو اور سکھاتا ہی اونکو کتاب یعنی قرآن مجید اور حکمت یعنی حدیث

ف مصنف قدس سرہ نے آیت قرآنی سے ثابت کیا کہ علم دین منحصر ہی قرآن اور حدیث مین اور فقہ اور سلوک اور عقائد قرآن اور حدیث سے متخرج اور مستنبط مین کتاب اور سنت بجاے متن ہین اور علوم ثلاثہ مذکورہ بجاے شرح کے اور نحو اور صرف اسواسطے علم دین مین شمار ہوئے کہ فہم کتاب اور سنت کا اوسپر موقوف ہی اور عطف اصول کا کلام پر عطف تفسیری ہی اسواسطے کہ کلام کو اصول بھی بولتے ہین اور اصول سے فقہ یا اصول حدیث مراد نہین اسواسطے کہ جب حدیث اور فقہ علم دین ہوے تو اونکے اصول بھی علوم دینیہ مین داخل ہین مولانا نے حاشیے مین فرمایا عقائد اور کلام مین فرق یہ ہی کہ عقائد علم با اللہ اور اوسکے صفات اور افعال سے عبارت ہی دلائل عقلیہ سے خالص ہوکر اور

اور اگر دلائل عقلیہ کہین مذکور بھی ہون تو بطریق تبرع اور عدم لزوم کے اور علم کلام مین تو
مباحث منطق اور امور عامہ اور جوہر اور عرض اور ہیولی اور صورت کے مباحث اور
نفس وغیرہ کے مباحث داخل ہین اور وہ علم کلام تو مبنی ہی مقدمات عقلیہ اور دلائل بدیہیہ
وَمَا يَجِبُ فِي التَّدْرِيسِ مُرَاعَاتُهُ أَشْيَاءُ شَرْحُ الْغَرِيبِ لُغَةً اور تدریس مین جسکی مراعات
واجب ہی چند چیزین ہین اشرح غریب کرنا باعتبار لغت کے یعنی اگر کوئی لفظ قلیل الاستعمال
ہو جسکے معنی نہ مفہوم ہوتے ہون تو اوسکو بیان کرے بحسب لغت یا اصطلاح کے وَالتَّصْرِيحُ
الْمُغْلَقِ نَحْوًا ۲ اور جو شکل مغلق ہو بنا بر قواعد نحویہ کے اوسکو بیان کرے یعنی اگر کوئی
صیغہ دشوار یا ترکیب پیچ در پیچ کہ شاگردون کے ذہن پر صعب ہو تو اوسکو موافق صرف اور
نحو کے حل کر دے وَتَوْجِيهُ الْمَسَائِلِ بِأَنْ يُصَوِّرَهَا بِالْأَمْثِلَةِ الْجُزْئِيَّةِ وَبَيَانِ حَاصِلِهَا
۳ اور توجیہ مسائل کی اسطرح پر کرنا کہ اوسکی صورت باندھ دے جزئی مثالون سے اور
اونکا حاصل بیان کرے یعنی اگر کتاب مین قواعد کلیہ مذکور ہون اور طلبہ کے ذہن مین نہ آتے
ہون تو مقدمات صاف عبارت سے اونکی بعضی جزئی مثالین مذکور کرے اور خلاصہ اونکا
اسطرح بیان کرے کہ مخاطبین کے ذہن مین آجاوے وَتَقْرِيبُ الدَّلَائِلِ بِحَيْثُ تَحْصُلُ النَّتِيجَةُ
بِلُزُومِ بَعْضِ الْمُقَدِّمَاتِ لِبَعْضٍ وَانْدِرَاجِ بَعْضِهَا فِي بَعْضٍ ۴ اور تقریب دلائل اسطرح
پر کرنا کہ نتیجہ حاصل ہو جاوے بسبب لازم ہونے بعضے مقدمات کے بعض کو اور داخل ہو
بعض مقدمات کے بعض مین یعنی اگر کتاب مین کسی مسئلے پر دلیل قائم ہو تو اوسکے مقدمات
پیچیدہ کو اسطرح رواں کرے کہ اگر شرطیات سے قیاس مرکب ہی تو لزوم بعض مقدمات
سے بعض کو اور اگر حملیات سے قیاس مرکب ہی تو بسبب اندراج بعض کے بعض مین نتیجہ
حاصل ہو جاوے تقریب دلیل عبارت ہی سوق دلیل سے اسطرح پر کہ مستلزم مطلوب ہو
وَفَوَائِدِ الْقُيُودِ فِي التَّعْرِيفَاتِ وَالْقَوَاعِدِ الْكُلِّيَّاتِ ۵ اور فوائد قیود کے بیان کرنا تعریفات
اور قواعد کلیہ مین یعنی تعریف اور قاعدے مین ہر ہر قید کا فائدہ بیان کرے تا حد جامع اور

الخ غیر مستدرک معمل ہو یعنی فلانی قید اسواسطے مذکور ہوئی کہ فلانی فلانی صورت نکل
جاوے جو معرف کے افراد مین نہین ہو مثلا کلمے کی تعریف مین لفظ اسواسطے مذکور ہوا
کہ دوال اربع سے احتراز ہو جاوے اسواسطے کہ وہ کلمے کے افراد مین نہین اور اسیطرح
ہے قواعد کلیہ مین چنانچہ علم اصول مین یون کہنا کہ حدیث مرسل غیر ثقہ واجب العمل نہین
تو مرسل غیر ثقہ کی قید سے مرسل ثقہ خارج ہوگیا جیسے سعید بن المسیب کے مراسیل امام
شافعی کے نزدیک واجب العمل ہین کذا فی الحاشیۃ العزیزیۃ وَوُجُوْہُ الْحَصْرِ فِی التَّقْسِیْمَاتِ
اور تقسیمات مین وجوہ حصر کے بیان کرنا یعنی بسبب استقرا یا بدلیل عقلی بیان کرے
مطلوب اقسام مذکورہ مین منحصر ہے وَدَفْعُ الشُّبُهَاتِ الظَّاهِرَةِ لِمُخْتَلِفَیْنِ یُرٰی
اَنَّهُمَا مُشْتَبِهَانِ اَوْ مُشْتَبِهَیْنِ یُرٰی اَنَّهُمَا مُخْتَلِفَانِ مِنَ الْمَذَاهِبِ وَالتَّوْجِیْهَاتِ
وَالْعِبَارَاتِ اور دفع کرنا اشتباہ ظاہرہ کا جیسے دو مختلف مذہب یا توجیہ یا عبارت کا
شبہ خیال مین آنا یا دو مشتبہ مذہب وغیرہ کو مختلف گمان کرنا یعنی اگر دو مذہب یا دو
توجیہین یا دو عبارتین اور اسی طرح دو سوال یا دو جواب جو فی الحقیقۃ مؤالف اور مختلف
ہین وہ ظاہر مین مشتبہ معلوم ہوتے ہون تو دونون مین تقریر واضح فرق بیان کرے
اسکو تفریق ملتبسین کہتے ہین اور دو مشتبہ کو مختلف گمان کرے تو اوسکے حل اختلافات
تطبیق مختلفین بولتے ہین خواہ اختلاف دونو بطور دلالت مطابقی ہو یا ایک مطابقی اور دوسرا
تضمنی یا التزامی کی گلنہ وہم مَا یَمْتَنِعُ فِی التَّعْرِیْفَاتِ کَاسْتِدْرَاکٍ وَذِکْرِ الْاَخْفٰی
الْبَرَاهِیْنِ کَجُزْئِیَّةِ الْکُبْرٰی وَسَلْبِ الصُّغْرٰی اور دفع کرنا شبہات ظاہرہ کا چنانچہ لازم
اوسکا تعریفات مین ممتنع ہے جیسے استدراک اور اخفی تر کا ذکر کرنا وعلی ہذا القیاس
اور جمع وتنع یا لازم آنا اوسکا جو براہین مین ممتنع ہے چنانچہ جزئی ہونا کبری کا اور سالبہ
ہونا صغری کا مترجم کہتا ہے استدراک عبارت ہے اوس لفظ سے جو کلام مین زیادہ ہو بے
فائدہ اور تعریف مین اخفی کا لانا چنانچہ نار کی تعریف مین کہنا اُسْطُقُسٌ فَوْقَ الْاُسْطُقُسَّاتِ

اَوْ قَادِحٍ فِي اللُّزُوْمِ وَالْاِنْدِرَاجِ اَوْ مُخَالَفَةٍ بِعِبَارَةٍ اُخْرٰى اَوْ لِكَلَامِ اِمَامٍ
مِنَ الْاَئِمَّةِ یا دفع کرنا اوسکا جو قیاس استثنائی مین لزوم کا اور قیاس اقترانی مین
اندراج کا قادح ہی یا دفع کرنا مخالفت کا اوس کتاب کی دوسری عبارت سے یا کسی امام
کے کلام سے وہ امام جو اس فن کے اماموں مین داخل ہو یعنی اگر مصنف کی عبارت اوسی
کتاب کی دوسری عبارت سے مخالف ہو یا اوس فن کے امام کے مخالف ہو تو اوسکی
توجیہ کرنا چاہیے یا منع اور مناقضہ اجمالیہ مصنف کے کلام پر بادی الراے مین نظر آتا ہو
اوسکا مناظرہ قاعدہ مناظرہ پر شست کما ہو تو اوسکا دفع کرنا ضرور ہی کذا صرح المصنف قدس سرہ
فی رسالۃ اخری فَالْعَالِمُ لَا يُفِيْدُ تَلَامِذَتَهٗ فَائِدَةً تَامَّةً حَتّٰى يُبَيِّنَ لَهُمْ
هٰذِهِ الْاُمُوْرَ ثُمَّ يُنَبِّهَ عَلَيْهَا فِي دَرْسِهٖ پس عالم اپنے شاگردون کو فائدہ تامہ کا افادہ نکریگا
جب تک اونسے ان امور مذکورہ کو نہ بیان کردے پھر انھین امور پر اثناے درس
مین آگاہ کرتا جاوے تا ان قواعد مجملہ کے مواقع مخصوصہ مین شرح اور تفصیل ہوتی جاوے
گویا معقول محسوس ہوگیا وَمِنْهَا اَنْ يُلَقِّنَ الْاِشْتِغَالَ وَقَدْ ذَكَرْنَا مَا بِالتَّفْصِيْلِ
وَلْيَكُنْ لَهٗ وَقْتٌ يَجْلِسُ فِيْهِ مَعَ النَّاسِ مُتَوَجِّهًا اِلَيْهِمْ لِيُلْقِيَ عَلَيْهِمُ السَّكِيْنَةَ
فَاِنَّ نِعْمَةَ اللّٰهِ تَعَالٰى لَا تَتِمُّ اِلَّا بِالْاِسْتِطَاعَةِ الْمُمْكِنَةِ ثُمَّ بِالْاِسْتِطَاعَةِ الْمُيَسِّرَةِ
مِنَ الثَّانِيَةِ الصُّحْبَةُ وَالْحَثُّ عَلَى الْاِشْتِغَالِ قَوْلًا وَفِعْلًا وَتَصَرُّفًا بِالْقَلْبِ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ
وَاِلَيْهِ الْاِشَارَةُ فِي قَوْلِهٖ تَعَالٰى وَيُزَكِّيْهِمْ اور منجملہ ان امور کے جنکی مراعات عالم
ربانی پر لازم ہی یہ ہی کہ اشغال طریقت کی تلقین کرے اور ہمنے اونکو بتفصیل تمام فصلہا
سابقہ مین ذکر کیا ہی اور اوسکے لیے ایک وقت مقرر کرنا چاہیے جسمین لوگون کے ساتھ
اونکی طرف متوجہ ہوکر اونپر نسبت ڈالنے کو اسواسطے کہ نعمت الہی تمام نہین ہوتی مگر استطاعت
ممکنہ سے اور بعد اسکے استطاعت میسرہ سے اور قسم ثانی یعنی استطاعت میسرہ سے صحبت
ہی اور رغبت دلانا اشغال پر قول سے اور فعل سے اور دل کے تصرف سے واللہ اعلم

اس کی طرف یعنی صفائی دل برکت صحبت سے اشارہ ہے حق تعالیٰ کے اس قول مین ویزکیہم یعنی رسول کریم انکو پاک کرتا ہے اپنے انوار صحبت سے ومنہا ان یتخولہم بالموعظۃ قال اللہ تعالیٰ لرسولہ صلی اللہ علیہ وسلم فذکر ان نفعت الذکری وتجنب القصص تقدم وبینا فی الاصول ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واصحابہ من بعدہ کانوا یتخولون بالموعظۃ ورویناہ فی سنن ابن ماجۃ وغیرہ ان القصص لم تکن فی زمان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ولا فی زمان ابی بکر وعمر رضی اللہ عنہما وروینا ان الصحابۃ کانوا یخرجون القصاص من المساجد فعلمنا ان القصص غیر موعظۃ وانہ مذموم وانہا محمودۃ اور منجملہ امور ذکرکے یہ ہے کہ لوگون کا خبرگیر رہے وعظ اور نصیحت سے حق تعالیٰ نے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا کہ نصیحت کیا کر اگر نصیحت کرنا فائدہ دے اور وعظ کہنے والے کو چاہیے کہ قصہ گوئی سے پرہیز کرے کہ مقدم ہمکو روایت پونہچی ہی کتب حدیث مین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور انکے اصحاب انکے بعد خبرگیری کیا کرتے تھے مسلمین کی وعظ اور نصیحت سے اور ہمکو روایت پونہچی ہی سنن ابن ماجہ وغیرہ مین کہ قصہ خوانی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مین نہ تھی اور نہ ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما کے زمانے مین اور ہمکو یہ روایت ثابت ہوا ہی کہ صحابہ کرام قصہ خوانون کو مساجد سے نکال دیتے تھے تو ہمنے ان روایات سے معلوم کیا کہ قصہ گوئی اور چیز ہی وعظ اور نصیحت کے سوا اور یہ معلوم ہو گیا کہ قصہ گوئی شرع مین مذموم اور معیوب ہی کہ زمانہ صحابہ مین نہ تھی اور وہ قصہ خوانون کو نکال دیتے تھے اور وعظ اور نصیحت محمود اور پسندیدہ ہی اسواسطے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام کا فعل ہی والقصص ہو ان یذکر الحکایات العجیبۃ النادرۃ ویبالغ فی فضائل الاعمال وغیرہا بما لیس بحق ولا یقصد فی ذلک تذریح تلقین السنۃ وتحریضہم بہا بل التشدق للاعجاب والتمیز عن الناس بالفصاحۃ وحسن ایراد الحکایات

وَالْاَمْثَالِ وَبِالْجُمْلَةِ فَالْفَرْقُ بَيْنَهُمَا اَمْرٌ مُهِمٌّ وَسَنُعَقِّدُ لَهُ فَصْلًا - و قصہ گوئی سے مراد یہ ہے کہ حکایات عجیبہ نادرہ کو مذکور کرے اور فضائل اعمال یا اسکے غیر کو بالغ بیان کرے جو بروایت صحیح ثابت نہیں اور اس گفتار سے اوسکو یہ مقصود نہیں کہ لوگون کو اتباع سنت کی تلقین بتدریج کرے اور آہستہ آہستہ اونکو اتباع سنت کا خوگر کرے بلکہ مقصود اظہار زبان آوری اور اعجوبہ گفتاری اور لوگون مین ممتاز ہونا فصاحت بیانی سے اور حسن ایراد حکایات اور بر محل مثل گوئی سے خلاصہ کلام یہ ہے کہ قصہ گوئی اور وعظ مین فرق کرنا ضروری امر ہے اور اسکے بعد ہم ایک فصل بیان کرینگے شرائط تذکیر اور وعظ گوئی مین **ف** مولانا نے فرمایا حکایات عجیبہ نادرہ جیسے قصہ کربلا اور قصہ وفات اور قصہ معراج کا نہایت طویل عریض کرکے نقل کرنا جو بروایت صحیح ثابت نہین اور اسی طرح صحابہ کبار کے قصص صحیح اور غلط روایات کو ملا کر ذکر کرنا جس سے اہل علم کے کان بہرے ہو جاوین ایسے تو حکایات مصداق ہین اوس حدیث کے جو صحیح مسلم مین ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری پچھلی امت مین کچھ لوگ ہونگے جو تمسے ایسی حدیثین نقل کرینگے کہ تمنے اور تمھارے باپون نے نہین سنی ہونگی تو اونکی صحبت سے آپ کو بچائیو اور بہبود مِنْهَا الْاَمْرُ بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّهْيُ عَنِ الْمُنْكَرِ فِي الْوُضُوْءِ وَالصَّلٰوةِ بِاَنْ يَّرٰى رَجُلًا لَا يَسْتَوْعِبُ الْغَسْلَ فَيُنَادِيْ وَيْلٌ لِلْعَرَاقِيْبِ مِنَ النَّارِ وَلَا يُتِمُّ الطُّمَانِيْنَةَ فَيَقُوْلُ صَلِّ فَاِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ وَفِي اللِّبَاسِ وَالْكَلَامِ وَغَيْرِ ذٰلِكَ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَلْتَكُنْ مِّنْكُمْ اُمَّةٌ يَّدْعُوْنَ اِلَى الْخَيْرِ وَيَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ وَالْاٰدَابُ فِيْهِمَا الرِّفْقُ وَاللِّيْنُ وَاِنَّمَا الْعُنْفُ وَالشِّدَّةُ شَاْنُ الْاُمَرَاءِ وَالْمُلُوْكِ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَجَادِلْهُمْ بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ اور منجملہ امور مذکورہ کے امر بالمعروف اور نہی عن المنکر ہی وضو مین اور نماز مین کہ اگر دیکھے کسیکو کہ پانون کو پورا نہین دھوتا ہے تو پکار کے کہے کہ عذاب ہے ایڑیون کو دوزخ کا یا کوئی تعدیل ارکان یا طمانینت

نہین کرتا تو کہے کہ نماز پھر پڑھ کر البتہ تو نے نماز نہین پڑھی ہکذا فی الحدیث اور پوشاک اور
گفتگو اور انکی سوا اور امور مین امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرنا چاہیے حق تعالی فرماتا ہے اور
چاہیے کہ تم مین بعضے لوگ دعوت الی الخیر کرین اچھے کام کا امر کرین اور برے کام خلاف شرع
سے روکین اور وہی لوگ رستگار فلاح یاب ہین آداب امر بالمعروف اور نہی عن المنکر
مین تلطف اور نرم کلامی آداب ہے اور سختی اور جبر کرنا امر بالمعروف اور نہی عن المنکر مین
امرا اور سلاطین کا طریقہ ہے اللہ تعالی نے فرمایا اپنے نبی کریم سے کہ مجادلہ کر اونسے اوس طریق
پر جو نیک تر ہے یعنی تلطف اور نرمی سے وَمِنْهَا مُوَاسَاةُ الْفُقَرَاءِ وَطَالِبِي الْعِلْمِ بِقَدْرِ
الْإِمْكَانِ فَإِنْ لَمْ يَقْدِرْ شَارَكَانَ لَهُ إِخْوَانٌ مُوَافِقُونَ حَرَّضَهُمْ وَحَثَّهُمْ عَلَى الْمُوَاسَاةِ
فَإِذَا وُجِدَتْ هٰذِهِ الصِّفَاتُ مُجْتَمِعَةً فِي شَخْصٍ وَاحِدٍ فَلَا تَشُكَّنَّ أَنَّهُ وَارِثُ
الْأَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِينَ وَأَنَّهُ الَّذِي يُدْعَى فِي الْمَلَكُوتِ عَظِيمًا وَأَنَّهُ الَّذِي يَدْعُو لَهُ
خَلْقُ اللّٰهِ حَتَّى الْحِيتَانُ فِي جَوْفِ الْمَاءِ كَمَا وَرَدَ فِي الْحَدِيثِ فَلَازِمْهُ لَا يَفُوتَنَّكَ
فَإِنَّهُ الْكِبْرِيتُ الْأَحْمَرُ وَاللّٰهُ أَعْلَمُ اور منجملہ امور مذکورہ کی خبرگیری اور حسن سلوک ہے فقرا
اور طالب علمون سے بقدر امکان کے اور اگر مقدور نہو اور اوسکے برادران دینی موافق
مزاج مقدور والے ہون تو اونکو تحریص اور ترغیب لاوے اونکے ساتھ سلوک کرنے کی تو
اگر یہ صفات جو مفصل مذکور ہو چکے ایک شخص مین مجتمع ہون تو ہرگز شک نکرنا اوسکے
وارث الانبیاء والمرسلین ہونے مین اور یہی شخص ملکوت آسمان مین عظیم الشان مشہور
ہے اور ایسے ہی شخص کو خلق اللہ دعا دیتی ہے یہان تک کہ مچھلیان پانی کے اندر دعا کرتی
ہین چنانچہ حدیث مین وارد ہے تو اے مخاطب اسکا ساتھ نچھوڑیو کہین ایسے شخص کی صحبت
نفوت ہو جاوے اسواسطے کہ بلا شک یہ تو کبریت احمر اور اکسیر اعظم ہے واللہ اعلم ف
مولانا نے فرمایا کہ حدیث صحیح مین وارد ہے کہ فضیلت عالم کی عابد پر جیسے میری فضیلت تمہارے
ادنی شخص پر اور آنحضرت علیہ الصلوۃ والسلام دو گروہ پر گزرے اور طالبان علم کی فضیلت

ذکر کرکے اونمین مین بیٹھے اور فرمایا اِنَّمَا بُعِثْتُ مُعَلِّمًا یعنی مین تعلیم کے واسطے مبعوث
ہوا ہون اور شاید کہ اسمین بھید یہ ہو کہ علم حقانی فی نفسہ کمال ہو اور ایسی فضیلت ہو
جس سے انسان رب العالمین کا مظہر ہو جاتا ہو اور یہی سِر ہو خلافت کا اسواسطے کہ اسی کے
سبب سے قوت علمیہ اور قوت عملیہ کی تکمیل ہوتی ہو خلق مین اور اسی کی طرف اشارہ
اس آیت مین ہُوَ الَّذِیْ بَعَثَ فِی الْاُمِّیّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ وَلہذا اس فصل کے سرے پر
مصنف قدس سرہ اس آیت کو لایا وَاعْلَمْ اَنَّ کُلَّ مَنِ انْتَصَبَ مَنْصِبَ الْهِدَایَةِ وَالدَّعْوَةِ
اِلَی اللّٰهِ مَتٰی مَا اَخَلَّ فِیْ شَیْءٍ مِّنْ هٰذِهِ الْاُمُوْرِ فَاِنَّ فِیْهِ ثُلْمَةً حَتّٰی یَسُدَّ مَا
اور معلوم کر کہ جو شخص ہدایت اور دعوت الی اللہ کے منصب پر قائم ہوا جبکہ وہ خلل انداز
ہوگا کسی امر مین امور مذکورہ سے تو اوسمین رخنہ ہو تا اینکہ اسکو بند کرے یعنی اوس
صفت کو حاصل کرے تب کامل ہو **ف** یعنی کامل مطلق فی الواقع وہ ہو جو علم ظاہر
اور باطن دونون کا جامع ہو ورنہ النقصان سے خالی نہین عالم ظاہر تحصیل نسبت الخ
محتاج ہو اور باطنی نسبت والا کتاب اور سنت کے حاصل کرنے کا حاجتمند ہو بالجملہ
اور مجمع البحرین اور یادگار اولیاے سابقین اور وارث الانبیاء والمرسلین ہو جاوے وَاُ
اُوْصِیْ طَالِبَ الْحَقِّ بِاُمُوْرٍ مِّنْهَا اَنْ لَّا یَصْحَبَ الْاَغْنِیَاءَ اِلَّا لِدَفْعِ مَظْلَمَةٍ عَنِ
النَّاسِ اَوْ بَعْثِ عَامَّتِهِمْ عَلَی الْخَیْرِ وَهٰذَا هُوَ وَجْهُ التَّوْفِیْقِ بَیْنَ الْاَحَادِیْثِ
الدَّالَّةِ عَلٰی ذَمِّ صُحْبَةِ الْمُلُوْكِ وَبَیْنَ مَا صَحِبَهُمْ کَثِیْرٌ مِّنَ الْعُلَمَاءِ الْبَرَرَةِ
اور مین وصیت کرتا ہون طالب حق کو چند امور کی انہین سے یہ ہو کہ اغنیا اور امراے صحبت
نرکھے مگر بہ نیت رفع کرنے ظلم کے خلق پر سے یا اونکو مستعد کرنے کے واسطے خیر پر اور یہی
وجہ ہو جس سے اون احادیث کے درمیان مین جو صحبت ملوک کی مذمت پر دلالت کرتی
ہین اور درمیان اوسکے اکثر علماے صالحین نے اونکی صحبت اختیار کی ہو اتفاق ہو کر
تعارض رفع ہوتا ہو وَمِنْهَا اَنْ لَّا یَصْحَبَ جُهَّالَ الصُّوْفِیَّةِ وَلَا جُهَّالَ الْمُتَعَبِّدِیْنَ وَالْمُتَقَشِّفِیْنَ

مِنَ الْفُقَهَاءِ وَلَا الظَّاهِرِيَّةِ مِنَ الْمُحَدِّثِيْنَ وَلَا الْغُلَاةِ مِنْ اَصْحَابِ الْمَنْقُوْلِ وَالْكَلَامِ
بَلْ يَكُوْنُ عَالِمًا صُوْفِيًّا زَاهِدًا فِي الدُّنْيَا دَائِمَ التَّوَجُّهِ اِلَى اللهِ مُتَّصِفًا بِالْاَحْوَالِ
الْعَلِيَّةِ رَاغِبًا فِي السُّنَّةِ مُتَتَبِّعًا لِحَدِيْثِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاٰثَارِ
الصَّحَابَةِ طَالِبًا لِشَرْحِهَا وَبَيَانِهَا مِنْ كَلَامِ الْفُقَهَاءِ الْمُحَقِّقِيْنَ الْمَائِلِيْنَ اِلَى الْحَدِيْثِ
عَنِ النَّظَرِ وَاَصْحَابِ الْعَقَائِدِ الْمَاخُوْذَةِ مِنَ السُّنَّةِ النَّاظِرِيْنَ فِي الدَّلِيْلِ الْعَقْلِيِّ
تَبَرُّعًا وَاَصْحَابِ السُّلُوْكِ الْجَامِعِيْنَ بَيْنَ الْعِلْمِ وَالتَّصَوُّفِ غَيْرِ الْمُتَشَدِّدِيْنَ عَلٰى
اَنْفُسِهِمْ وَالْمُتَدَقِّقِيْنَ زِيَادَةً عَلَى السُّنَّةِ وَلَا يَصْحَبُ اِلَّا مَنِ اتَّصَفَ بِهٰذِهِ الصِّفَاتِ

رادالمجملہ یہ وصیت ہو کہ صحبت نہ اختیار کرے صوفیان جاہل کی اور نہ جاہلان عبادت شعار
اور نہ فقیہون کی جو زاہد خشک ہین اور نہ محدثین ظاہری کی جو فقہ سے عداوت رکھتے ہین
ور نہ اصحاب معقول ور کلام کی جو منقول کو ذلیل سمجھکر استدلال عقلی مین افراط کرتے ہین بلکہ
لب حق کو چاہیے کہ عالم صوفی ہو دنیا کا تارک ہر دم اللہ کے دھیان مین حالات بلند مین
ور با سنت مصطفویہ مین راغب حدیث اور آثار صحابہ کرام کا متجسس حدیث ور آثار کی
شرح اور بیان کا طلب کرنے والا اون فقیہان محققین کے کلام سے جو حدیث کی طرف مائل ہین
ظر سے اور اون اصحاب عقائد کے کلام سے جنکے عقائد ماخوذ ہین سنت سے جو ناظر ہین دلیل
عقلی مین بطریق تبرع اور عدم لزوم کے اور اون اصحاب سلوک کے کلام سے جو جامع ہین علم اور
صوف کے تشدد کرنے والے نہین اپنے نفوس پر اور نہ دقت کرنے والے سنت نبویہ پر طرح اور
صحبت اختیار کرے مگر اوس شخص کی جو متصف بصفات مذکورہ ہو **ف** مصنف قدس سرہ نے
روح پرست کر غایت شفقت سے اہل نقصان کی صحبت سے منع فرمایا تا صحبت ان اشخاص کی
اہزن دین ہو حافظ شیراز علیہ الرحمہ نے فرمایا **شعر** نخست موعظت پیر صحبت این حرف است + کہ از مصاحب
ناجنس احتراز کنید + صوفی جاہل اور عابد بے علم بدعت اور الحاد سے کم خالی سعدی علیہ الرحمہ نے فرمایا
شعر خیالات نادان خلوت نشین + بہم بر کند عاقبت کفر و دین + اور فقیہ زاہد خشک از باطن

اور برکات قلبیہ سے ناواقف اور ظاہری محدثین فہم دقیق اور مغز شریعت سے محروم ہیں
غالیان اصحاب معقول اکثر عقائد اسلامیہ مین متردد یا منکر اور برکات ایمانیہ اور لور طہورت
بیگانہ بجز ان اوس مرد کامل الوجود کے جو کمالات ظاہرہ اور باطنہ کی جامعیت سے جمیع البحار
اور مطلع الانوار ہو کر وارث سید الابرار ہی ایسے فرد کامل کی صحبت کیمیاے سعادت ہی
حق تعالی اپنی رحمت بے غایت سے ہمکو نصیب کرے آمین ثم آمین وَمِنْهَا اَنْ لَّا
يَتَكَلَّمَ فِيْ تَرْجِيْحِ مَذْهَبِ الْفُقَهَاءِ بَعْضِهَا عَلٰى بَعْضٍ بَلْ يَضَعُهَا كُلَّهَا عَلَى الْقَبُوْلِ
مُجْمَلَةً وَيَتَّبِعُ مِنْهَا مَا وَافَقَ صَرِيْحَ السُّنَّةِ وَمَعْرُوْفَهَا فَاِنْ كَانَ الْقَوْلَانِ
كِلَاهُمَا مُحْتَمِلَيْنِ اتَّبَعَ مَا عَلَيْهِ الْاَكْثَرُوْنَ فَاِنْ كَانَ سَوَاءً نَقُوْا لِجَنَاحٍ وَيَجْعَلُ
الْمَذَاهِبَ كُلَّهَا كَمَذْهَبٍ وَاحِدٍ مِنْ غَيْرِ تَعَصُّبٍ اور از انجملہ یہ ہی کہ گفتگو کرے
فقہاے کبار کے مذاہب مین ایک کو دوسرے پر ترجیح دیکر بلکہ جمیع مذاہب حقہ کو
بالاجمال مقبول جانے اور اونمین سے اوسپر چلے جو صریح اور مشہور سنت کے موافق ہو سو اگر
کسی صورت مین فقہا کے دو قول ہون اور دونون ماخوذ اور مستنبط ہون سنت سے تو اوس
قول پر چلے جسپر اکثر فقہا ہین اور اگر دونون طرف کثرت فقہا برابر ہی تو وہ مختار ہی چاہے
اس قول پر عمل کرے چاہے دوسرے پر اور ایمہ اربعہ کے مذاہب کو ایک مذہب جانے بدون
تعصب کے **ف** چونکہ جمہور اہل سنت کے نزدیک مذاہب اربعہ مین حق دائر ہی لہذا اسکو مجملاً
حق جاننے کو فرمایا اور ترجیح مذہب کی گفتگو سے اسواسطے منع کیا کہ ایک مذہب کو ترجیح دینا
اکثر ازبان مین مذاہب باقیہ کی تنقیص اور تذلیل کا باعث ہو جاتا ہی چنانچہ اسی سبب سے
بعضے حنفی امام شافعی کے مذہب کو برا کہنے لگتے ہین اور بعضے شافعی متعصب مذہب حنفی پر
طعن کرتے ہین اسی بھید سے افضل الخلق علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا کہ یونس علیہ السلام سے
مجکو افضل نکہو واللہ اعلم مصنف نے حاشیہ منہیہ مین فرمایا صریح سنت سے وہ مراد ہی جسکا مطلب
ماہرین لغت عرب کے افہام مین متبادر ہو اور معروف سے مراد وہ ہی جو بخاری اور مسلم مین متفق علیہ

ترمذی اور ابو داؤد اور ان کے سوا اور ائمہ حدیث نے اوسکی روایت اور تصحیح کی ہو اور
سب مذاہب فقہا کو ایک مذہب کر لینے کا یہ مطلب ہو کہ اسکا اعتقاد کرے کہ جو مابین شافعیہ
اور حنفیہ کا اختلاف ویسا ہی ہے جیسے بعضے حنفیون کا اختلاف بعض کے ساتھ آپس مین تو وہ بھی
بصورت اختلاف تھا ہو یا طالب ترجیح ہو کثرت قائلین سے یا موافق حدیث صریح سے اور صحیح
سے مراد وہ ہو جو صریح نص دلالت کرے لیکن نص اوسکی نظیر مین وارد ہو سو فقہا نے اوسپر
قیاس کر لیا ہو یا سنت سے قاعدہ کلیہ ظاہر ہوا ہو جس سے جواب اس مسئلے کا نکلتا ہو یا نص اس
طرح پر وارد ہو کہ وہ نص دوسرے مقدمے کے ساتھ ملکر جواب مسئلے کی مقتضی ہو یا نص اس طرح پر
وارد ہو کہ اس حکم کی طرف مشیر ہو متوہم کرتا ہو کہ موافقت حدیث صریح معروف کو وجوہ ترجیحات
عمل سے قرار دیا سوا اس عالم محقق ماہر فن الحدیث کے حق مین ہو جو اسانید اور متون پر حد
پر محیط ہو اور معرفت صحیح اور غیر صحیح ناسخ اور منسوخ مؤول اور غیر مؤول پر قادر ہو حدیث صحیح
صریح غیر معارض کی امتیاز رکھتا ہو جیسا کہ مصنف قدس سرہ اور سائر علمائے محققین کی تقنا
سے یہ امر مفہوم ہوتا ہو اور وہ کمر مایہ مخاطب اس کلام کا نہیں جو مشکوۃ یا کوئی اور کتاب حدیث
کا فقط ترجمہ دریافت کر کے آپ کو محدث قرار دیتا ہو شعر تکیہ بر جای بزرگان نتوان زد بگزاف
مگر اسباب بزرگی ہمہ آمادہ کنی + وَمِنْهَا أَنْ لَا يَتَكَلَّمَ فِي تَرْجِيحِ طُرُقِ الصُّوفِيَّةِ بَعْضِهَا
عَلَى بَعْضٍ وَلَا يُنْكِرَ عَلَى الْمَغْلُوبِينَ مِنْهُمْ وَلَا عَلَى الْمُؤَوِّلِينَ فِي السَّمَاعِ وَنَحْوِهِ
وَلَا يَتَّبِعَ هُوَ نَفْسُهُ إِلَّا مَا هُوَ ثَابِتٌ فِي السُّنَّةِ وَمَشَى عَلَيْهِ أَصْحَابُ الْعِلْمِ مِنَ
الْمُحَقِّقِينَ الرَّاسِخِينَ وَاللّٰهُ الْمُوَفِّقُ وَالْمُعِينُ اور ازانجملہ یہ ہو کہ گفتگو نکرے صوفیون
کے طریقے مین بعض کو بعض پر ترجیح دیکر اور جو اونمین مغلوب الحال ہین اونپر انکار نکرے
اور نہ اونپر جو سماع وغیرہ مین تاویل کرتے ہین اور خود پیروی نکرے مگر اوسکی جو سنت سے
ثابت ہو اور رستے پر وہ اہل علم چلے ہین جو منجملہ محققین راسخین ہین اور حق تعالی توفیق
دینے والا ہی اور مددگار رف اولیائے طریقت کے طریقے مین حصول نسبت اور وصول الی اللہ

کے جامع ہین پھر یون کہنا کہ طریقہ نقشبندیہ افضل و رواج ہی قادریہ و چشتیہ پاکس
اسکے کہنا بے فائدہ ہی جو جسکو سہل معلوم ہو اور پسند آئے وہ اوسکو اختیار کرے اور
یہ جو فرمایا کہ سالک مغلوب الحال وغیرہ پر انکار نکرے سو بیان ہی خواجہ نقشبند کے قول کا کہ
انکار میکنم و نہ این کار میکنم یعنی مغلوبین اہل سماع وغیرہ پر انکار اسواسطے نہین کہ وہ وایلیا
سے یہ فعل کرتے ہین تحلیل حرام صریحًا نہین کرتے جو اونکا انکار واجب ہو اور پیروی اونکی
اسواسطے منع فرمائی کہ یہ امر مسنون نہین چنانچہ حضرت مصنف نے دوسرے رسالے مین
فرمایا ہمگنا مشتاق و دریغ ما کہ در نسبت صوفیہ غنیمت کبری ست و رسوم ایشان ہیچ نے ارزد

فصل دسوین

اس فصل مین آداب تذکیر اور وعظ گوئی کے مذکور ہین جسکے بیان کا مصنف قدس سرہ العزیز
نے وعدہ کیا تھا قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی لِرَسُوْلِهٖ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكِّرْ اِنَّمَا
اَنْتَ مُذَكِّرٌ وَقَالَ لِكَلِيْمِهٖ مُوْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ وَذَكِّرْهُمْ بِاَيَّامِ اللّٰهِ فَالتَّذْكِيْرُ
رُكْنٌ عَظِيْمٌ وَلْنَتَكَلَّمْ فِيْ صِفَةِ الْمُذَكِّرِ وَكَيْفِيَّةِ التَّذْكِيْرِ وَالْغَايَةِ الَّتِيْ يَلْمَحُهَا
الْمُذَكِّرُ وَمِنْ اَيِّ عِلْمٍ اِسْتِمْدَادُهٗ وَمَا ذَا اَرْكَانُهٗ وَمَا اٰدَابُ الْمُسْتَمِعِيْنَ وَ
مَا الْاٰفَاتُ الَّتِيْ تَجْرِيْ فِيْ وُعَّاظِ زَمَانِنَا وَمِنَ اللّٰهِ الْاِسْتِعَانَةُ حق تعالی نے
اپنے رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا کہ سمجھا یا سمجھایا کر تو ہی مذکر اور واعظ ہی اور اپنے
ہم کلام موسیٰ سے فرمایا کہ اونکو یاد دلایا کر وقایع سابقہ کو تو نص قرآنی سے معلوم ہوا
کہ تذکیر اور وعظ گوئی دین مین رکن عظیم ہی اور ہمکو چاہیے کہ کلام کرین مذکر کی صفت مین
اور تذکیر کی کیفیت مین اور اوس غایت مین جو مذکر کا مقصود اصلی ہی اور کس علم سے
وعظ گوئی کی استمداد ہی اور تذکیر کے کیا ارکان ہین اور وعظ سننے والون کے کیا آداب
ہین اور کیا کیا آفتین ہمارے زمانے کے واعظون کے وعظ مین پیش آتی ہین اور اللہ سے
درخواست مددگاری کی ہی فَاَمَّا الْمُذَكِّرُ فَلَا بُدَّ اَنْ يَّكُوْنَ مُكَلَّفًا عَدْلًا كَمَا اشْتَرَطُوْا

فِی رَاوِی الْحَدِیْثِ وَالشَّاهِدِ سو مکرر اور واعظ کو ضرور ہی کہ مکلف یعنی مسلمان
عاقل بالغ ہو اور عادل یعنی متقی ہو جیسا کہ راوی حدیث و شاہد مین علاوہ تکلیف اور
عدالت شرط کی ہی **ف** مولانا نے فرمایا کہ لڑکا اور دیوانہ اور کافر اور فاسق اور صاحب بدعت
جیسے شیعہ اور خارجی لائق تذکیر کے نہین مُحَدِّثًا مُفَسِّرًا عَالِمًا بِجُمْلَةٍ كَافِيَةٍ مِنْ أَخْبَارِ
السَّلَفِ الصَّالِحِيْنَ وَسِيَرِهِمْ اور واعظ کو ضرور ہی کہ محدث اور مفسر ہو اور سلف
صالح یعنی صحابہ اور تابعین اور تبع تابعین کے اخبار اور سیر سے فی الجملہ بقدر کفایت کے
واقف ہو وَنَعْنِي بِالْمُحَدِّثِ الْمُشْتَغِلَ بِكُتُبِ الْحَدِيْثِ بِأَنْ يَكُوْنَ قَرَأَ أَلْفَاظَهَا وَفَهِمَ
مَعْنَاهَا وَعَرَفَ صِحَّتَهَا وَسُقْمَهَا وَلَوْ بِإِخْبَارِ حَافِظٍ أَوِ اسْتِنْبَاطِ فَقِيْهٍ وَ
كَذٰلِكَ بِالْمُفَسِّرِ الْمُشْتَغِلَ بِشَرْحِ غَرِيْبِ كِتَابِ اللّٰهِ وَتَوْجِيْهِ مُشْكِلِهِ وَبِمَا رُوِيَ
عَنِ السَّلَفِ فِي تَفْسِيْرِهِ اور محدث سے ہم یہ مراد لیتے ہین کہ کتب حدیث یعنی
صحاح ستہ وغیرہا سے شغل رکھتا ہو اسطرح پر کہ یہ حدیث کے الفاظ کو استاد سے پڑھکر سند
کر چکا ہو اور اونکے معانی کو بوجھا ہو اور احادیث کی صحت اور ضعف کو معلوم کر چکا ہو
اگرچہ معرفت صحت اور سقم کے حافظ حدیث یا استنباط فقیہ سے ثابت ہو گئی ہو اور مفسر
سے ہم یہ مراد لیتے ہین کہ قرآن کی شرح غریب سے مشغول ہو اور آیات مشکلہ کی
توجیہ اور تاویل سے واقف ہو اور جو سلف سے تفسیر قرآن روایت ہوئی ہو اسکو جانتا ہو
وَيُسْتَحَبُّ مَعَ ذٰلِكَ أَنْ يَكُوْنَ فَصِيْحًا لَا يَتَكَلَّمُ مَعَ النَّاسِ إِلَّا قَدْرَ فَهْمِهِمْ وَأَنْ
يَكُوْنَ لَطِيْفًا ذَا وَجْهٍ وَمُرُوَّةٍ اور اسکے ساتھ مستحب یہ ہی کہ فصیح یعنی صاف بیان ہو
نہ گفتگو کرتا ہو لوگون سے مگر بقدر اونکے فہم کے اور یہ کہ مہربان صاحب وجاہت اور
مروت ہو **ف** مولانا نے فرمایا بالاتراز فہم کی گفتگو اسواسطے منع ہوئی کہ علی مرتضی کرم اللہ وجہہ
نے فرمایا کہ گفتگو کیا کرو لوگون سے اوسقدر جتنا اونکی سمجھ مین آوے کیا تم یہ چاہتے ہو کہ اللہ اور
رسول کے لوگ تکذیب کرین یعنی جب لوگ ایسا کلام سنینگے جو اونکی عقل مین نہین آتا ہو تو

اوسکا انکار کرینگے مترجم کہتا ہے پس معلوم ہوا کہ واعظ کو دقائق تقدیر اور حقائق توحید اور مسائل
مشکلہ فقہ کے عوام کے روبرو ذکر کرنا بہتر نہین کہ اونمین ضلالت کا خوف ہی تو لائق فرمایا کہ
واعظ کی وجاہت یعنی بزرگی اسواسطے مستحب ہوئی کہ جو شخص لوگون مین بے حقیقت ہو اوسکا
کلام اثر نہین کرتا اگرچہ وہ حق کہتا ہو اور واعظ مین مروت یعنی جوانمردی اور حسن سلوک کا
عمل اسواسطے مطلوب ہوا کہ جسمین یہ صفت حاصل نہین وہ اون لوگون کے مشابہ ہی کہ اونکا قول
عمل کے موافق نہین تو ایسے شخص کے وعظ سے فائدہ تذکیر کا حاصل نہین وَاَمَّا کَیْفِیَّةُ التَّذْکِیْرِ
اَنْ لَّا یُذَکِّرَ اِلَّا غِبًّا وَلَا یَتَکَلَّمَ وَبِهِمْ مَلَالٌ بَلْ اِذَا عَرَفَ فِیْهِمُ الرَّغْبَةَ وَیَقْطَعَ عَنْهُمْ
وَفِیْهِمْ رَاغِبَةٌ اور کیفیت وعظ گوئی کی یہ ہے کہ وعظ نہ کہے مگر فاصلہ دیکر یعنی ہر روز یا ہر وقت
نہ کہا کرے اور نہ کلام کرے اوس حالت مین جب سامعین کو ملال اور افسردگی ہو بلکہ اوسوقت
وعظ شروع کرے جب لوگون مین رغبت اور شوق کو دریافت کرے اور قطع کلام کرے درصورتیکہ
اونمین رغبت باقی ہو ف مترجم کہتا ہے اسواسطے کہ سماع بلا رغبت مین تاثیر نہین ہوتی ہے شیخ
علیہ الرحمہ نے فرمایا مصرعہ از ان بیش بس کن کہ گویند بس وَاَنْ یَّجْلِسَ فِیْ مَکَانٍ طَاهِرٍ
کَالْمَسْجِدِ وَاَنْ یَّبْدَأَ الْکَلَامَ بِحَمْدِ اللّٰهِ وَالصَّلٰوةِ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ
عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَیَخْتِمَ بِهِمَا وَیَدْعُوَ لِلْمُؤْمِنِیْنَ عُمُوْمًا وَلِلْحَاضِرِیْنَ خُصُوْصًا اور یہ کہ وعظ
کہنے کو پاک مکان مین بیٹھے چنانچہ مسجد مین اور یہ کہ حمد اور درود سے کلام کو شروع کرے اور انھین پر
ختم بھی کرے اور دعا کرے اہل ایمان کے واسطے عموماً اور حاضر لوگون کے واسطے خصوصاً وَلَا یُخَصِّصُ
فِی التَّرْغِیْبِ وَالتَّرْهِیْبِ فَقَطْ بَلْ یَشُوْبُ کَلَامَهٗ مِنْ هٰذَا وَمِنْ ذٰلِكَ کَمَا هُوَ سُنَّةُ
مِنْ اِرْدَافِ الْوَعْدِ بِالْوَعِیْدِ وَالْبِشَارَةِ بِالْاِنْذَارِ اور یہ کہ مخصوص نکرے کلام
فقط خوشخبری سنانے اور شوق دلانے مین یا فقط خوف دلانے اور ڈرانے مین بلکہ کلام کو ملاتا
رہے کبھی اس سے اور کبھی اوس سے جیسا کہ حق تعالی کی عادت ہے قرآن مجید مین وعدہ کے
پیچھے وعید کا لانا اور بشارت کے ساتھ انذار اور تخویف کو ملانا ف اسواسطے کہ تقا

تذبذب سے آدمی بیباک ہوجاتا ہو اور فقط ترہیب سے یاس اور ناامیدی حاصل ہوتی ہے تو
ہر ایک کو اسکے اپنے موقع پہ ذکر کرنا چاہیے مصرعہ چو رگ زن کہ جراح و مرہم نہ است •
وَاَنْ يَّكُوْنَ مُيَسِّرًا لَا مُعَسِّرًا وَيَعُمُّهُمْ بِالْخِطَابِ وَلَا يَخُصُّ طَائِفَةً دُوْنَ طَائِفَةٍ
وَاَنْ لَّا يُشَافِهَ بِذَمِّ قَوْمٍ اَوْ بِالْاِنْكَارِ عَلٰى شَخْصٍ بَلْ يُعَمِّمُ مِنْ مِثْلِ اَنْ يَّقُوْلَ مَا
بَالُ اَقْوَامٍ يَّفْعَلُوْنَ كَذَا وَكَذَا اور واعظ کو لازم ہو کہ آسانی کرنے والا ہو نہ سختی
کرنے والا اور یہ کہ خطاب کو عام کرے اور خاص نکرے ایک گروہ کے خطاب کو دوسرے
گروہ کو چھوڑکر اور کسی قوم مخصوص کی مذمت یا کسی شخص معین پر انکار بالمشافہ نکرے
بلکہ بطریق اشارہ کے چنانچہ یوں کہے کہ کیا حال ہو لوگوں کا کہ ایسا ایسا کرتے ہیں ف
مولانا نے فرمایا کہ بالمشافہ مذمت اور انکار واعظ کی عداوت باطنی پر محمول ہوگا اور اس قوم یا
شخص معین کے ساتھ تو بعید نہیں ہو کہ بعضے سامعین کا دل منقبض ہو اور دلوں سے اوسکی
دیانت اور صداقت جاتی رہے تو تذکیر کا فائدہ نہ حاصل ہوگا وَلَا يَتَكَلَّمُ بِسَقْطٍ وَهَزْلٍ
اور وعظ میں کلام ساقط الاعتبار اور بیہودہ نبولے ف اسواسطے کہ کلام سخیف اور
خوش طبعی کی بات رعب اور ہیبت کو کھو دیتی ہو تو غرض تذکیر میں خلل واقع ہوگا وَيُحَسِّنُ
الْحَسَنَ وَيُقَبِّحُ الْقَبِيْحَ وَيَاْمُرُ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهٰى عَنِ الْمُنْكَرِ وَلَا يَكُوْنُ اِمَّعَةً
اور خوبی بیان کرے نیک بات کی اور برائی کھول دے امر قبیح کی اور معروف شرعی کا
امر کرے اور منکر سے نہی کرے اور مردم ہر جائی رکابی مذہب نہو کہ جس محفل میں جاوے
اونکی خواہش نفسانی کے موافق وعظ شروع کرے وَاَمَّا الْغَايَةُ الَّتِيْ يَلْحَظُهَا فَيَنْبَغِيْ
اَنْ يُّرَوِّجَ فِيْ نَفْسِهٖ صِفَةَ الْمُسْلِمِ فِيْ اَعْمَالِهٖ وَحِفْظِ لِسَانِهٖ وَاَخْلَاقِهٖ وَاَحْوَالِهِ
الْقَلْبِيَّةِ وَمُدَاوَمَتِهٖ عَلَى الْاَذْكَارِ ثُمَّ لِيُحَقِّقَ فِيْهِمْ تِلْكَ الصِّفَةَ بِكَمَالِهَا
بِالتَّدْرِيْجِ عَلٰى حَسَبِ فَهْمِهِمْ فَيُنَبِّئُهُمْ اَوَّلًا فَضَائِلَ الْحَسَنَاتِ وَمَسَاوِيَ
السَّيِّئَاتِ فِي اللِّبَاسِ وَالزِّيِّ وَالصَّلٰوةِ وَغَيْرِهِمَا فَاِذَا تَاَدَّبُوْا فَلْيَاْمُرْهُمْ بِالْاَذْكَارِ

فَإِذَا أَتْرَفَهُمْ فَلْيَحُضَّهُمْ عَلَى ضَبْطِ اللِّسَانِ وَالْقَلْبِ لِيَسْتَعِينَ فِي تَأْثِيرِ هٰذِهِ
فِي قُلُوبِهِمْ بِذِكْرِ أَيَّامِ اللهِ وَوَقَائِعِهِ مِنْ ظَاهِرِ أَفْعَالِهِ وَتَصْرِيفِهِ وَتَعْذِيبِهِ
الْأُمَمَ فِي الدُّنْيَا ثُمَّ بِهَوْلِ الْمَوْتِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ وَشِدَّةِ يَوْمِ الْحِسَابِ وَ
عَذَابِ النَّارِ وَكَذٰلِكَ بِالتَّرْغِيبَاتِ عَلَى حَسَبِ مَا ذَكَرْنَا اور غایت وعظ کی
جو مقصود ہی سو مناسب یون ہی کہ لیے دل مین تصور کرے سلمان کی صفت کو اوسکے اعمال
میں اور اوسکے حفظ لسان اور اخلاق مین اور اوسکے حالات قلبی اور اوسکے اذکار کی
مداومت مین پھر چاہیے کہ اسی صفت متہیا کر علی وجہ الکمال سامعین مین ثابت اور
متحقق کردے اندک اندک اوسکے فہم کے موافق تو پہلے حسنات کی خوبیون اور سیئات کی
برائیون کا امر کرے لباس و شکل اور نماز وغیرہ مین پھر جب اسکے خوگر ہو جاوین
تو اونکو اذکار کی تلقین کرے پھر جب اونمین ذکر کا اثر معلوم ہو تو اونکو رغبت دلادے ترقی
دلادے زبان اور دل کے روکنے پر اقوال قبیحہ اور اخلاق ذمیمہ سے اور اونکے دلون میں
ان امور کی تاثیر کرنے مین اعانت چاہے ایام سابقہ اور وقائع گذشتہ کے ذکر کرنے سے
منجملہ حقتعالی کے افعال ظاہرہ اور اوسکی تصریف اور تعذیب کے جو اگلی امتون پر دنیا مین
ہو چکی ہی پھر استعانت چاہی موت کی دہشت اور قبر کے عذاب اور شدت یوم الحساب
اور دوزخ کے عذاب ذکر کرنے سے اور اسی طرح ذکر ترغیبات سے استعانت چاہیے اوسکے
موافق جیسا ہم مذکور کر چکے ہین وَأَمَّا اسْتِمْدَادُهُ فَلْيَكُنْ مِنْ كِتَابِ اللهِ تَعَالَى بِتَأْوِيلِهِ
الظَّاهِرِ وَسُنَّةِ رَسُولِ اللهِ الْمَعْرُوفَةِ عِنْدَ الْمُحَدِّثِينَ وَأَقَاوِيلِ الصَّحَابَةِ
وَالتَّابِعِينَ وَغَيْرِهِمْ مِنْ صَالِحِي الْمُؤْمِنِينَ وَبَيَانِ سِيرَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اور وعظ گوئی کی استمداد کو کتاب اللہ سے چاہیے اوسکی ظاہر تاویل
یعنی تفسیر کے موافق اور حدیث نبوی سے جو محدثین کے نزدیک معروف ہی اور
اور تابعین اور اونکے سوا اور مومنین صالحین کے اقوال سے اور سیرت نبوی کے بیان کرنے

ف مولانا نے فرمایا کہ قرآن کی تاویل ظاہر سے وہ مراد ہو جو لفظ قرآن کے اندر سے
مفہوم عند الاطلاق ہو اور اعتبارات صوفیانہ اور اشارات فاضلانہ اور نکات اور
لطائف شاعرانہ کو مقام وعظ مین ذکر کرنا ہرگز لائق اور مناسب نہین اسواسطے کہ
سامعین چونکہ مفہوم ظاہر اور اشارے مین فرق نہین کرتے تو اعتبارات اور اشارات
کو تفسیر پر محمول کرلینگے اور گمراہ ہوجائینگے چنانچہ ہمارے زمانے کے واعظین مین سے
ایک واعظ نے مقطعات قرآنیہ کے معانی مین خوض شروع کیا مانند نکات شاعرانہ
کے یہان تک اوسکی جہالت کی نوبت پہونچی کہ اوسنے طٰہٰ کی تفسیر کی بحساب جمل کہ
چودہ عدد ہوے تو یہ خطاب ہی خدا کا اپنے نبی سے علیہ الصلوٰۃ والسلام کہ اے
چودھوین رات کے چاند تو غور کر کہ اس وعظ کی جہالت اور بے احتیاطی اسکو کہان
کھینچ لیگئی اور یہ جو فرمایا کہ حدیث معروف کو ذکر کرے تو معلوم ہوا کہ موضوعات اور منکرات
اور ان احادیث کا ذکر کرنا جنکی کچھ اصل اہل حدیث کے نزدیک ثابت نہین ہے جائز نہین
وَكَذَا ذِكْرُ الْقِصَصِ الْمُجَازَفَةِ فَاِنَّ الصَّحَابَةَ اَنْكَرُوْا عَلٰى ذٰلِكَ اَشَدَّ الْاِنْكَارِ وَ
اَخْرَجُوْا اُولٰٓئِكَ مِنَ الْمَسَاجِدِ وَضَرَبُوْهُمْ وَاَكْثَرُ مَا يَكُوْنُ هٰذَا فِى الْاِسْرَائِيْلِيَّاتِ
الَّتِىْ لَا يُعْرَفُ صِحَّتُهَا وَفِى السِّيَرَةِ وَشَانِ نُزُوْلِ الْقُرْاٰنِ اور واعظ کو چاہیے کہ بیہودہ
قصون کو جو بروایت صحیح ثابت نہین ہین ذکر نکرے اسواسطے کہ صحابہ کرام نے قصہ خوانی پر
سخت انکار کیا ہے اور قصہ خوانون کو مساجد سے نکال دیا ہے اور مار کر کوٹا ہے اور یہ واہی
قصے اکثر اہل کتاب کی روایات مین ہوتے ہین جنکی صحت معلوم نہین اور سیرت اور
قرآن کی شان نزول مین وَاَمَّا اَمْرُ كِتَابِهٖ فَالتَّرْغِيْبُ وَالتَّرْهِيْبُ وَالتَّمْثِيْلُ
بِالْاَمْثَالِ الْمُوْضِحَةِ وَالْقِصَصِ الْمُرَقِّقَةِ وَالنِّكَاتِ النَّافِعَةِ فَهٰذَا
طَرِيْقُ التَّذْكِيْرِ يَا وَالتَّشْرِيْحِ اور وعظ کے ارکان تو ترغیب و ترہیب ہے اور مثال
لذرانا کھلی مثالون سے اور صحیح قصے دل کے نرم کرنے والے اور نکات منفعت بخش

سو یہ طریقہ ہی تذکیر اور شرح کا وَالْمَسْئَلَةُ الَّتِي يَذْكُرُهَا إِمَّا مِنَ الْحَلَالِ وَالْحَرَامِ
أَوْ مِنْ بَابِ آدَابِ الصُّوفِيَّةِ أَوْ مِنْ بَابِ الدَّعَوَاتِ أَوْ مِنْ عَقَائِدِ الْإِسْلَامِ
فَالْقَوْلُ الْجَلِيُّ إِنَّ هُنَاكَ مَسْئَلَةً يَعْلَمُهَا وَطَرِيقًا فِي تَعْلِيمِهَا اور جس
مسئلے کو واعظ ذکر کرے چاہیے کہ وہ قسم حلال سے ہو یا حرام سے یا آداب صوفیہ
سے یا دعوات کے باب سے یا عقائد اسلام سے پس قول ظاہر یہ ہی کہ بیان کرے
واعظ وہ مسئلہ جسکو جانتا ہو اور اوسکے سکھانے طریق معلوم ہو وَأَمَّا آدَابُ الْمُسْتَمِعِينَ
فَأَنْ يَسْتَقْبِلُوا الْمُذَكِّرَ وَلَا يَلْعَبُوا وَلَا يَلْغَطُوا وَلَا يَتَكَلَّمُوا فِي مَا بَيْنَهُمْ وَلَا
يُكْثِرُوا السُّؤَالَ مِنَ الْمُذَكِّرِ فِي كُلِّ مَسْئَلَةٍ بَلْ إِذَا عَرَضَ خَاطِرٌ فَإِنْ كَانَ
لَا يَتَعَلَّقُ بِالْمَسْئَلَةِ تَعَلُّقًا قَوِيًّا أَوْ كَانَ دَقِيقًا لَا يَتَحَمَّلُهُ فُهُومُ الْعَامَّةِ
فَلْيَسْكُتْ عَنْهُ فِي الْمَجْلِسِ الْحَاضِرِ فَإِنْ شَاءَ سَأَلَهُ فِي الْخَلْوَةِ وَإِنْ
كَانَ لَهُ تَعَلُّقٌ قَوِيٌّ كَتَفْصِيلِ إِجْمَالٍ وَشَرْحِ غَرِيبٍ فَلْيَنْتَظِرْ حَتَّى إِذَا انْقَضَى
كَلَامُهُ سَأَلَهُ اور وعظ کی سماعت کرنے والوں کے آداب سو یہ ہین کہ مذکر کے
سامنے ہوں اور لہو و لعب نکرین اور شور نہ مچاوین اور آپس مین وعظ کے اندر
باتین نکرین اور ہر امر مین واعظ سے سوال نکرین بلکہ اگر سامع کو کوئی خطرہ عارض ہو تو
اگر اوسکو مسئلہ مذکورہ کے ساتھ تعلق قوی نہو یا تعلق ہو مگر مسئلہ دقیق ہو جسکو عوام
فہم نہین اوٹھا سکتی تو اوس سوال سے سکوت اختیار کرے حاضرین مجلس مین پھر اگر
چاہے تو اوسکو خلوت مین پوچھ لے اور اگر اوسکو مسئلے کے ساتھ قوی تعلق ہو جیسے مفصل کرنا
مجمل کا اور مشکل لغت کا دریافت کرنا تو منتظر رہے تا اینکہ اوسکا کلام آخر ہو تو دریافت کر لوے وَيُعِيدُ
الْمُذَكِّرُ كَلَامَهُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ اور چاہیے کہ وعظ کا کہنے والا اپنے کلام کو تین بار اعادہ کرے
ف بخاری مین انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ رسول کریم علیہ الصلوۃ والتسلیم جب کلام فرماتے تھے
تو تین بار اعادہ فرماتے تھے تا خوب سمجھ مین آجاوے فَإِنْ كَانَ هُنَاكَ أَهْلُ لُغَاتٍ شَتَّى

وَالْمُذَكِّرُ يَقْدِرُ وَاَنْ يَّتَكَلَّمَ عَلٰى اَلْسِنَتِهِمْ فَلْيَفْعَلْ ذٰلِكَ وَلْيَجْتَنِبْ دِقَّةَ الْكَلَامِ
وَاِجْمَالَهُ سو اگر مجلس وعظ میں کئی قسم کی بولی والے لوگ ہوں اور واعظ اونکی زبان پر قادر
ہو تو اوسکو یہ کرنا چاہیے یعنی ہر زبان میں کلام کرے اور پرہیز کرنا چاہیے دقیق اور مجمل کلام سے
یعنی اسواسطے کہ کلام باریک اور مجمل سے علی العموم فائدہ حاصل نہیں وَاَمَّا الْاٰفَاتُ الَّتِیْ
تَقَعُ فِی الْوُعَّاظِ فِیْ زَمَانِنَا فَمِنْهَا عَدَمُ تَمْيِيزِهِمْ بَيْنَ الْمَوْضُوْعَاتِ وَغَيْرِهَا
بَلْ غَالِبُ كَلَامِهِمُ الْمَوْضُوْعَاتُ وَالْمُحَرَّفَاتُ وَذِكْرُهُمُ الصَّلَوَاتِ وَالدَّعَوَاتِ
الَّتِيْ عَدَّهَا الْمُحَدِّثُوْنَ مِنَ الْمَوْضُوْعَاتِ اور وہ آفتیں جو ہمارے زمانے کے واعظوں کو
پیش آتی ہیں سو اونمیں سے ایک عدم تمیز ہے درمیان موضوعات اور غیر موضوعات کے بلکہ
غالب کلام اونکا موضوعات اور محرفات ہیں اور مذکور کرنا اونکا اون نمازوں اور دعاؤں
کو جنکو اہل حدیث نے موضوعات میں شمار کیا ہے **ف** سبب اسکا یہ ہے کہ علم حدیث اور آثار کو اہل
حدیث سے سند نہیں کیا اور شوق ہوا وعظ گوئی کا جو روایت اور قصہ کسی کتاب میں عوام سے
پایا اوسکو بے تمیزی سے ذکر کر دیا حالانکہ حدیث صحیح میں ثابت ہے کہ جو عمدًا آنحضرت علیہ الصلوٰۃ
والسلام پر جھوٹ باندھیگا وہ جہنمی ہے مترجم کہتا ہے کہ اہل ایمان پر واجب ہے کہ بلا تحقیق اور بلا سند
حدیث کو حضرت کی طرف نسبت نکرے اور سواے اہل حدیث کی کتابوں مشہور کے ہر کتاب سے
حدیث نقل نکرے اسواسطے کہ خود جھوٹ باندھنا یا جھوٹی حدیث کو بے تحقیق نقل کرنا دونوں
برابر ہیں عذاب میں وَمِنْهَا مُبَالَغَتُهُمْ فِيْ شَيْءٍ مِّنَ التَّرْغِيْبِ وَالتَّرْهِيْبِ اور ازانجملہ
مبالغہ ذکر کرنا واعظوں کا کسی شی میں ترغیب اور ترہیب سے **ف** چنانچہ یوں کہنا کہ اگر دو
رکعت فلانی فلانی سورت سے فلانے دن اور فلانی ساعت میں پڑھے تو تمام عمر کی قضاے
نمازیکا عذاب دور ہو جاتا ہے یا جو کوئی بھنگ پیے اوسنے گویا اپنی ماں سے کعبہ معظمہ میں فعل
کیا حق تعالی بے تمیزی اور بے احتیاطی اور افترا پردازی سے اپنی پناہ میں رکھے آمین وَمِنْهَا
تَقَصُّصُهُمْ بِقِصَّةِ كَرْبَلَا وَالْوَفَاةِ وَغَيْرِ ذٰلِكَ وَخَلْطُهُمْ فِيْهَا اور ازانجملہ قصہ کربلا اور وفات کی

قصہ خوانی اور اوسکے سواے اور موسمون مین قصہ گوئی اور اونمین خطبہ خوانی کرنا حالانکہ ایسے
کہ ایسے امور کا رواج قرون سابقین مین نہ تھا اور روایات موضوعہ اور ضعیفہ سے کمتر خالی ہے
بلکہ ہر سال نئے مضمون کا مرثیہ طیار ہوتا ہے تا رقت اور گریہ زیادہ ہو سبحان اللہ کیا الٹا زمانا
ہوگیا ہے کہ اگر نماز نہ پڑہے اور فرائض بجا نہ لاوے نہ ادا کرے اور مساجد مین جمعہ اور جماعت کے
واسطے نہ حاضر ہو کوئی اوسپر طعن اور تشنیع نہین کرتا اور اگر کوئی محفل تعزیہ داری مین نہ جاوے
اور اونکے بدعات مین نہ شریک ہو تو مطعون خلق ہوتا ہے بلکہ اوسکے ایمان مین حرف آتا ہے
کہ فلانا شخص معاذ اللہ خارجی اور دشمن اہلبیت ہے شعر ببرید ہ ز اصل کار وپیوستہ بفرع
کم معتقد خدا و بسیار بشرع

فصل گیارہوین

اس فصل مین مصنف قدس سرہ نے اپنے سلاسل طریقت کو ذکر کیا ہے صَحِبْنَا وَتَعَلَّمْنَا الْاٰدَابَ
الطَّرِيْقَةِ وَالسُّلُوْكِ مُتَّصِلَةً اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالسَّنَدِ الصَّحِيْحِ الْمُسْتَفِيْضِ
الْمُتَّصِلِ وَاِنْ لَّمْ يَثْبُتْ تَعَيُّنُ الْاٰدَابِ وَلَا بَاتُ الْاَشْغَالِ ہماری صحبت اور طریقت اور
سلوک کے آداب کو سیکھنا متصل ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک صحیح سند سے جو مشہور اور
متصل ہے یعنی مصنف سے تا بعہد رسالت بیچ مین کوئی واسطہ منقطع نہین اگرچہ تعین ان آداب
کا اور تقرر ان اشغال کا ثابت نہین یعنی باعتبار آداب معینہ اور اشغال مخصوصہ کے
اتصال تفصیلی نہین بلکہ اجمالی ہے فَالْعَبْدُ الضَّعِيْفُ وَلِيُّ اللّٰهِ عَفَا اللّٰهُ عَنْهُ وَاَلْحَقَهٗ بِسَلَفِهِ
الصَّالِحِيْنَ صَحِبَ اَبَاهُ الشَّيْخَ الْاَجَلَّ عَبْدَ الرَّحِيْمِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَاَرْضَاهُ دَهْرًا
طَوِيْلًا وَتَعَلَّمَ مِنْهُ الْعُلُوْمَ الظَّاهِرَةَ وَتَاَدَّبَ عَلَيْهِ بِاٰدَابِ الطَّرِيْقَةِ وَرَاٰى مِنْهُ الْكَرَامَاتِ
وَسَاَلَهٗ عَنِ الْمُشْكِلَاتِ وَسَمِعَ مِنْهُ كَثِيْرًا مِّنْ فَوَائِدِ الطَّرِيْقَةِ وَالْحَقِيْقَةِ وَمَا جَرٰى عَلَيْهِ
وَعَلٰى شُيُوْخِهٖ مِنَ الْوَاقِعَاتِ وَالْاَحْوَالِ وَالْكَرَامَاتِ جَزَاهُ اللّٰهُ سُبْحَانَهٗ عَنْهُ وَعَنْ
سَائِرِ مُسْتَفِيْدِيْهِ خَيْرًا بندہ ضعیف ولی اللہ نے کہ حق تعالی اوس سے عفو کرے

اور اونکو اونکے ساتھ تعلق تھا کمین سے کے ساتھ ملاوے زمانہ دراز صحبت رکھی اپنے والد شیخ
اجل عبد الرحیم کی خدا ان سے راضی ہوا اونسے اور اونکو راضی کرے اور اونھین سے علوم ظاہرہ
اور آداب طریقت کے سیکھے اور اونسے کرامات دیکھی اور مشکلات پوچھے اور اونسے اکثر
(ادلہ طریقت) و حقیقت کے سنے اور جو اونکے مرشدون پر واقعات اور حالات
اور کرامات گذرے اونسے مسموع ہوے اللہ سبحانہ مؤلف اور باقی اونکے مستفیدون کیطرف
سے اونکو نیک بدلہ دے وصحب ہو شیوخا کثیرا اجلہم ثلثۃ اولہم خواجہ خُرد
صحب الشیخ احمد السہرندی والشیخ الہداد و خواجہ حسام الدین صحبوا خواجہ
محمد باقی وثانیہم السید عبد اللہ صحب الشیخ ادم البنوری صحب الشیخ احمد
السہرندی صحب خواجہ محمد باقی وثالثہم الخلیفۃ ابو القاسم صحب ملا ولی محمد
صحب الامیر ابا العلا اور شیخ عبد الرحیم بہت مرشدون کی صحبت مین رہے بزرگ تر
اونمین سے تین مرشد ہین اول اونمین خواجہ خرد ہین جو شیخ احمد سہرندی اور شیخ الہداد اور
خواجہ حسام الدین کی صحبت مین رہے اور تینون خواجہ محمد باقی کی صحبت مین رہے اور دوسرے
مرشد شیخ عبد الرحیم کے سید عبد اللہ ہین جو شیخ آدم بنوری کی صحبت مین رہے اور وہ
شیخ احمد سہرندی کی صحبت مین رہے اور وہ خواجہ محمد باقی کی صحبت مین رہے اور تیسرے
مرشد شیخ عبد الرحیم کے خلیفہ ابو قاسم ہین جو ملا ولی محمد کی صحبت مین رہے وہ امیر ابو العلا کی
صحبت مین رہے ف سہرند شہر لاہور کے قریب اور مشہور بر زبان تنوز تعبیر سے سہرند کے توابع
ثم الخواجہ محمد باقی صحب خواجہ محمد الامکنگی صحب اباہ مولانا محمد درویش
صحب مولانا محمد زاہد صحب خواجہ عبید اللہ الاحرار والامیر ابو العلا صحب
الامیر عبد اللہ صحب الامیر یحیی صحب خواجہ عبد الحق صحب خواجہ عبید اللہ
الاحرار المذکور تا ہم خواجہ محمد باقی خواجہ محمد امکنگی کی صحبت مین رہے وہ اپنے باپ مولانا
درویش محمد کی صحبت مین رہے وہ مولانا محمد زاہد کی صحبت مین رہے وہ خواجہ عبید اللہ احرار

کی صحبت مین رہے اور امیر ابو العلا امیر عبد اللہ کی صحبت مین رہے وہ امیر یحیی کی صحبت
مین رہے وہ خواجہ عبد الحق کی صحبت مین رہے وہ خواجہ عبید اللہ کور کی صحبت مین رہے
وَالخواجہ احرار صحب شیوخا کثیرین منھم مولانا یعقوب الجرخي وخواجہ
علاء الدین الغجدواني صحبا خواجہ نقشبند بلا واسطۃ وصحب الاول ایضا
خواجہ علاء الدین عطار والثاني خواجہ محمد پارسا وھما من کبار اصحاب خواجہ نقشبند
اور خواجہ احرار نے بہت شیوخ کی صحبت حاصل کی اونمین سے مولانا یعقوب چرخی
خواجہ علاء الدین غجدوانی ہین وہ دونون خواجہ نقشبند کی صحبت مین رہے بلا واسطہ اور شیخ
اول یعنی مولانا یعقوب چرخی خواجہ علاء الدین عطار کی بھی صحبت مین رہے اور شیخ ثانی
یعنی خواجہ علاء الدین خواجہ محمد پارسا کی صحبت مین رہے اور دونون یعنی عطار اور پارسا
خواجہ نقشبند کے عمدہ مریدون سے ہین ف چرخ قریہ ہی غزنی کے توابع سے اور غجدوان
بکسر فین معجمہ ایک موضع ہی بخارا کے توابع سے اور نقشبند کمخاب بافت کو کہتے ہین خواجہ
نقشبند اور اونکے والد یہی پیشہ کرتے تھے وَالخواجہ نقشبند صحب شیوخا کثیرین
احدھم خواجہ محمد بابا سماسي وخلیفتہ الامیر سید کلال والخواجہ محمد
صحب خواجہ علي الرامیتني صحب خواجہ محمود ابا الخیر الفغنوي صحب خواجہ
عارف ریوگري صحب خواجہ عبد الخالق الغجدواني صحب خواجہ یوسف الھمداني
صحب علي الفارمدي اور خواجہ نقشبند بہت شیوخ کی صحبت مین رہے
بزرگ تر اونمین خواجہ محمد بابا سماسی ہین اور اونکے خلیفہ امیر سید کلال اور خواجہ محمد بابا سماسی
خواجہ علی رامیتنی کی صحبت مین رہے وہ خواجہ محمود ابو الخیر فغنوی کی صحبت مین رہے وہ
خواجہ عارف ریوگری کی صحبت مین رہے وہ خواجہ عبد الخالق غجدوانی کی صحبت مین رہے
وہ خواجہ یوسف ہمدانی کی صحبت مین رہے وہ خواجہ علی فارمدی کی صحبت مین رہے
ف سماس بفتح سین وتشدید میم قریہ ہی طوس کے توابع سے اور رامیتن قصبہ ہے

بخارا کے توابع سے اور غنجد بفتح غا و سکون نون جیم قریہ ہے بخارا کے توابع سے اور ریوگر بکسر را ئے مہملہ قریہ ہے بخارا کے مضافات سے اور فارمد قریہ ہے طوس کے توابع سے صَحِبَ شُيُوخًا كَثِيرِينَ أَجَلُّهُمُ اثْنَانِ أَحَدُهُمَا الْإِمَامُ أَبُو الْقَاسِمِ الْقُشَيْرِيُّ صَحِبَ أَبَا عَلِيِّ بْنِ الدَّقَّاقِ صَحِبَ أَبَا الْقَاسِمِ النَّصْرَابَادِيَّ وَالْحُصْرِيَّ صَحِبَا الشِّبْلِيَّ صَحِبَ سَيِّدَ الطَّائِفَةِ الْجُنَيْدَ الْبَغْدَادِيَّ وَالثَّانِي خَوَاجَا أَبُو الْقَاسِمِ الْكُرْكَانِيُّ صَحِبَ أَبَا عُثْمَانَ الْمَغْرِبِيَّ صَحِبَ أَبَا عَلِيِّ بْنِ الْكَاتِبِ صَحِبَ أَبَا عَلِيٍّ الرُّوذْبَارِيَّ صَحِبَ جُنَيْدَ الْبَغْدَادِيَّ علی فارمدی بہت شائخ کی صحبت مین رہے بزرگترا ونمین سے دو ہین ایک امام ابوالقاسم قشیری وہ ابو علی دقاق کی صحبت مین رہے وہ ابو القاسم نصرآبادی اور ابو الحسین حصری کی صحبت مین رہے اور دونون یعنی نصرآبادی اور حصری شبلی کی صحبت مین رہے وہ سید الطائفہ جنید بغدادی کی صحبت مین رہے اور دوسرے مرشد علی فارمدی کے ابو القاسم کرگانی ہین جو ابو عثمان مغربی کی صحبت مین رہے وہ ابو علی کاتب کے صحبت مین رہے وہ ابو علی رودباری کی صحبت مین رہے وہ جنید بغدادی کی صحبت مین رہے **ف** ابو القاسم قشیری رسالہ قشیریہ کے مصنف ہین جو حقیقت ولایت اور اولیاء اللہ کے بیان مین نہایت عمدہ کتاب ہے قشیر قبیلہ ہے عرب کا اور دقاق بفتح دال و تشدید قاف ہے اور کرگان بفتم کاف عربی و تشدید راے مہملہ و کاف عجمی ایک گاؤن کا نام ہے رودباری منسوب بناحیہ کرادنکے آبا کا مسکن تھا وَالْجُنَيْدُ الْبَغْدَادِيُّ صَحِبَ خَالَهُ السَّرِيَّ السَّقَطِيَّ صَحِبَ مَعْرُوفَ الْكَرْخِيَّ صَحِبَ شُيُوخًا كَثِيرِينَ أَجَلُّهُمُ اثْنَانِ أَحَدُهُمَا الْإِمَامُ عَلِيُّ بْنُ مُوسَى الرِّضَا صَحِبَ أَبَاهُ الْإِمَامَ مُوسَى الْكَاظِمَ صَحِبَ أَبَاهُ الْإِمَامَ جَعْفَرَ الصَّادِقَ صَحِبَ أَبَاهُ الْإِمَامَ مُحَمَّدَ الْبَاقِرَ صَحِبَ أَبَاهُ الْإِمَامَ زَيْنَ الْعَابِدِينَ صَحِبَ أَبَاهُ الْإِمَامَ الْحُسَيْنَ صَحِبَ أَبَاهُ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ صَحِبَ سَيِّدَ الْمُرْسَلِينَ

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَتَابِعِیْہِمَا دَاوُدُ الطَّائِیُّ صَحِبَ فُضَیْلًا وَحَبِیْبًا الْعَجَمِیَّ وَذَاالنُّوْنِ صَحِبُوْا شُیُوْخًا کَثِیْرِیْنَ مِنَ التَّابِعِیْنَ وَتَبَعِہِمْ اَجَلُّہُمْ اَلْحَسَنُ الْبَصْرِیُّ صَحِبَ ہٰؤُلَاءِ اَصْحَابَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنْہُمْ اَنَسٌ خَادِمُ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَحَافِظُ سُنَّتِہٖ فَہٰذِہٖ سِلْسِلَۃُ الصُّحْبَۃِ لَاشَکَّ فِیْ صِحَّتِہَا وَاتِّصَالِہَا

اور جنید بغدادی اپنے ماموں سری سقطی کی صحبت مین رہے وہ معروف کرخی کی صحبت مین رہے اور معروف کرخی بہت مرشدون کی صحبت مین رہے بزرگتر اونمین دو مرشد ہین ایک تو امام علی بن موسیٰ رضا ہین وہ اپنے والد امام موسیٰ کاظم کی صحبت مین رہے وہ اپنے والد امام جعفر صادق کی صحبت مین رہے وہ اپنے والد امام محمد باقر کی صحبت مین رہے وہ اپنے والد امام زین العابدین کی صحبت مین رہے وہ اپنے والد امام حسین کی صحبت مین رہے وہ اپنے والد امیر المومنین علی بن ابیطالب کی صحبت مین رہے وہ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت مین رہے اور معروف کرخی کے دوسرے مرشد داؤد طائی ہین جو فضیل عیاض اور حبیب عجمی اور ذوالنون مصری کی صحبت مین رہے اور تینون حضرات تابعین اور تبع تابعین مین سے بہت بزرگون کی صحبت مین رہے بزرگتر اونمین سے حسن بصری ہین اور یہ تابعین اصحاب کبار کی صحبت مین رہے اونمین سے انس بن مالک ہین جو خادم تھے رسول علیہ الصلوۃ والسلام کے اور راوی انکی سنت کے حافظ تو یہ سلسلہ ہی صحبت کا اسکی صحت اور اتصال مین کچھ شک نہین **ف** مولانا نے فرمایا کہ مین نے حضرت ولی نعمت یعنی مصنف سے پوچھا کہ شیخ ابو علی فارمدی کو کہ ابو الحسن خرقانی کے ساتھ نسبت رکھتے ہین اس رسالے مین کیون نہ ذکر کیا فرمایا کہ یہ نسبت اویسیت کی ہی یعنی روحی فیض ہی اور اس رسالے مین غرض یہ ہی کہ نسبت صحبت کی من وعن بعالم شہادت مین جو ثابت ہی مذکور ہو ولیکن اویسیت کی نسبت توی او

شیخ ابو الحسن خرقانی سلطان العارفین بایزید بسطامی کے مرید ہین

صحیح ہی کہ شیخ ابو علی فارمدی کو ابو الحسن خرقانی سے روحی فیض ہی اور اونکو بایزید بسطامی
کی روحانیت سے اور اونکو امام جعفر صادق کی روحانیت سے تربیت ہی چنانچہ رسالہ
قدسیہ مین خواجہ محمد پارسا علیہ الرحمہ نے مذکور کیا ہی وللامام جعفر الصادق
الصلة انتساب الی جدہ لامہ القاسم بن محمد بن ابی بکر
الصدیق عن سلمان الفارسی عن ابی بکر الصدیق عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
اور امام جعفر صادق کو انتساب ہی اپنے نانا قاسم بن محمد بن ابی بکر صدیق کی طرف
ہی اور قاسم بن محمد کو انتساب ہی سلمان فارسی سے اونکو ابی بکر صدیق سے اونکو رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم سے ومنها سلاسل اخری الاتصال فی طرف منها بالصحبة وفی طرف بالبیعة
او الخرقة واللہ اعلم فالعبد الضعیف ولی اللہ اخذ الطریقة عن ابیہ الشیخ عبد الرحیم
عن السید عبد اللہ عن الشیخ آدم عن الشیخ احمد السرہندی عن ابیہ الشیخ
عبد الاحد عن شاہ کمال اور ہمارے اور بھی سلاسل ہین جنکے بعض مین بنا بر صحبت کے
اتصال ہی اور بعض مین بنا بر بیعت یا خرقہ پوشی کے تو بندہ ضعیف ولی اللہ نے طریقہ اپنے
والد شیخ عبد الرحیم سے اوٹھون نے سید عبد اللہ سے اوٹھون نے شیخ آدم بنوری سے
اوٹھون نے شیخ احمد سرہندی سے اوٹھون نے اپنے والد شیخ عبد الاحد سے اوٹھون نے
شاہ کمال سے وایضا عن الشیخ سکندر عن جدہ الشیخ کمال المذکور عن السید
فضیل عن السید گدا رحمن عن السید شمس الدین عارف عن السید گدا رحمن بن
ابی الحسن عن شمس الدین الصحرائی عن السید عقیل عن السید بہاء الدین عن السید عبد الوہاب
عن السید شرف الدین قتال عن السید عبد الرزاق عن ابیہ امام الطریقة ابی محمد عبد القادر الجیلانی
عن ابی سعید المخزومی عن ابی الحسن القرشی عن ابی الفرح الطرطوسی عن ابی الفضل عبد الواحد
التمیمی عن ابیہ الشیخ عبد العزیز التمیمی عن ابی بکر الشبلی بسندہ المذکور
اور شیخ احمد سرہندی کو شیخ سکندر سے بھی طریقہ ملا اور انکو اپنے دادا شیخ کمال مذکور

سے اونکو سید فضیل سے اونکو سید گدارحمن سے اونکو سید شمس الدین عارف سے اونکو
سید گدارحمن بن ابو الحسن سے اونکو شمس الدین صحرائی سے اونکو سید عقیل سے اونکو
سید بہاء الدین سے اونکو سید عبدالوہاب سے اونکو سید شرف الدین قتال سے اونکو سید
عبدالرزاق سے اونکو اپنے والد امام طریقت ابو محمد عبدالقادر جیلانی سے اونکو ابوسعید
مخزومی سے اونکو ابو الحسن قرشی سے اونکو ابو الفرح طرطوسی سے اونکو ابو الفضل عبدالواحد
تمیمی سے اونکو اپنے باپ شیخ عبدالعزیز تمیمی سے اونکو ابوبکر شبلی سے اونکو اوس سند
سے جو قبل اسکے مذکور ہو چکی یعنی جنید بغدادی سے تا شاہ ولایت علی مرتضیٰ ک ف
یہ شرف الدین کا لقب قتال ہوا بسبب نفس کشی کی ریاضت کے محرم لغنم میم و
تشدید راے مہملہ مشددہ و مفتوحہ بغداد کا ایک کوچہ ہے وَاَیْضًا تَاَدَّبَ شَیْخُنَا
عَبْدُ الرَّحِیْمِ عَلٰی رُوْحِ جَدِّہٖ لِاُمِّہٖ الشَّیْخِ رَفِیْعِ الدِّیْنِ مُحَمَّدٍ وَاَجَازَہٗ قَبْلَ اَنْ
یُّوْلَدَ بِسِنِیْنَ بِطَرِیْقِ خَرْقِ الْعَادَۃِ وَھُوَ عَنْ اَبِیْہِ قُطْبِ الْعَالَمِ عَنْ نَجْمِ الْحَقِّ جَانَیْلَدَہٗ
عَنِ الشَّیْخِ عَبْدِ الْعَزِیْزِ اور بھی ہمارے مرشد شاہ عبدالرحیم ادب آموز ہوے اپنے نانا شیخ
رفیع الدین کی روح سے اور اونھوں نے اونکو اجازت طریقت دی اونکے پیدا
ہونے سے چند سال کے پہلے بطریق کرامت کے اور شیخ رفیع الدین محمد کو اپنے والد
قطب عالم سے اور اونکو نجم الحق جانیلدہ سے اونکو شیخ عبدالعزیز سے جو رسالہ
عزیزیہ کے مصنف ہیں وَلَہٗ طُرُقٌ اُخْرٰی اَجَازَ لَہُ السَّیِّدُ عَظَمَۃُ اللّٰہِ الْاَکْبَرَآبَادِیُّ
عَنْ اَبِیْہِ عَنِ الشَّیْخِ عَبْدِ الْعَزِیْزِ عَنْ قَاضِیْ خَانْ یُوْسُفَ النَّاصِحِیِّ عَنْ حَسَنِ بْنِ
طَاھِرٍ عَنْ سَیِّدِ رَاجِیْ حَامِدْ شَاہ عَنِ الشَّیْخِ حِسَامِ الدِّیْنِ الْمَانِکْپُوْرِیِّ عَنْ
خَوَاجَہ نُوْرِ قُطْبِ الْعَالَمِ عَنْ اَبِیْہِ عَلَاءِ الْحَقِّ بْنِ اَسْعَدَ اللَّاھُوْرِیِّ الْبَنْگَالِیِّ عَنْ
اَخِیْ سِرَاجِ عُثْمَانَ الْاَوْدِیِّ عَنِ الشَّیْخِ نِظَامِ الدِّیْنِ اَوْلِیَا عَنِ الشَّیْخِ فَرِیْدِ الدِّیْنِ
گَنْجِ شَکَرْ عَنْ خَوَاجَہ قُطْبِ الدِّیْنِ بَخْتِیَارِ الْکَاکِیْ عَنْ خَوَاجَہ مُعِیْنِ الدِّیْنِ السِّجْزِیِّ

عَنْ خَوَاجہ عُثْمَانَ ہَارُوْنِیْ عَنْ حَاجِیْ شَرِیْفِ الزَّنْدَنِیْ عَنْ خَوَاجہ مُوْدُوْد چِشْتِیْ عَنْ اَبِیْہِ خَوَاجہ یُوْسُفَ ابْنِ مُحَمَّدِ بْنِ سِمْعَانَ چِشْتِیْ عَنْ خَالِہٖ خَوَاجہ مُحَمَّد چِشْتِیْ عَنْ اَبِیْہِ خَوَاجہ اَبِیْ اَحْمَد چِشْتِیْ عَنْ خَوَاجہ اَبِیْ اِسْحٰق الشَّامِیْ عَنْ مَمْشَاد عِلْوِ الدَّیْنُوْرِیْ عَنْ اَبِیْ هُبَیْرَةَ الْبَصْرِیْ عَنْ حُذَیْفَةَ الْمَرْعَشِیْ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ بْنِ اَدْهَمَ عَنْ فُضَیْلِ بْنِ عِیَاضٍ عَنْ عَبْدِ الْوَاحِدِ بْنِ زَیْدٍ عَنِ الْحَسَنِ الْبَصْرِیْ عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ عَنْ سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اور شیخ عبد الرحیم کے اور بھی طرق ہین اونکو اجازت دی سید عظمت اللہ اکبر آبادی نے آونکو سند حاصل ہی اپنے باپ دادون سے آونکو شیخ عبد العزیز سے آونکو قاضی خان یوسف ناصحی سے آونکو حسن بن طاہر سے آونکو سید راجی حامد شاہ سے آونکو شیخ حسام الدین مانکپوری سے آونکو خواجہ نور قطب عالم سے اونکو اپنے والد علاء الحق بن اسعد سے جو اصل مین لاہوری ہین اور مسکن مین بنگالی آونکو اخی سراج عثمان اودھی سے آونکو سلطان المشائخ نظام الدین اولیا سے آونکو شیخ فرید الدین گنج شکر سے آونکو خواجہ قطب الدین بختیار کاکی سے آونکو خواجہ معین الدین سنجری یعنی سیستانی سے آونکو خواجہ عثمان ہاروئی سے آونکو حاجی شریف زندنی سے آونکو خواجہ مودود چشتی سے آونکو اپنے والد خواجہ محمد بن سمعان چشتی سے اونکو اپنے ماموں خواجہ محمد چشتی سے آونکو اپنے والد خواجہ ابو احمد چشتی سے آونکو خواجہ ابو اسحٰق شامی سے آونکو ممشاد علو دینوری سے اونکو ابو ہبیرۂ بصری سے اونکو حذیفۂ بن مرعشی سے آونکو ابراہیم بن ادہم سے آونکو فضیل بن عیاض سے اونکو عبد الواحد بن زید سے آونکو حسن بصری سے آونکو امیر المومنین علی مرتضی رضی اللہ تعالی عنہ سے آونکو سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم سے **ف** مولانا نے فرمایا انکپور پورب مین ایک قصبہ ہی الہ آباد کے قریب اور اودھ ایک شہر ہی پورب مین جسکو اب بعض آباد کہتے ہین اور سنجری بکسر سین بہملہ وسکون جیم

سلسلہ چشتیہ

وزائے عجمہ منسوب ہی سجستان کی طرف جو معرب ہی سیستان کا اور ہر چند ولی مادرزاد ہی ولی کی لیکن حضرت نظام الدین کا اسواسطے لقب ہوا گویا کہ ایک ولی اولیائے کثیر کے مانند ہی چنانچہ قرآن مجید مین ابراہیم علیہ السلام کو امت فرمایا اور اوسکی مثالین بہت ہین جیسے عبید اللہ کا لقب احرار ہی اور کعب کا لقب حبار اور ژندہ ایک پرگنہ ہی بخارا کے سات پرگنون مین سے اور بار روان قریہ ہی ژندہ سے آدھ کوس پر اور چشت شہر ہی درہ کوہ مین واقع ہو دو منزل ہرات سے اور اب اوسکو شافلان کہتے ہین اور مرعش ایک شہر ہی شام کے توابع سے وَتَأَدَّبَ سَيِّدِي الْوَالِدُ اَيْضًا بِحَسْبِ الْبَاطِنِ مِنْ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذٰلِكَ اَنَّهٗ رَاٰهُ فِي مَبْشَرَةٍ وَبَايَعَهٗ وَعَلَّمَهُ النَّفْيَ وَالْاِثْبَاتَ وَاَيْضًا مِنْ زَكَرِيَّا النَّبِيِّ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ فَاِنَّهٗ عَلَّمَهُ اِسْمَ الذَّاتِ اور میرے والد مرشد ادب آموز طریقت کے ہوے بحسب باطن کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی باین طرح کہ آنحضرت کو خواب مین دیکھا اور انسے بیعت کی اور آپنے اونکو نفی اور اثبات کی تعلیم فرمائی اور حضرت زکریا پیغمبر بھی علیہ الصلوۃ والسلام ادب آموز ہوے کہ اسم ذات کی اونھون نے تعلیم فرمائی وَاَيْضًا مِنْ اَرْوَاحِ الْاَئِمَّةِ الشَّيْخِ اَبِي مُحَمَّدٍ عَبْدِ الْقَادِرِ الْجِيْلَانِيِّ وَالْخَوَاجَهِ بَهَاءِ الدِّيْنِ مُحَمَّدٍ النَّقْشَبَنْدِ وَالْخَوَاجَهِ مُعِيْنِ الدِّيْنِ بْنِ الْحَسَنِ الْجِشْتِيِّ وَاَنَّهٗ رَاٰهُمْ وَاَخَذَ مِنْهُمُ الْاِجَازَةَ وَعَرَفَ نِسْبَةَ كُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمْ عَلٰى حِدَتِهَا وَمَا فَاضَ مِنْهُمْ عَلٰى قَلْبِهٖ وَكَانَ يَحْكِيْ لَنَا حِكَايَتَهَا رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ وَعَنْهُمْ اَجْمَعِيْنَ اور بھی والد مرشد نے فیض پایا ایمہ طریقت کے ارواح سے یعنی شیخ ابو محمد عبد القادر جیلانی اور خواجہ بہاء الدین محمد نقشبند اور خواجہ معین الدین بن حسن کی روح سے اور اونکو خواب مین دیکھا اور اونسے اجازت لی اور ہر بزرگ کی نسبت اونسے علیحدہ علیحدہ دریافت کی جسکا فیض ہوا اون حضرات کی طرف سے اونکے دل پر

اور حضرت والد مجھسے اوسکی حکایت بیان فرماتے تھے حق تعالی اونسے اور اون حضرات سب سے راضی ہو وَاَمَّا الْعُلُوْمُ الظَّاهِرَةُ مِنَ التَّفْسِيْرِ وَالْحَدِيْثِ وَالْفِقْهِ وَالْعَقَائِدِ وَالنَّحْوِ وَالصَّرْفِ وَالْكَلَامِ وَالْاُصُوْلِ وَالْمَنْطِقِ فَقَدْ تَعَلَّمْنَا مِنْ سَيِّدِي الْوَالِدِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَهُوَ قَرَاَ صِغَارَ الْكُتُبِ عَلٰى اَخِيْهِ اَبِي الرِّضَا مُحَمَّدٍ وَالْكِبَارَ مِنْهَا عَلٰى مِيْرْزَا زَاهِدِنِ الْهَرَوِيِّ صَاحِبِ الْحَوَاشِي الْمَشْهُوْرَةِ عَنْ مِيْرْزَا اَفَاضِلْ عَنْ مُلَّا يُوْسُفَ الْكَوْسَجِ عَنْ مِيْرْزَا جَانْ وَغَيْرِهٖ عَنِ الْمُحَقِّقِ مُلَّا جَلَالِ الدَّوَانِيِّ عَنْ اَبِيْهِ اَسْعَدَ وَغَيْرِهٖ عَنْ تَلَامِذَةِ الْعَلَّامَةِ التَّفْتَازَانِيِّ وَالْعَلَّامَةِ الشَّرِيْفِ الْجُرْجَانِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمْ اَجْمَعِيْنَ اور علوم ظاہر منجملہ تفسیر اور حدیث اور فقہ اور عقائد اور نحو اور صرف اور کلام اور اصول اور منطق کے سو اونکو ہمنے پڑھا اپنے مرشد والد سے رضی اللہ عنہ اور والد نے چھوٹی کتابین اپنے بھائی ابو الرضا محمد سے پڑھین اور بڑی کتابین میرزا زاہد ہروی سے پڑھین جو مصنف ہین حواشی مشہورۂ درسیہ کے اور میرزا زاہد نے میرزا افاضل سے اونھون نے ملا یوسف کوسج سے اونھون نے میرزا جان وغیرہ سے اونھون نے محقق ملا جلال دوانی سے اونھون نے اپنے باپ اسعد وغیرہ تلامذۂ علامۂ تفتازانی اور علامہ میر سید شریف جرجانی سے رضی اللہ عنہم **ف** علامۂ تفتازانی اور علامہ سید شریف جرجانی کی سند علما مین مشہور اور معلوم ہی لہذا مصنف نے اوسکو ذکر فرمایا وَاَجَازَنِي مِشْكٰوةَ الْمَصَابِيْحِ وَصَحِيْحَ الْبُخَارِيِّ وَغَيْرَهُ مِنَ الصِّحَاحِ الشَّيْخُ الثِّقَةُ الثَّبْتُ حَاجِيْ مُحَمَّدْ اَفْضَلْ عَنِ الشَّيْخِ عَبْدِ الْاَحَدِ عَنْ اَبِيْهِ الشَّيْخِ مُحَمَّدْ سَعِيْد عَنْ جَدِّهٖ شَيْخِ الطَّرِيْقَةِ الشَّيْخِ اَحْمَدَ السَّرْهِنْدِيِّ بِسَنَدِهِ الطَّوِيْلِ الْمَذْكُوْرِ فِيْ مَقَامَاتِهٖ وَهٰذَا اٰخِرُ مَا اَرَدْنَا اِيْرَادَهٗ فِيْ هٰذِهِ الرِّسَالَةِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ اَوَّلًا وَّاٰخِرًا وَّظَاهِرًا وَّبَاطِنًا اور مجھکو اجازت دی مشکوۃ المصابیح اور صحیح بخاری کی

وغیرہ صحاح ستہ معتمد ثابت القول حاجی محمد افضل نے شیخ عبدالاحد سے انھون نے اپنے والد شیخ محمد سعید سے آونھون نے اپنے دادا شیخ طریقت شیخ احمد سرہندی سے اونکی سند طویل مذکور ہے اونکے مقالات اور تصانیف مین آور یہ تمامی ہے اوس مضمون کی جسکے لانے کا قصد اس رسالے مین ارادہ کیا تھا آور شکر ہی حق تعالی کا ابتدا مین بھی اور انتہا مین بھی آور ظاہر مین بھی اور باطن مین بھی مترجم کہتا ہی الحمد للہ کہ اوسکے حسن توفیق سے ترجمہ قول الجمیل کا بیسوین ربیع الآخر ۱۲۶۰ بارہ سو ساٹھ ہجری مین پورا ہوگیا حق تعالی میری بھول چوک اور کج فہمی کو ببرکت ارواح طیبہ اولیائے کرام رضی اللہ عنہم کے معاف کرے اور ان حضرات کے نور باطن سے میری ظلمت کدۂ دل کو نورانی فرماوے آمین اور اہل اسلام کو اس ترجمے سے فائدہ بخشے اور کج فہمی سے پناہ مین رکھے آمین ثم آمین

خاتمة الطبع

ہزارون شکر پروردگار و درود بیشمار بر نبی مختار و آل اطہار و اصحاب اخیار کہ اسوقت یہ کتاب علم سلوک و معرفت مین لاجواب کہ متن اوسکا قول الجمیل تصنیف عارف باللہ آیۃ من آیات اللہ حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کا ہی اور ترجمہ اوسکا شفاء العلیل تالیف مولانا خرم علی صاحب بلہوری مرحوم کا ہی اور فوائد اوسکے مولانا شاہ عبد العزیز صاحب قدس سرہ العزیز سے مستفاد ہین اور حواشی امیر مولانا نواب قطب الدین خان بلوی کے لکھے ہوئے ہین بصحیح تام بار دوم مطبع نظامی کانپور مین ماہ رمضان ۱۲۸۳ ہجریہ کو حلیۂ طبع سے آراستہ ہوئی

هِدَايَةُ السَّبُل
تتمہ
شِفَاءُ العَلِيل

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

شکر و سپاس بیقیاس اوس خداوند وحدت اساس کا کہ جسنے ہمکو واسطے معرفت طریق باطن
کے عقل و دانش عنایت فرمائی اور قرآن شریف سے ہمکو براہ راست حقیقت کی بتائی اور ہزاروں
صلوات و سلام اوس شفیع یوم القیام و آلہ العظام و صحبہ الکرام پر کہ جسنے ہمکو ظلمت گمراہی کفر
سے نکالکر ہدایت دین اسلام کی روشنی دکھائی اور تعلیم احکام شریعت سے طریقت سلوک کی سعا
لی سکھائی بعد اسکے ارباب عرفان و اصحاب ایقان پر ظاہر ہو کہ ہمیشہ سے فرقہ ظاہریہ کو علوم باطنیہ
و اسرار عرفانیہ سے نفرت اور حضرات صوفیہ صافیہ سے عداوت رہی کسی نے انپر تکفیر کا حکم لگایا اور
کسی نے طریقت کو خلاف شریعت کے بتایا تصوف کو زندقہ ٹھہرایا بیعت مسنونہ کو بدعت مذمومہ
بتایا خصوصًا اس زمانے مین فساد اسکا پھیلا کہ جو لوگ علم ظاہر و باطن مین کامل و کتاب و سنت
کے پورے پورے عامل تھے اونپر بھی اعتراض ہونے لگے سچ پوچھیے تو یہ لوگ دین اسلام کے مکان
راستے مین رخنہ اندازی کے کانٹے بونے لگے چنانچہ اس فرقے مین کا ایک شخص پنجابی لامذہب
مین مجتہد مشہور مذاق عرفانی سے کوسون دور مولوی ابو عبد اللہ غلام علی ساکن قصور نے ایک
کتاب موسومہ تحقیق الکلام فی مسئلۃ البیعۃ والالہام تصنیف کی اور اوسمین نسبت بیعت و الہام

ودیگر طرق حضرات صوفیہ کرام کے مذمت کی داد دی اور نہایت بیباکی سے بزرگان دین
اور سلف صالحین کو مخالف کتاب وسنت کے ٹھہرایا اور انکو نشانہ تیر ملامت کا بنایا اگرچہ
عموماً جواب ان سب خرافات بے معنی اور ہفوات لا یعنی کا کتاب اثبات الالہام والبیعۃ
بادلۃ الکتاب والسنۃ مین ہوچکا ہے لیکن خصوصاً جو ایرادات اس کتاب **قول الجمیل**
کی نسبت اقوال حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی پر وارد کیے گئے تھے جواب ان اعتراضات کا
بنام **ہدایتہ السبیل** لکھکر بطور ضمیمے کے اس کتاب مین لگا دیا گیا واللہ ولی التوفیق وبیدہ ازمۃ التحقیق

اعتراضات قصوری

یہ چارون مذہب حنفی شافعی مالکی حنبلی بدعت اور مستحدث ہین فقرا اور اہل اللہ کی صحبت
مین کچھ اثر نہین اور نہ انکے فیض تعلیم سے نماز مین حلاوت ایمانی اور کیفیت نورانی اور تی ہو اور
نہ اشغال پیری مریدی کی شرع مین کچھ اصل ہے اور جو در بارہ بیعت کے **قول الجمیل** مین
مرقوم ہے فلعل قوماً اَنَّہَا مقصورۃٌ علٰی قبولِ الخلافۃِ وَاَنَّ الذی تتناولہ الصوفیۃ
مِن مُبایعۃِ المتصوفین لیس بشیءٍ یعنی پس ظن کیا ایک قوم علما نے کہ بیشک یہ بیعت منحصر
قبول خلافت پر اور جو عادت صوفیون کی ہے کہ اپنے مریدون سے بیعت کرتے ہین یہ بیعت کچھ
چیز نہین اگرچہ شاہ ولی اللہ نے اسکا رد کیا ہے لیکن تامل اور فکر سے معلوم ہوا کہ یہ رد اونکا
بیہودہ ہے اور پورا نہین کیونکہ قوم علماے مجتہدین جنکے انکار کی شیخ نے نقل کی ہے اونکا دعوی
کہ بیعت بجمیع اقسامہ بعد وفات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے باجماع متروک ہوگئی الا بیعت
قبول خلافت اور شیخ کا جواب کہ آنحضرت کبھی اقامت ارکان اسلام کی بیعت کرتے تھے
اور کبھی تمسک بالسنۃ کی اور کبھی عدم سوال پر الی آخرہ جواب لغو ہے کیونکہ خلاف دعوے کے ہے
اور پھر کہا کہ بیعت اسلام کی خلفاے راشدین کے وقت مین متروک تھی یہ اونکے قول کی تسلیم
اور وجہ ترک کی یہ بیان کی کہ خلفاے راشدین کے وقت یہ لوگ جبراً مسلمان کیے جاتے تھے
اسی واسطے متروک تھی اس جواب پر یہ اعتراض ہے کہ فرمایا اللہ تعالی نے لا اکراہ فی الدین

الآیہ یعنے ایمان اکراہ سے قبول ہی نہین ہوتا اور پھر کہا ہے کہ بغیر خلفاے راشدین کے وقت
متروک تھی اسکا جواب یہ دیا کہ اکثر خلفا ظالم اور فاسق تھے اسواسطے بیعت اونسے نہ کی گئی
اسپر یہ اعتراض ہو کہ کل خلیفہ فاسق نہ تھے عمر بن عبد العزیز نے کیون نہ جاری کی اگر خلیفہ
فاجر تھے تو اور علماے مجتہدین تبع تابعین تو موجود تھے انھون نے کیون نہ بیعت کی معلوم ہوتا
ہو کہ شیخ کے زعم مین بیعت صرف خلیفہ پر منحصر ہے مراخواندی وخود بدام آمدی پھر شیخ صاحب
فرماتے ہین کہ بیعت تمسک بحبل القوی بھی خلفاے راشدین کے وقت مین متروک تھی
اسواسطے کہ وہ صحابہ تھے اونکو آنحضرت کی برکت سے کسی کے ساتھ بیعت کی حاجت نہ تھی
راقم کہتا ہو کہ اگر صحابہ کو حاجت نہ تھی تو اور لوگ روم وشام وغیرہ ملکون کے جو نئے مسلمان
ہوتے تھے اونکو بھی حاجت نہ تھی اقامت سنت کی کسکو حاجت نہین ہوتی پھر السلام
علیک بھی ترک کرنا چاہیے تھا برکت صحبت اقامت سنت کی دلیل ہو نہ ترک سنت کی
کچھ شیخ صاحب کہتے ہین کہ زمانہ خلفاے راشدین مین کیون متروک تھی اسواسطے
کہ خوف تھا افتراق کلمہ خلافت کا اور اس بات کا خوف تھا کہ اس بیعت کو لوگ بیعت
خلافت نہ سمجھ لین اور فتنہ نہ اوٹھے حاصل یہ کہ مارے خوف خلیفون کے بیعت تو بہ متروک
تھی مین کہتا ہون کہ یہ دلیل تو اور بیعتون کے وقت مین بھی لگتی ہو یعنے خلفاے راشدین
کے وقت اسی فتنے کے خوف سے بیعت توبہ کی ترک ہوئی اس وجہ سے کہ زمانہ غیر خلفا
سے لگانا اور یاد سیر خاص کرنا بیوجہ ہو بلکہ اتنا کافی تھا کہ کل بیعتین من اولہا الے آخرہ
اسی خوف سے ترک ہوئین الا بیعت قبول خلافت پھر کہتے ہین اسوقت کے صوفیون نے
خرقہ پہنانے کو قائم مقام بیعت کے کرلیا راقم کہتا ہو کہ خلفاے عباسیہ کی حکومت سنہ ہجری تک قائم
رہی اسوقت تک صوفیون نے بیعت کی جگہ خرقہ رکھا آپ فرمائیے تغیر سنت کے کیا معنے ہین
ہین کہ ایک سنت کو ترک کرکے اوسکی جگہ ایک شی مستحدث قائم کرلین کس دلیل سے اون
لوگون نے خرقے کو قائم مقام بیعت کے کیا آیا یہ بھی کوئی مسئلہ شرعی ہو کہ جب خوف سے

کیون سنت اوسنوسکے تو سنت کو ترک کرکے اوسکے قائم مقام کوئی ایسی شے احداث کرلین جسکی کوئی اصل دین مین ہو اوسکی تغییر ترجمہ مین کبھی نہ ملیگی پھر اگر یہ بات خوف سے تھی تو مداہنت اونھون نے کیون کی چاہیے تھا کہ وہان سے ہجرت کرتے جہان سنت قائم ہوتی وہاں جاکر رہتے اگر ہجرت نہو سکتی تو ہجرت کی استطاعت پانے تک تقیہ کرتے چھپ چھپکے ایسے طریق سے سنت کو ادا کرتے جس سے وہم بیعت خلافت کا نہوتا تمنے دیکھا کہ سکھون کے عہد حکومت مین اذان اور ذبح سے ممانعت تھی مگر مسلمان لوگ پانچون وقت اذان خفیہ دیتے تھے اور قربانی بھی کرتے رہے کیا یہ بھی دوامے طبعی ہو کر ایک دوا نہ اٹھے تو دوام کو دوا قائم مقام اوسکے کردین اور کسی تاریخ سے یہ بات ثابت نہین کہ خلفانے مشایخ کو بیعت سے منع کیا ہو یہ صرف شیخصاحب کا عذر اور بہانہ ہے شیخصاحب تو خود اور اونکے والد صاحب (یعنی مولانا شاہ عبدالرحیم صاحب) اس بلا مین مبتلا تھے یہ نہ کہتے تو اور کیا کہتے پھر شیخصاحب کہتے ہین کہ جب بیعت کی رسم خلیفون مین اوٹھگئی تو صوفیون نے فرصت کو غنیمت جانکر بیعت مسنونہ جاری کی مین کہتا ہون کہ شیخصاحب نے جاری کی کیون فرمایا بلکہ لفظ استحداث کہنا چاہیے تھا یہان شاہ عبدالعزیز صاحب حاشیے پر لکھتے ہین کہ حضرات صوفیا اس کام کے جاری کرنے مین مصداق اس حدیث کے ہوے مَنْ اَحْیٰی سُنَّةً مِّنْ سُنَّتِیْ قَدْ اُمِیْتَتْ بَعْدِیْ فَاِنَّ لَهٗ مِنَ الْاَجْرِ مِثْلَ اُجُوْرِ مَنْ عَمِلَ بِهَا یعنے جسنے رواج دیا میری سنت کو جو میرے بعد لوگون نے اوسکو چھوڑ دیا ہو پس اوسکو اون سبکا ثواب ملیگا جنھون نے اسپر عمل کیا مین کہتا ہوں کہ یہ لوگ اس حدیث کے مصداق نہین ہوئے بلکہ انھون نے تو بدعت صریحہ یعنی خرقہ پوشی کو چھوڑکر ایسا پیری مریدی کا طریقہ نکالا کہ مشتبہ بالسنت ہوا اور متروک و منسوخ بالاجماع کو جاری کرنے والے کے مصداق ہوئے فَتَدَبَّرْ لیکن شیخصاحب اور اونکی اولاد تو اسمین معذور ہین قول الجمیل مین کیا کچھ لکھا ہو جو دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے مثل مشہور ہے حُبُّكَ الشَّیْءَ یُعْمِیْ وَیُصِمُّ۔ تمام ہوئی عبارت قصوری کی ؎

قولہ یہ چارون مذہب بدعت ہین الخ حالانکہ یہ چارون مذہب حنفی شافعی مالکی حنبلی
موافق عمل کتاب اللہ وسنت رسول اللہ کے حق ہین اور حقیت دین اسلام کی انہین
چارون مین دائر وسائر ہے اور قیامت تک یہی قائم رہین گے اور کسی کے بدعت کہنے
سے نہ مٹین گے اور انمین جو بعض مسائل فروع کا اختلاف ہے یہ کسی طرح منافی حقیت کے
نہین بلکہ یہ اختلاف ایسا ہے جیسا صحابہ کرام مین بعض مسائل کا اختلاف ہوا کرتا تھا
اور باوجود اختلاف کے ایک دوسرے سے بغض وعداوت نہین رکھتے تھے اور مثل
خوارج اور روافض کے باہم سب وشتم نہین کرتے تھے علی اور ائمہ دین کی محبت جزو ایمان
ہے اور عداوت اونسے گمراہی کا نشان ہے یہ چارون مذہب انکے ساتھ اس اعتبار سے منسوب
ہین کہ انھون نے استنباط مسائل فرعیہ کے احکام حلال وحرام مین بڑی بڑی کوششین
اور محنتین کی ہین اور کتاب وسنت کے کلیات سے ان جزئیات امور دینیہ کے استخراج مین
نہایت مشقتین اوٹھائی ہین اور ہرایک نے خالصا لوجہ اللہ کیسی کیسی تحقیق وتنقیح کی ہے اور کس قدر
کی تلاش کامل اور تفحص بالغ سے دین محمدی کو رونق دی ہے اسیواسطے تقلید ان حضرات کی
مسائل فروع مجتہد فیہا اور احکام اجتہادیہ مین بہت ضروری ہوگئی کہ بغیر اسکے حفظ دین کی
کوئی صورت نہ تھی اور اصول مسائل منصوصہ کے تو دین محمدی مین ایک ہین تعصب سے بچنا چاہیے
صراط مستقیم مابین افراط وتفریط کے ہے اَللّٰھُمَّ اھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ اور یہ ظاہر ہے
کہ غیر مقلدی اور لامذہبی اس زمانے مین بالکل تلہی فی الدین اور موافق خواہش نفس امارہ کو
موجب تخفیف مکلفین ہے کہ جب کسی امام کی تقلید نہین ہے تو پھر کیا پوچھنا کہ عمل بالمسائل الحادیہ
کا فتح باب ہوگیا جو جی مین آیا اور نفس کو بھایا اوسی پر عمل کیا کسی امر کی پابندی نہ رہی جلو غرا
ہوئی تکلیف شرعی اور شکلی قید تقلید سے چھوٹ گئے آزادی ہاتھ لگی غرض کہ مقلد ہو کر حنفی
یا شافعی بنجانا اور خاص کسی امام کی ائمہ اربعہ مین سے متابعت کرنا عین اتباع محمدی واختیار

طریقہ نبوی ہی کہ اصل ان مذاہب اربعہ کی وہی قرآن و حدیث اور حکم خدا و رسول ہی اور درحقیقت یہ ایمہ مجتہدین اور انکے مقلدین فقہای کاملین اور محدثین محققین سب کے سب حافظان شریعت و پاسبانان سنت ہین اور انھین کے ذریعے سے ہمکو سیدھی راہ دین اسلام کی معلوم ہوئی اور ہر چیز کی حلت و حرمت مفہوم ہوئی انھون نے فقہ و حدیث کو خوب جانا اور اجتہاد کی کسوٹی پر دین کے کھوٹے کھرے کو خوب پہچانا انھین کے طفیل سے مسائل فقہیہ کی تفصیل معلوم ہوئی اور اونھین کے بیان سے صحت اور ضعف حدیث کا سمجھ مین آیا اور کتاب و سنت کے ناسخ و منسوخ گویا وہی لوگ قرآن و حدیث کو خوب سمجھ گئے اور کلام شارع سے مسائل کے نکالنے مین کامل اور صاحب مذاہب ہو گئے وہی حدیث کے راوی اور ناقل ہین اونھین کی کتابون سے آج تمام امت سند پکڑتی ہی اور اونھین کے اعتبار پر مدار کار ہی اگر وہ حنفی یا شافعی ہونے کے باعث معاذ اللہ گمراہ تھے تو اونکی روایت کا کیا اعتبار رہا امام بغوی دارقطنی نووی ذہبی ابن حجر عسقلانی ابن عبدالبر طحاوی زیلعی ابن قیم جوزی حافظ سیوطی وغیرہم جو بڑے بڑے محدث اور فقیہ تھے اور صدہا مثل انکے بلکہ روایت و درایت مین انسے بھی بڑھکر سب کے سب مذاہب ایمہ اربعہ کی طرف منسوب ہوتے تھے اور اس امر کو بوجوہ مصالح دینی ضروری سمجھتے تھے اگر یہ سب لوگ امر مستحدث اور بدعت کیطرف نسبت کرنے سے بدعتی اور گمراہ ٹھہرین تو بتلایئے پھر ہدایت والا کون ہی سہ

کون رہبر ہو بھلا جب خضر بہکانے لگین ✤ ہون مسیحا دشمن جان پھر دوا کسکی کرین ✤

بس بزرگان دین خصوصاً حضرات ایمہ مجتہدین کو اپنا پیشوا جانے اور حسن عقیدت سے اونکا اتباع کرے اور اونکے طریقے کو عین طریق سنت سمجھے اور اگر کسی جزئی مسئلے مین کسی ظاہر حدیث سے انکی قول کی مخالفت پائی جاوے تو وہان بلا تحقیق اور بغیر تفحص کتب مسائل کے بدظن ہو کر برا نکہے دیکھو انھین لوگون کے حق مین سوء ظنی اور بدگوئی سے بچنے کیواسطے حق تعالیٰ نے ہم لوگون کو اسطرح دعا مانگنے کی تعلیم فرمائی ہی رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِاِخْوَانِنَا الَّذِيْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِيْمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِيْ قُلُوْبِنَا غِلًّا لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا رَبَّنَآ اِنَّكَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ یعنے اے پروردگار ہمارے بخش ہمکو اور ہمارے

بھائیون کو جو ہمسے سابق تھے ایمان مین اور نکر ہمارے دلون مین مسلمانون کی برائی کا کھٹکا اے رب ہمارے بیشک تو ہی مہربان رحیم والا انتہی بلکہ ہمپر ان حضرات مجتہدین کی شکر گذاری بموجب اس حدیث شریف کے واجب ہی مَنْ لَمْ یَشْکُرِ النَّاسَ لَمْ یَشْکُرِ اللّٰہَ یعنی جو لوگون کا شکر گذار نہین وہ اللہ کا بھی شکر نہین کرتا پس ہمپر انکے احسان کا کتنا بڑا حق شکر ہی کہ انھون نے ہماری ہدایت کیواسطے تنقیح مسائل دینیہ مین کیسی کیسی کوششین کین کہ جنکی برکت تقلید سے ہزارون نے مرتبہ ولایت کو پایا اور لاکھون کروڑون کو پابندی مذہب کے فیض تعلیم سے منزل قربت تک پہنچایا **قولہ** فقرا اور اہل اللہ کی تاثیر صحبت سے عبادات مین کیفیت نورانی پیدا نہین ہوتی الخ اسمین تو قصوری صاحب کا انکار بدیہی ہی بیشک اہل اللہ کی صحبت مین عبادت کی اور ہی لذت ایمانی اور کیفیت نورانی ہوتی ہی اسواسطے کہ صحابہ کرام آنحضرت علیہ الصلوۃ والسلام کی حضور و صحبت کے فیض و برکت سے ایسی توجہ دلی و اطمینان قلبی کے ساتھ نماز مین مشغول ہوتے اور عبادت کرتے کہ دشمنون کے تیر بدن مین گھس جاتے اور مجروح کفار سے زخم پر زخم کھاتے باینہمہ فرط حلاوت سے جبتک نماز سے فارغ نہوتے اپنی حالت کیطرف توجہ نکرتے یہ قصہ ابوداؤد مین موجود ہی جسکا جی چاہے دیکھ لے مگر قصوری صاحب نے تو اسطرح کا خشوع و خضوع و تبتل الی اللہ کبھی خواب مین بھی نہ دیکھا ہوگا یہی منشا انکار فیض صحبت کا ہی افسوس صد افسوس کہ ایسا انکار بھی بیجا ہے کہ جس سے انکار کرامات اولیاء اللہ کا لازم آوے اب اس زمانے مین بھی ہزارون نے صوفیہ کرام کی ایسی حالتین بچشم خود ملاحظہ کی ہین جنکے دلونکو اللہ تعالی جاہتا ہی اپنے نور محبت سے منور کرتا ہی اور اونکے دل و جان کی روح پر تجلی خاص کا پرتو ڈالتا ہی چنانچہ اللہ تعالی مثال نور کی بیان فرماتا ہی یَکَادُ زَیْتُهَا یُضِیءُ وَلَوْ لَمْ تَمْسَسْهُ نَارٌ نُورٌ عَلَى نُورٍ یَهْدِی اللّٰهُ لِنُورِهِ مَنْ یَشَاءُ یعنی قریب ہی کہ تیل اوسکا خود ہی روشن ہوجاے اگرچہ نچھوا ہو اوسکو آگ نے نور ہے اوپر نور کے راہ دکھاتا ہی اللہ اپنے نور سے جسکو چاہے انتہی اور کئی صحبت کے برکات و فوائد احادیث صحیحہ نبویہ سے ثابت ہین آنحضرت نے فرمایا مَثَلُ الْجَلِیسِ الصَّالِحِ کَحَامِلِ الْمِسْكِ إِمَّا أَنْ یُحْذِیَكَ وَإِمَّا أَنْ تَبْتَاعَ مِنْهُ وَإِمَّا أَنْ تَجِدَ مِنْهُ رِیحًا طَیِّبَةً متفق علیہ یعنی صحبت ہمنشین صالح کی مانند صحبت

مثل کرم درش کے ہی جو پاس ونکے بیٹھے گا بے نصیب ہوگا یہ حدیث مروی ہی بخاری اور مسلم مین اور یہ دوسری
حدیث بھی صحیحین مین وارد ہی هُمُ الْقَوْمُ لَا يَشْقَى جَلِيسُهُمْ یعنی ذاکرین خدا ایسے لوگ ہین کہ
کہ ہمنشین اونکا فیض و برکت صحبت سے بے نصیب اور محروم نہین رہتا اگر قصوری صاحب کو اسپر اطلاع ہوتی تو
ہرگز اس تاثیر صحبت بزرگان دین کا انکار نکر بیٹھتے ظاہر ہی کہ اہل غفلت مردہ دل کی نماز کو اہل اللہ زندہ دلہا
کی نماز کے ساتھہ کچھہ نسبت نہین جیسا کہ غافلین کے حق مین اللہ تعالی فرماتا ہی فَوَيْلٌ لِّلْمُصَلِّينَ الَّذِينَ
هُمْ عَن صَلَاتِهِمْ سَاهُونَ یعنی عذاب اور سخت خرابی اور تباہی ہی اون نمازیونکی جو اپنی نماز کی طرف سے
غافل ہین اور اہل اللہ کے حق مین ارشاد کرتا ہی قَدْ أَفْلَحَ الْمُؤْمِنُونَ الَّذِينَ هُمْ فِي صَلَاتِهِمْ
خَاشِعُونَ یعنی بیشک کامیاب ہوے وہ ایمان والے جو اپنی نماز مین خشوع کرنیوالے ہین انتہی اس ان
دونون آیتونکے مفہوم کو بنظر تدبر دیکھنا چاہیے کہ حق تعالی نے غافلون کی نماز کو ویل اور خرابی اور تباہی
کا سبب فرمایا اور خشوع کرنیوالونکی نماز کو فلاح اور کامیابی کا منشا ٹھیرایا اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے إِنَّ الْعَبْدَ لَيَنْصَرِفُ مِنْ صَلَاتِهِ وَلَمْ يُكْتَبْ لَهُ مِنْهَا إِلَّا نِصْفُهَا إِلَّا ثُلُثُهَا
حَتَّى قَالَ إِلَّا عُشْرُهَا یعنی خدا کا بندہ نماز پڑھکر فارغ ہوا اور اسکے نامہ اعمال مین نماز کا ثواب
کبھی آدھا لکھا جاتا ہی اور کبھی تہائی یہانتک فرمایا کبھی دسوان حصہ روا کا اصحاب السنن نسائی
ہی کہ یہ کمی بیشی ثواب کی بعلت قلت و زیادت خشوع و حضوری نمازی کے ہی ورنہ بحسب ظاہر تو سب ادکی
برابر ہین ان نصوص پر اگر قصوری صاحب کو آگہی ہوتی تو بے سمجھے یہ اعتراض نکر بیٹھتے قولہ اسکے
پیری مریدی کی شرع مین کچھہ اصل نہین الخ اقول آپکا یہ دعوی محض غلط ہی اکثر اشغال و اوراد صوفیہ کرام
کے اذکار قرآنیہ و ادعیہ نبویہ ہین اور مراقبات انکے بحکم نصوص ثابت ہین جنسے دل کو نورانیت و جمعیت قلبی
حاصل ہوتی ہی اور رجوع الی اللہ و انابت و انقطاع و خشیت و تذلل پیدا ہوتا ہی مراقبہ معیت مراقبہ و حدت
مراقبہ صمدیت اکثر آیات قرآنیہ سے ثابت ہی جیسے وَهُوَ مَعَكُمْ أَيْنَمَا كُنتُمْ یعنی وہ اللہ تمہارے ساتھہ ہی
جہان کہین تم ہو اور آیت وَنَحْنُ أَقْرَبُ إِلَيْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِيدِ یعنی ہم انسان کی طرف اسکی
رگ جان سے زیادہ قریب ہین اور آیت قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ اللَّهُ الصَّمَدُ یعنی کہہ اے محمد وہ اللہ ایک

بے پروا ہیں قصوری صاحب کا اشغال و اذکار صوفیہ کو بے اصل کہنا صرف منشا جہالت اور بے علمی کا
سبب ہوا ہمین کوئی تامل نہین کہ کوئی امر بدعی او جو بدعت کسی قوم مین مروج ہو شرعًا کچھ قدر نہین
رکھتا او بعد اسکے ایک جو کی برابر نہین بلکہ وہ سبب ضلالت اور مخالف شریعت ہو صوفیہ کا ایجاد ہویا
کسی اور کا احداث ہان البتہ بدعت حسنہ جو مؤید دین اور باعث عمل خیر اور ذریعہ وصول الی اللہ ہو
بشرطیکہ شریعت میں اوسکی ممانعت نہ آئی ہو اوسکا کرنے والا مستاب ہوگا اور اشغال و اذکار صوفیہ
کے جنسے انقطاع و تبتل و خشیت و تذلل و قناعت و توکل و انابت و استقلال و تقوی و تجلیہ روح
و تخلیہ دل و تزکیہ نفس وغیرہ من الکمالات الانسانیہ حاصل ہوتا ہے کتاب و سنت سے ثابت ہین اور
اصل اونکی شرع مین موجود ہے پس نفی ان سب امور معمولہ صوفیہ کا جو ہدایت و ارشاد ہے بجز ایسے امر
بدیہی الثبوت کا انکار خرط القتاد ہے **قولہ** اس بیعت کے انکار مین اکثر ایمہ دین بھی کاتب الحروف
کے ساتھ ہین اقول واہ اس جھوٹ کا کیا کہنا قصوری صاحب اکثر کو تو جانے دیں ایمہ دین مین سے
دو ایک کا بھی نام بتلا دین کہ کون اس انکار بیعت مین اونکا شریک ہے ہرگز کوئی اونکا شریک نہین
فقط اس عبارت قول الجمیل کو دیکھکر فَقُلْتَ قَوْمٌ اَنَّھَا مَقْصُوْرَۃٌ عَلٰی قَبُوْلِ الْخِلَافَۃِ
پر دہوکا کھا بیٹھے اور فریب ہی عوام کیواسطے اپنی طرف سے قوم کے معنی قوم علماء مجتہدین کے لیے
یہ کونسی دیانت ہے اگر منکر وہ نہین ہے کوئی عالم مشہور یا مجتہد ہوتا تو بالضرور کوئی نہ کوئی مفسرین یا
شارحین حدیث وغیرہ سے کسی آیت یا حدیث کی تحت مین اس اختلاف کا ذکر کردیتا اور مخالف کا
نام لکھدیتا اور بالفرض کسی نے لکھا بھی تو وہ ادن لوگون مین ہے جنکو فن حدیث سے کچھ واقفیت نہین
اور قصوری صاحب کی طرح فہم علم سے قاصر ہین اور اس قوم بے علم مجہول الاسم نے تو سوای بیعت خلافت
کے تمام اقسام بیعت کے وجود سے انکار کیا ہے اور قصوری صاحب اونکے قول کی یون تاویل کرتے ہین
کہ انکا دعوی یہ ہے کہ بیعت بجمیع اقسامہ بعد وفات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے باجماع متروک
ہو گئی الا بیعت قبول خلافت اور شیخ کا جواب لغو ہے کیونکہ خلاف مدعی کے ہی اجا گر تک قصوری صاحب نے
مذکورہ منکرونکی تحریر دیکھی اور نہ اونکا کوئی دعوی سنا ہے حضرت شاہ ولی اللہ صاحب نے تو کسیکی زبان سے

باطل دعوی سنکر فلق توم لکھدیا اور خود ہی اس قول مردود کا رد کیا قصوری صاحب نے شاہ صاحب کا
قول لکھا نہ شاید یون ہی اپنی طرف سے ایک مطلب تراش کر شاہ صاحب سے زبردستی الزامی باندھی اور
اونکو الزام ملا یلزم دیا حالانکہ شاہ صاحب کی ظاہر عبارت سے یہی مستفاد ہوتا ہے کہ اس ظالم نے کہ چار
اقسام بیعت وجود سے انکار ہی اسیواسطے اوسکا رد کردیا اور نہین معلوم کہ قصوری صاحب کیا سمجھکر
شیخ کے جواب کو خلاف دعوی بتلاتے ہین اور چھوٹا منہ بڑی بات اونکی نسبت لفظ لغو لکھتے ہین
کہان قصوری ہیچ ندآگاہ اور کہان حضرت شاہ ولی اللہ آیۃ من آیات اللہ مگر اس کہنے سے کیا
ہوتا ہوے سنگ بداصل کجا قیمت گوہر شکند + طعن خفاش کجا رونق خورشید برد + **قولہ** اگر
یہ اعتراض ہو کہ کل خلیفہ فاسق نہ تھے عمر بن عبد العزیز نے کیون نہ جاری کی الخ اصل جواب اسکا یہ
کہ خلفا کے وقت مین بیعت متروک نہ تھی جاری تھی پھر جاری کرنا چہ معنی دارد کہ تحصیل حاصل اعلام
معلوم تھا اصحاب کرام نے اول ابوبکر صدیق بعد اونکے عمر فاروق بعد اونکے عثمان ذی النورین بعد اونکے
علی مرتضے رضوان اللہ علیہم کے ہاتھ پر بیعت کی معاذ اللہ قصوری صاحب کو خلفا راشدین کی خلافت
اور بیعت سے بھی انکار ہی دیکھو سب مفسرین اس آیۃ کریمہ کو انھین منکرین خلافت خلفا اربعہ کے حق مین مبتلا
بتلاتے ہین فَمَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ یعنی جن لوگون نے انکار کیا
بعد اسکے سو وہ لوگ فاسق ہین انتہی اگر کوئی بیان کرے کہ یہ بیعت قبول خلافت کی تھی یعنی عہد اسبات
کہ ہم بغاوت نکرینگے او گفتگو انکار کی تو بیعت توبہ مین ہی سو ہم اوسکے جواب مین روایات کتب حدیث
پیش کرتے ہین اہل انصاف کو معلوم ہو جائیگا کہ حق بجانب کسکے ہی چنانچہ صحیح بخاری مین وارد
کہ عبد الرحمن رضی اللہ عنہ نے وقت خلافت خلیفہ سوم کے بمشورت صحابہ رضوان اللہ علیہم حضرت عثمان
کو خلیفہ مقرر کردیا اور بیعت کے وقت یہ کہا اُبَایِعُكَ عَلٰی سُنَّةِ اللّٰهِ وَسُنَّةِ رَسُوْلِهٖ وَالْخُلَفَاءِ
مِنْ بَعْدِهٖ یعنی مین تیری بیعت کرتا ہون کتاب خدا و سنت رسول اللہ وطریقہ شیخین پر اور بروایت
امام محمد مروی ہی اُبَایِعُكَ عَلٰی كِتَابِ اللّٰهِ وَسُنَّةِ رَسُوْلِهٖ وَسِیْرَةِ اَبِیْ بَكْرٍ وَعُمَرَ
یعنی مین تیری بیعت کرتا ہون اوپر کتاب اللہ و سنت رسول اللہ و طریقہ ابوبکر و عمر کے انتہی اسیطرح

بیعت کا ان روایتون مین ذکر ہو ظاہر ہو کہ وہ بیعت تقوی ہو خلافت وغیرہ امور شرعیہ سب اسمین
داخل ہین اب اگر کوئی یہ کہے کہ جو بیعت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فتح کے تک کرتے رہے وہ
اسلام اور جہاد کی بیعت تھی اور جو بیعت توبہ تھی وہ بعد ہجرت کے ترک ہو گئی پس یہ بیعت جو مشائخ
صوفیہ مین مروج ہو سنت مستفیضہ کو نہین سو یہ کہنا اوسکا جہل و نادانی پر محمول ہوگا اسواسطے
کہ اگر مطلق بیعت بھی لیجاوے تو وہ بیعت توبہ سے خارج نہوگی بیعت توبہ مین تو کل اقسام بیعت کے
داخل ہین بیعت توبہ کیا ہو (سب گناہون سے توبہ کرنا اور اوامر شرعیہ کی تعمیل کا وعدہ کرنا ہی اور یہی
بیعت اسلام بھی ہو کہ اوسمین شرک وکفر و دیگر گناہون سے تائب ہونا اور بجا آوری احکام شرعیہ کا
عہد کرنا ہوتا ہو اسیطرح بیعت جہاد بھی ہو کہ اوسمین ثبات و صبر و استقلال کا اقرار کرنا اور نافرمانی
رسول اللہ ﷺ نزاع باہمی اور میدان جنگ مین بھاگ جانے سے بیزار ہونا ہو پس جب بیعت توبہ کا
ترک ثابت ہو جائیگا تو بیعت مطلقہ کا ترک بھی لازم آئیگا حالانکہ یہ مطلق بیعت بنص قرآنی اور
احادیث صحیحہ سے ثابت ہو پس تفرقہ کرنا بیعتون مین کہ بعض سنت ہی اور بعض بدعت جیسا کہ قصوریہ یا
کے دعوے سے ثابت ہوتا ہی باطل ہو گیا بیعت اسلام بیعت توبہ بیعت تقوی سب ایک ہی چیزین ہین
اور بیعت جہاد انکی ایک فرد ہو اور سواے اسکے اور اقسام کی بیعتین بھی مسنون ہین اور ہر زمانے مین جاری
رہین چنانچہ صحیح بخاری مین ہو صفحہ ۸ باب البیعۃ علی اقام الصلوۃ صفحہ ۱۸۸ باب البیعۃ علی
ایتاء الزکوۃ صفحہ ۱۰۷ باب کیف یبایع الامام الناس اس باب مین بہت سی حدیثین ہین جو
ہر قسم کی بیعت کا اسمین ذکر ہو مثلا سچ بولنا اور دینی معاملات مین کسی کی ملامت سے نڈرنا اور مسلمان
بھائیون کا خیر خواہ رہنا اور مطابق کلام اللہ و سنت رسول اللہ و سیرت خلفاء راشدین کے عمل کرنا
اس باب سے یہ بھی معلوم ہوا کہ امام بخاری کے نزدیک ایسے امور دینی مین امام کے ساتھ بیعت کرنی سنت ہو اور
مؤطا جلد ثانی مصفی شرح موطا مین ہو باب البیعۃ علی ارکان الاسلام وترک الکبائر وغیر ذلک
من احکام الشرع اور اس باب مین عورتون کی بیعت کا بھی ذکر ہو پس بیعت صرف خلافت کے واسطے خاص
نہین ہو بلکہ عام ہو جیسا کہ مذکور ہو چکا اور یہ بیعت توبہ و استغفار کی جو حضرات صوفیہ مین معمول ہو اصل اوسکی

اوسی سنت نبوی سے ثابت ہوتی ہے اسیواسطے سوی شرح موطا کے باب مذکور مین مسطور ہے وفیہ دلیل علی
ان البیعۃ غیر مقصورۃ علی قبول الخلافۃ والذی یتعاھدہ مشایخ الصوفیۃ لہ
وجہ یعنی اسمین دلیل ہے اس بات پر کہ بیعت صرف خلافت پر موقوف نہین ہے اور جو صوفیون مین بیعت کا رواج
ہے سواسکی بھی شریعت مین اصل و ماخذ ضرور ہے اور اس آیت شریفہ مین بھی بما عاھد کے سے تعمیم بیعت کی سمجھی جاتی
ہے اور ایفا عہد و پیمان کیواسطے جو وعدہ ترک معاصی بجا آوری احکام شرعیہ کا ہے حقتعالی کیطرف سے وعدہ
عطای اجر عظیم ہے وہ آیت یہ ہے وَمَنْ اَوْفٰی بِمَا عَاھَدَ عَلَیْہُ اللّٰہَ فَسَیُؤْتِیْہِ اَجْرًا عَظِیْمًا یعنی
جسنے پورا کیا کام جسپر اوسنے اللہ تعالی سے عہد و پیمان کیا تھا پس عنقریب دیگا اوسکو اللہ تعالی بڑا ثواب
اور ظاہر ہے کہ بنا کارخانہ بیعت کی نیابت پر ہے اپنے پیر سے معاہدہ کرنا گویا خدا و رسول سے معاہدہ کرنا
ہے اور علمای شریعت و ادیان طریقت نائب رسول اللہ اور وارث انبیا ہین اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
بھی حقتعالی کیطرف سے نائب ہو کر بیعت لیتے تھے چنانچہ یہ آیہ کریمہ اسپر نص صریح ہے اِنَّ الَّذِیْنَ یُبَایِعُوْ
نَکَ اِنَّمَا یُبَایِعُوْنَ اللّٰہَ یَدُ اللّٰہِ فَوْقَ اَیْدِیْھِمْ یعنی تحقیق جو لوگ تجھسے بیعت کرتے ہین بیشک وہ بیعت
کرتے ہین اللہ سے ہاتھ اللہ کا اونکے ہاتھ پر ہے اور اگر صاحب قول الجمیل کا طرز اختیار کیا جاوے تو جواب یہ ہے
کہ بعد خلفاء راشدین کے اکثر خلفا فاسق گذرے ہین اور جو پرہیزگار مشہور تھے اونسے بھی سنتون مین قصور
ہوتا تھا چنانچہ بعض خلفا وقت رکوع و سجود کے بعض تکبیرات نہ کہتے تھے اور بعض نماز کو اول وقت نہ پڑھتے
جبکہ صلحا سے سنتون مین ایسی سستی ہوئی تو کیا تعجب کہ اس سنت بیعت مین بھی سستی آگئی ہو اگر بالفرض
کسی نے غیر خلفاء راشدین مین سے کسی سنت مین سستی کی ہو تو کیا وہ سنت ہمارے واسطے سنت نہ رہیگی اور کیا
حضرت رسالت کا قول بنسل عمر بن عبد العزیز کی تصحیح کا محتاج ہے فَاسْتَغْفِرْ رَبَّکَ وَارْجِعْ نَدَامَتَکَ
قولہ معلوم ہوتا ہے کہ شیخ کی زعم مین بیعت تخت خلیفہ پر منحصر ہے ع مرا خواندی خود بدام آمدی الخ افسوس کہ
شیخ نے تو اس اعتراض کو بخوبی رفع کر دیا ہے مگر قصوری صاحب کو بسبب قصور حافظہ کے کچھ یاد نہین رہا شاہ صاحب
نے فرمایا ہے کہ بیعت سے فتنے کا خوف تھا شاید لوگ بیعت خلافت کا گمان کرتے تو خلیفہ وقت دشمن ہو جاتا
پس احتیاطاً علمائے اسکو ترک کر دیا اب معترض صاحب کو چاہیے کہ آیندہ اس جواب کو یاد رکھین ورنہ بقول مصرع

مرا خواندی خود بدام آمدی کہ بیعت بجا کرین سے شد غلامی کہ آب جو آرد ہا آب جو آمد غلام برد +

قولہ اگر صحابہ کو حاجت نہ تھی تو اور لوگ جو روم و شام وغیرہ ملکوں سے آکر مسلمان ہوتے تھے کیا اونکو بھی حاجت نہ تھی انتہی پہلے تو صحابہ کرام کا ترک ناسخ حدیث بتلایا تھا اب شام و روم کے نو مسلموں کا ترک بھی ناسخ ٹھہرا نو مسلموں کا ترک کرنے سے سنت ترک ہو گئی قولہ السلام علیک کرنا چاہیے تھا انتہی واہ کیا خوب اب ہے اس سے لازم آتا ہے کہ مثلاً جس ادای نماز تہجد مین غفلت ہو جاوے تو وہ اوقات پنجگانہ کی سنتین بھی چھوڑ دے افسوس کہ مثل مشہور بھی یاد نہ رہی ما لا یدرک کلہ لا یترک کلہ اسکا ترجمہ مین یہ ہندی مثال کافی ہے سارا جاتا دیکھیے تو آدھا دیجیے بانٹ اگر یہی قاعدہ تصوری صاحب کا جاری ہو جاوے تو رفتہ رفتہ تکلیفات شرعیہ مین تخفیف کر کے مسلمان غیر مکلف ہو جاوین قولہ برکت صحبت قائمقام بیعت سنت کی دلیل ہے نہ ترک سنت تصوری صاحب کو سمجھنا چاہیے کہ بیعت اون منقولوں مین سے نہیں ہے جو روزمرہ کیا جاوے بلکہ اگر عمر بھر مین ایک ہی بار بھی کفایت کرتی ہے صحابہ کبار کو برکت صحبت نبوی نصیب ہوئی تھی اور وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ پر بیعت کر کے فیضیاب ہو چکے تھے پھر اونکو دوسرے سے بیعت کرنے کی کیا حاجت رہی سے سامنے سورج کے شمع کا جلانا ہی عبث ۔ قولہ بلکہ اتنا ہی کافی تھا کہ کل بیعتین من اولہا الی آخرہا اسی طور (یعنی خوف تفرقہ و فتنہ و فساد) سے ترک ہو گئین الا بیعت قبول خلافت انتہی جزاک اللہ تصوری صاحب یہ حق بات نکلی یہ کرامت صاحب قول الجمیل کی ہے کیونکر نہو کہ وہ اسم بامسمی ولی اللہ ہین بیشک خوف فتنہ سے علمای امت نے بیعت کو ترک کر دیا تھا اور یہی شاہ صاحب نے فرمایا ہے اب ساری بحث معترض صاحب کی منسوخ ہو گئی آیندہ ہرگز بیعت کو بدعت نہ کہین سے عدو شود سبب خیر گر خدا خواہد + قولہ صوفیون نے بیعت کی جگہ خرقہ رکھا انتہی بقول بعض محدثین محققین کے ثابت ہے کہ خرقہ خیر القرون مین جاری ہوا اور جس امر کا خیر القرون مین رواج ہو علمای محققین کے نزدیک وہ داخل بدعت نہین ہوتا علامہ جلال الدین سیوطی نے اتحاف الفرقہ بوصل الخرقہ مین اور ملا علی قاری نے موضوعات کبیر مین رواج خرقہ کو خیر القرون سے ثابت کیا ہے اور خیر القرون تبع تابعین تک کا وہ زمانہ ہے کہ جسکے خیر ہونیکی آنحضرت مخبر صادق نے شہادت دی ہے تصوری صاحب کو اس تحقیق سے خبر نہیں ورنہ ایسی بات نکر بیٹھتے پس خیر القرون کے لوگون کو

اہل بدعت ٹھہرانا اور اوسکے رواج کو بدعت قرار دینا خوارج کا کام ہو اور اگر خیر القرون سے قطع نظر کریں
اور روایات مذکورہ کو صحیح نہ سمجھیں جیسا کہ بعض محدثین کا قول ہوتا ہم طائفہ صوفیہ رحمہم اللہ حدیث
ام خالد اور معاذ سے استنباط کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ام خالد کو کرتی عنایت فرمایا
اور معاذ کو جب یمن کیطرف روانہ کیا تو عمامہ پہنایا **قولہ** چاہیے تھا کہ وہاں ہجرت کرتے اخر اوسوقت
دار الاسلام تو خلیفہ وقت کا قلمرو تھا اور جو مخالفون کی ملک تھے وہ دار الحرب تھے پس ایک سنت کیواسطے دار الاسلام
کو چھوڑکر دار الکفر میں جانا اور ہزاروں قباحت اور سیکڑوں معصیت کے ارتکاب کو کوئی مسلمان پسند
نکریگا کیا عجب کہ اوسوقت خدانخواستہ قصوری صاحب ہوتے تو فتوا اسکا دیتے **قولہ** اگر ہجرت نہوسکتی
تو ہجرت کی استطاعت یا نہ تک تقیہ کرتے اور چھپ چھپ کر ایسے طریق سے سنت ادا کرتے جس سے وہم بدعت کا
کا نہ پڑتا الخ بھلا اگر کوئی کہے کہ وہ لوگ ضرور چھپکر بیعت کرتے تھے تو قصوری صاحب ہر گز اسکا جھٹلا نہیں سکتے
پردہ کی بات کو سوای عالم الغیب کے کون جانتا ہو ہاں کسیکو غیب کا علم ہو تو البتہ وہ اثبات یا انکار کا
کر سکتا ہو ایسا تو سوای حقتعالی کے کوئی نہیں معلوم ہوتا پس اسکا علم خدا ہی کو ہو چونکہ اس معاملہ میں جان کا
خوف تھا حتی الوسع لوگ چھپاتے تھے جب اوسوقت کے حاکمونکو خبر نہوئی تو آج ہزار سال کے بعد ہمکو کسطرح حال
اونکا معلوم ہو جاوے کہ وہ بیعت کرتے تھے یا نہیں اگر ہم فرض کریں کہ اون لوگون نے خوف حکام وقت سے
بیعت کو چھوڑ دیا تھا تو بھی اونپر شرعا کچھہ الزام اور مواخذہ نہوگا اسواسطے کہ یہ ترک سنت کا عذر سے تھا
بلکہ تارک سنت غیر مؤکدہ کا بلا عذر بھی قابل الزام وملامت کے نہیں ہو سکتا اور یہ جو تقیہ کا ارشاد ہوا ہے
اونکو ثابت کرنا چاہیے کہ بیعت واجب تھی اور وہ لوگ در پردہ بھی نکرتے تھے وَاِذْ لَیْسَ فَلَیْسَ
کیا یہ بھی وہابی طبی ہو کہ ایک دانت ٹوٹ تو دوسری دوا آنم تمام اوسکے کر دی الخ واہ قصوری صاحب آپ تو
یہ بھی نہیں جانتے کہ حکیم مطلق نے دین محمدی میں بہ نسبت اور دینوں کے کسقدر سہولت رکھی ہے
اور آسانی کی ہو کہ ہر چیز کے بدلے دوسری چیز بتا دی ہو مثلا اگر پانی نہ ملے یا پانی موجود ہو مگر اوسکا
استعمال نکرسکے تو تیمم جائز ہوا اور قرآن مجید یاد نہو تو صرف سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ کہنا نماز میں
کافی ہوا اور جو قیام نکرسکے تو بیٹھکر اور جو بیٹھ نہ سکے تو لیٹکر نماز پڑھے اور ضعیف العمر روزہ نرکھ سکا

تو فدیہ ادا کرے اور نماز کے وقت مسجد پاس نہو تو تمام زمین مسجد ہی اور کبھی شریعت مین ایسی بہت صورتین بدل گئی ہین جس سے ثابت ہوتا ہی کہ طب روحانی مین بہ نسبت طب یونانی کے زیادہ آسانی رکھی گئی ہی حق تعالی فرماتا ہی وَمَا جَعَلَ عَلَيْكُمْ فِي الدِّينِ مِنْ حَرَجٍ یعنی اللہ نے دین مین تم پر تنگی نہین کی جسمانی مین اصلاح بدنی کیواسطے اطبا نے بدل تجویز کیے ہین تو علاج روحانی کے لیے حکیم حقیقی دفع حرج کے واسطے بدل کیون نہ مقرر فرمائیگا ان دوا کے تبدل و تغیر مین بیمار کو کچھ اختیار نہین یہ حکیم کا کام ہی **قولہ** اور کسی تواریخ سے بھی ثابت نہین کہ خلفا کے کسی مشائخ کو بیعت کرنے سے منع کیا ہو الخ جبتک رسم بیعت خلیفون مین جاری تھی اونکے خوف سے دوسرے کے ہاتھ پر بیعت نہین ہوتی تھی اور جب خلیفون نے رسم بیعت کو ترک کر دیا اور بیعت اونکی رسم نرہی تو لوگونکو اس کام سے کیون منع کرتے پھر بھی جسکے ہاتھ پر بیعت جماعت کثیر کی ہوتی تھی تو حکام اوسنے بخوف فتنہ دشمنی رکھتے تھے قصوری صاحب تو بالکل تاریخ سے واقف نہین ابھی ہندوستان مین یہ واقعہ گذرا ہی اور تاریخ سے بھی یہ امر پیدا ہی کہ حضرت شیخ نظام الدین معروف بسلطان الاولیا کے ہاتھ پر جب لاکھون مسلمانون نے بیعت کی اور اونکے معتقدین کی جماعت کثیر ہوئی تو بادشاہ وقت کے دل مین خدشہ گذرا اور ایک مدت تک شیخ کا دشمن رہا **قولہ** شیخ صاحب تو خود اور اونکے والد ماجد اس بلا مین مبتلا تھے الخ یہان قصوری صاحب کا قصور اور اونکی عقل کا فتور کس درجے بڑھا ہوا ہی دیکھنا چاہیے کہ ایسے بزرگ شیخ کامل اور حدیث و قرآن کے عامل کو گرفتار بلا کہدیا اور بیعت مسنونہ کو اپنے گمان فاسد و ظن حاسد مین بدعت مذمومہ قرار دیا اور اپنے رسالہ تحقیق الکلام مین کھانا رکھکر بسم اللہ کہنے والیکو کفر کا فتوا دیا ہی چنانچہ لکھا ہی کہ اگر کوئی کسیکے آگے کھانا رکھکر بطور اجازت کے کہے بسم اللہ جیسا کہ عام رواج ہی کہ کہتے ہین بسم اللہ کیجیے تو یہ کہنے والا کافر ہو جائیگا پس کوئی یہان قصوری صاحب سے پوچھے کہ بسم اللہ کہنے سے اور سنت پر عمل کرنے سے آدمی کافر اور بدعتی ہو جاتا ہی اب ہدایت کس چیز مین باقی رہی رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوبَنَا بَعْدَ إِذْ هَدَيْتَنَا **قولہ** مین کہتا ہون شیخ صاحب نے جاری کی کیون فرمایا بلکہ لفظ استحداث کہنا چاہیے تھا الخ حالانکہ عبارت شیخ کی یہ ہی (بیعت مسنونہ جاری کی) اگر لفظ استحداث لکھتے تو یون عبارت ہو جاتی (بیعت مسنونہ استحداث کی) بھلا امر مسنون کبھی بدعت ہوتا ہی سو قصوری صاحب نے تامل نکیا (دوم) اور بیعت مسنونہ کوئی چیز ایسی جدا نہین جو اسی مرکب کی تعبیر

جسمین تاویل کرکر تصویر حسینا کی اصلاح بحال رکھی جاوے کہ کچھ سنت ہو اور کچھ بدعت مستحدثہ لیس ایک ہی جنس
سنت و بدعت کنا تا اونکا کام نہین **قولہ** سنت متروکہ اور منسوخہ باجماع کو جاری کرنیوالیکے مصداق
ہوے الخ واہ تصویر حسینا کے بھی نئے نئے اجتہاد ہوتے ہین اور عجیب عجیب رنگ برنگی خیالی بیج بوئے ہین تمہارا تو
فَظَلَّ قَوۡمٌ کی سنی (قوم علمای مجتہدین نے نقل کیا) لکھے پھر اسپر حاشیہ چڑھایا (اکثر ایسا اسکی عبارت مین ہے
ساتھ ہین) اور پھر یہان پونچکر جو طبیعت جولانی پر آئی تو لکھدیا (بدعت سنت منسوخہ باجماع) ایسے بے دلیل
دعوون سے آدمی دروغگو کہلاتا ہی اگر دعوی صحیح ہی تو کسی عالم معتبر کا قول نقل کرتے اجماع یا اکثر امت کا
اتفاق ثابت کرنا تو امر محال ہی ایسے اعتراضات لایعنی سے تصویر حسینا صاحب کا مبلغ علم معلوم ہوگیا کہ تعصب
اور نافہمی مین کامل ہین اور بزرگان دین کو برا کہنے مین بیباک یہانتک بڑھکر لکھا ہی کہ شاہ صاحب نے از قول الجمیل کو
کفر و شرک سے بھر دیا ہی استغفر اللہ بالکل یہ اتہام بیجا اور گمان ناروا ہی کہ حضرت شاہ ولی اللہ قدس سرہ وہ شخص ہین
کہ جنہوں نے سب سے پہلے اتباع سنت اور توحید کا بیج ہندوستان مین بویا ہی اور آجتک ایسا شخص جامع علم ظاہر و باطن
کا سرزمین ہند مین پیدا نہین ہوا ہی کہ کسی نے مثل اونکے رد شرک و بدعت و احیای سنت مین کوشش نہین کی
شاہ صاحب کا علم و فضل و تبحر ہمہ دانی و کمال اتباع سنت تو اونکی تصانیف کے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہی خاصکر
حجۃ اللہ البالغہ و عقد الجید و انصاف و تفہیمات کے مطالعے سے یقین ہوتا ہی کہ یہ شخص اپنا نظیر نہین رکھتا متاخرین
تو کیا متقدمین مین بھی کوئی ایسا کم گذرا ہوگا اس زمانے کے سب علما اوسی خاندان کے خوشہ چین ہین انھین سے
فیضیاب ہوتے تھے اور اونہین پر اعتراض بیجا کرنا کفران نعمت کی علامت ہی ہم سب مسلمانونکو چاہیے کہ ایسے مقتدایان
دین سے الفت و محبت رکھین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا کیا کرتے تھے اَللّٰھُمَّ ارۡزُقۡنِیۡ حُبَّکَ وَحُبَّ
مَنۡ یُّحِبُّکَ یعنی ای پروردگار تو ہمین اپنی اور اپنے دوستون کی محبت نصیب کر **قولہ** اس آیت سے
معلوم ہوا کہ کوئی سواے اللہ کے کسیکے دل مین توبہ ڈالا نہین کرسکتا الخ حالانکہ مضمون اس آیت کا یہ ہی کہ جسکو
اللہ گمراہ کرے اوسکا کوئی ہادی نہین بیشک یہ بات حق ہی کہ جسکی قسمت مین گمراہی لکھی گئی وہ کبھی ہدایت
نہ پائیگا مگر اس آیت کا یہ مطلب نہین کہ انبیا و اصفیا و اولیا سے خلقت کو کچھ ہدایت حاصل نہین ہوتی دیکھو
پروردگار فرماتا ہی وَاِنَّکَ لَتَہۡدِیۡۤ اِلٰی صِرَاطٍ مُّسۡتَقِیۡمٍ یعنی ای نبی تو ہدایت کرتا ہی سیدھی راہ کی طرف

اور فرمایا کتاب انزلناه الیک لتخرج الناس من الظلمات الی النور یعنی یہ کتاب ہے ہمنے نازل کی تیری
تاکہ تو نکالے لوگونکو اندھیرون سے طرف روشنی کے اور فرمایا ولکل قوم ھاد یعنی ہر گروہ کیواسطے ایک رہنما ہے
اور فرمایا وممن خلقنا امة یھدون بالحق یعنی ہماری مخلوقات مین سے ایسے لوگ ہین جو سیدھی راہ بتاتے
ہین پس ان آیتون سے صاف پایا جاتا ہے کہ حضرت خاتم المرسلین ہمین سیدھی راہ دکھانیکو آئی ہین اور وہ موافق آیت
قرآن کے ظلمات سے طرف نور کے کھینچکر لاتے ہین اور ہر امت کیطرف رہنمائی کیواسطے رسول آرہے ہین اور
ہر وقت بندگان خدا سے ایسے لوگ موجود رہتے ہین جو گمراہونکو راہ حق بتلادین ہدایت و ضلالت تقدیر
الہی کے تابع ہے وہ چاہے تو ہدایت کرے نہ چاہے تو نکرے اسمین کسیکو انکار نہین فاعل حقیقی وہی ہے مگر انبیا
و کتب آسمانی و اولیا و صلحا و علما کو پروردگار نے اسباب ہدایت مقرر فرمایا ہے اگر انکو ہدایت خلق مین کچھ
دخل نہوتا تو پروردگار رسول نہ بھیجتا اور کتابین نازل نفرماتا اور امر بالمعروف کی تاکید نکرتا اب جو کوئی
فوائد تاثیر صحبت صلحا و علما کا انکار کرے وہ معاذ اللہ تمام اسباب ہدایت کو لغو اور بیکار ٹھہراتا ہے **قولہ**
اس آیت سے معلوم ہوا کہ کسی بندۂ کامل کو حکم نہین کہ کسیکو اپنا عبد یا مرید یا چیلہ کرے الخ شان نزول اس آیت کا
مفسرین یون لکھتے ہین کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو نبوت ملی اور آپ نے تمام خلقت کو طرف توحید
اور اقرار رسالت کے بلایا تو یہودیون نے لوگون مین یہ بات مشہور کی کہ خدا کو ہم بھی مانتے ہین مگر یہ شخص
مدعی نبوت چاہتا ہے کہ مجھپر ایمان لاؤ یعنی مجکو اپنا معبود سمجھو غرض اس تہمت سے آنحضرت کو بدنام کیا جاتا
تاکہ کوئی شخص آپکی بات نمانے اور آپکا دین اختیار نکرے اللہ جل شانہ نے یہ آیت نازل فرماکر اونکا فریب
کھولدیا اور ارشاد کیا کہ نبی شرک نہین بتلایا کرتے بلکہ ہمارا رسول یہ حکم کرتا ہے کہ تم خدا پرست بنو افسوس کہ یہان
مصنف رسالہ صاحب بھی احبار کی پیروی کرتے ہین اور اہل اللہ پر تعلیم شرک و بدعت کی تہمتین لگاکر خلقت کو اونسے نفرت
دلاتے ہین عباد کے معنی اسجگہ عبادت کرنیوالے کے ہین اس لفظ سے پیر و مرید کہنے کی ممانعت مستنبط کرنا
سراسر تحریف ہے پیر و مرید مین تو شاگرد اور استاد کی نسبت ہوتی ہے جس سے کوئی فن یا علم یا احکام دین اسلام
سیکھے اوسکو استاد و شیخ کہتے ہین اور جو مرد کامل طریقہ حضوری دائمی کا جسکو اصطلاح شرع مین احسان کہتے ہین بتلاوے
تو اوسکو مرشد اور پیر کہکر پکارتے ہین احسان کا درجہ سب علوم سے بڑھکر ہے اور جو لوگ اس منزلت عالی پر

پوچھتے ہیں وہی پیر و مرشد سمجھے جاتے ہیں اگر کوئی کہے کہ یہ سب صوفیوں کے ڈھکوسلے ہیں اسلام کو مسئلہ اور
کچھ نہیں ہے تو ہم فصل اول کتاب الایمان مشکوۃ شریف میں بتا دیتے ہیں کہ درجہ احسان کو اوسمین صاف صاف
ذکر کیا ہے قیس قصوری صاحب کی حالت پر افسوس آتا ہے کہ تعلیم مرتبہ احسان کو شرک و بدعت کہتے ہیں اور
اون کو ملعین کے حق میں جو طریقہ مسنونہ کو مسلم ہیں آیت کُونُوا عِبَادًا لِّي مِن دُونِ اللّٰهِ پڑھتے ہیں آیت
کو محل الا سے معلوم ہوا کہ تحریف جو عادت یہود و نصارا کی ہے آپ میں بھی موجود ہے اور جو بعض لوگ اس زمانہ کو
کہتے ہیں کہ بیعت صحابیوں کے ہاتھہ پر بیشک سنت ہے مگر پیری مریدی بدعت تو جواب اسکا یہ ہے کہ جب بیعت صحابہ
کا ہاتھہ پر سنت جانتے ہیں تو پیری مریدی کیونکر بدعت ہوئی اسواسطے کہ وہ عبارت ہے بیعت کرنے اور طریقہ
احسان بتلانے سے اور یہ دونوں باتیں کتاب و سنت سے ثابت ہیں بلکہ اسوقت میں پیری مریدی فقط بیعت
لینے یا بیعت کرنیکا نام ہے جسکے ہاتھہ پر بیعت کیجاوے اوسکو پیر اور بیعت کرنیوالیکو مرید کہتے ہیں پس تعجب ہے
کہ بیعت تو سنت ٹھہرے اور عمل اوسپر بدعت ہو جاوے اور عامل اوسکا بدعتی کہلاوے جب معترضین اس
تقریر سے عاجز ہو جاتے ہیں تو باتیں بناتے ہیں کہ ہمارا مطلب یہ ہے کہ امام اوسکا یعنی بیعت لینیوالیکو پیر
کہنا اور بیعت کرنیوالے کو مرید کہنا بدعت ہے حالانکہ یہ قول بھی اونکا غلط ہے کیونکہ اسما امور عادیہ سے ہیں
اور امور عادیہ میں بالاتفاق بدعت نہیں ہوتی ورنہ غلام علی و احمد اللہ و عطاء اللہ وغیرہ نام رکھنا اور استاد
و شاگرد وغیرہ کہنا بھی بدعت ہو جائیگا کیونکہ یہ نام سلف سے منقول نہیں اب قصوری صاحب اس الزام اور بہتان مجھے
یہ شعر ورد زبان رکھیں تو زیبا ہے ع ہم الزام اونکو دیتے تھے قصور اپنا نکل آیا قولہ قرآن ہی کی تعلیم
کریں اور اسی سے راہ دین کھا دیں نہ بذریعہ کسی اور طریقہ محدثہ کے الخ یہ بات تو نہایت ٹھیک ہے مگر اوسکی
غرض باطل ہے كَلِمَةُ الْحَقِّ وَأَرَادَ بِهَا الْبَاطِلَ یہ طریقہ بیعت مسنونہ کہ جسمین تعلیم احسان ہوتی ہے
اور جملہ معاصی سے توبہ کرائی جاتی ہے اور تعمیل احکام دینیہ پر عہد لیا جاتا ہے اور یہ طریقہ قرآن و حدیث و اقوال
مجتہدین سے ثابت ہے ہرگز طرق محدثہ میں داخل نہیں ہو سکتا تفسیر و حدیث و فقہ و سلوک سب
موافق قرآن کے ہے انکے ذریعہ سے تعلیم و ہدایت کرنا عین مقصود تعلیم قرآن ہے نہ دیگر بقول شخصے سب کے
آنکھیں جدا جدا ہیں مگر نور ایک ہے قولہ شاید شیخ صاحب نے کسی مصلحت سے لکھا ہوگا الخ واہ قصوری صاحب

فہم نے جو بیان تصور کیا تو مطلب شیخ کے کلام کا نہ سمجھے ورنہ یہ کیا غضب ہے کہ شیخ نے کسی مصلحت سے لکھا ہو جیسا
کوئی ایسی مصلحت بھی ہو جسکے سبب شرک اور بدعت کا رواج دینا جائز ہو جائے اور خرابی کا نام مصلحت
رکھا جائے بس ہمین سے معلوم ہوا کہ قصوری صاحب کے نزدیک مسائل دینیہ مین جھوٹ بولنا درست ہے لا حول
ولا قوۃ الا باللہ جب ہی انکا رسالہ بہتان اور جھوٹ کا پوٹ ہے **قولہ** اس بیان سے ثابت ہوا کہ
راقم اس بات مین منفرد نہین بلکہ اور مجتہدین بھی میرے ساتھ ہین الخ قصوری صاحب کا تو یہ تکیہ کلام ہے اور جھوٹ
بولنے کا التزام ہے اجماع امت اور اتفاق اکثر ائمہ کا ثبوت اس باب مین قیامت تک دینے ممکن نہوگا
اگر سچے ہون تو صرف ایک مجتہد یا کسی عالم معتبر کا ہی اپنے ساتھ ہونا بتلا دین اور انکے قول کو معین
سے دعوای بے دلیل قبول خرد نہین ہوتا شاہ صاحب نے صرف اتنا لکھا ہے کہ ایک قوم نے بیعت کو خلافت پر
منحصر سمجھا ہے مگر ساتھ ہی اسکے یہ بھی فرما دیا ہے وَھٰذَا ظَنٌّ فَاسِدٌ مِّنْهُمْ یعنی یہ گمان انکا غلط ہے تس
شاہ صاحب تو اس قول کو رد کر چکے ہین قصوری صاحب کے پاس اور کوئی سند نہین یہی عبارت جسکا قائل بھی
مصنف کے نزدیک مجہول ہے بار بار نقل کرتے ہین فضول تکرار سے اپنی کتاب بھرتے ہین اگر کوئی مجتہد یا امام
یا عالم معتبر بیعت کو قبول خلافت پر منحصر سمجھتا تو بالضرور مفسرین اور محدثین کسی کتاب مین اسکا قول
نقل کرتے اور نام بھی لکھتے صدہا کتابین موجود ہین کسی مین یہ مسئلہ پایا نہین جاتا پھر اس بنائے فاسد
علی الفاسد پر قصوری صاحب کا یہ دعوی کہ (اسمین بڑا خلل اور اختلاف ہے اور باجماع امت بیعت منسوخ ہے اور
اکثر ائمہ دین میرے ساتھ ہین اور راقم اس باب مین منفرد نہین) کسقدر راستی اور حق سے دور ہے اگر لوگ اب
بھی قصوری صاحب کے تعصب و ناانصافی کو نہ سمجھین تو انکا قصور ہے **قولہ** بہت علمائے متصوفہ کے طرق کا
انکار کیا ہے الخ ہان البتہ انہین جو بعض جہلا کے طریقے بالکل خلاف شریعت اور بدعت ضلالت ہین علمائے
محققین و مشائخ کاملین نے انکا رد کر دیا ہے مگر کسی نے قصوری صاحب کی طرح بیعت توبہ بیعت اسلام
و بیعت اتباع سنت کا رد نہین کیا اس انکار حق صریح کا حصہ آپ ہی کو مبارک ہے باوجودیکہ ابن جوزی کو
صوفیہ سے نہایت تعصب تھا اور انھون نے اکثر طرق متصوفہ کا رد لکھا ہے لیکن دربارہ بیعت کے کہین انکی زبان قلم
سے حرف انکار نہین نکلا ایسی قصوری صاحب کس گنتی اور شمار مین ہین جو آمین قلم اور انکا دلی ارادہ حق کو

مثار دین ہے باطل ہے اسیجہ سے کہ وہ یہ واتحق تبدو او لا تبتل قولہ اتم لکھا ہے کہ نووی نے بیان سے طاہر
دو تاہے کہ بیعت توبہ و استغفار کی اول امر میں تھی یعنی قبل ہجرت اور بعد ہجرت متروک ہوئی انتہٰی نووی رحمۃ اللہ
علیہ نے جو فرمایا درست فرمایا مگر قصوری صاحب کا استنباط اس سے محض غلط اور بہتان ہے اسواسطے کہ انہوں نے
یہ نہیں فرمایا کہ بعد ازہجرت بیعت متروک ہو گئی تھی یہ قصوری صاحب کا الحاق ہے چنانچہ واسطے تسکین
ناظرین کے ہم بیان ان روایتوں کو نقل کرتے ہیں بایعنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
علی ان لا نشرک باللہ شیئا ولا نزنی ولا نسرق ولا نقتل النفس التی حرم اللہ الا
بالحق یعنی عبادہ بن صامت فرماتے ہیں کہ ہم نے بیعت کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسبات کی کہ کبھی
ہم شرک اور زنا اور چوری اور خون ناحق نکرینگے امام نووی بعد نقل اس روایت کے فرماتے ہیں کہ یہ معاملہ
قبل ازہجرت ہوا تھا مگر یہ نہیں کہا کہ ہجرت کے بعد کبھی آنحضرت نے بیعت توبہ نہیں لی اور وہ ایسی
بات کیوں کہتے اسواسطے کہ صحیحین کی روایت سے خلاف اسکا ثابت ہوتا ہے مگر قصوری صاحب کی سمجھ
کے قربان جائیے کہ انہوں نے اپنی کج فہمی سے ایک بے اصل بات امام نووی کے ذمہ لگا دی بخاری
وسلم میں وارد ہے ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال وحولہ عصابۃ من اصحابہ
تعالوا بایعونی علی ان لا تشرکوا باللہ شیئا ولا تسرقوا ولا تزنوا ولا تقتلوا اولادکم
ولا تاتوا ببھتان تفترونہ بین ایدیکم وارجلکم ولا تعصونی فی معروف وفی روایۃ
البخاری والنسائی وقرأ آیۃ النساء فمن وفی منکم فاجرہ علی اللہ ومن اصاب
من ذلک شیئا فعوقب بہ فھو کفارۃ لہ ومن اصاب من ذلک فسترہ اللہ علیہ فامرہ
الی اللہ ان شاء عاقبہ وان شاء عفا عنہ قال فبایعناہ علی ذلک یعنی آنحضرت کی مجلس
میں صحابہ کبار حاضر تھے آپ نے ارشاد کیا کہ آؤ مجھ سے اسبات پر بیعت کرو کہ ہم شرک اور چوری اور زنا نکرینگے
اور اپنی اولاد کو نہ مارینگے اور کسی پر بہتان نکرینگے اور خلاف حکم نبی کے نہ چلینگے اور صحیح بخاری و نسائی
کی روایت میں ہے کہ آپ نے یہ آیت بھی پڑھی اذا جاءک المؤمنات یبایعنک الخ پس فرمایا جو شخص
اس وعدے کو پورا کریگا اللہ اوسکو اجر دیگا اور جو ان گناہوں کا مرتکب ہوا اور سزا دیا گیا پس سزا اوسکے

ارہ ہو اور جس گنہگار کی اللہ تعالیٰ پردہ پوشی کرے اوسکا معاملہ خدا کو سپرد ہے خواہ عذاب کرے خواہ بخش
دے کہتا ہے پھر ہمنے اسبات پر آنحضرت سے بیعت کی انتہی پس لفظ عُوقِبَ سے اور آیۂ اِذَا جَاءَکَ
جنوں سے صاف واضح ہوگیا کہ آنحضرت نے یہ بیعت بعد ہجرت کے کی تھی کیونکہ لفظ عقاب سے حدود شرعی
مراد ہیں اور حکم حدود کا بعد ہجرت کے نازل ہوا تھا اور اسیطرح آیت مذکورہ بھی بعد زمانہ ہجرت کے نازل ہوئی
ی پس یہ حدیث دو طرح سے ہمارے دعوے کے موافق شہادت دے رہی ہے قصوری صاحب نے الفاظ صریحہ کو
بدکر اولٹا دعویٰ کرکے ناحق اوسکو امام نووی کیطرف منسوب کردیا ؎ دیانت ہو تو ایسی ہو امانت
ہو تو ایسی ہو + **قولہ** اس حدیث سے تصدیق ہوتی ہے قول مسلم کی جو اونہوں نے کہا ہے کہ یہ بیعت اول اسلام
میں تھی الخ قصوری صاحب بے سمجھے بوجھے آنکھیں بند کرکے لکھے چلے جاتے ہیں صحیح مسلم میں تو اسکا اشارہ
بھی نہیں ہاں نووی رحمۃ اللہ علیہ نے اتنا لکھا ہے کہ یہ بیعت لَیْلَةَ الْعَقَبَةِ میں ہوئی تھی اسپر یہ حاشیہ
اپنی طرف سے چڑھایا کہ بعد از ہجرت بیعت متروک ہوئی اور پھر اس حاشیہ کو امام نووی کیطرف منسوب
کردیا کیا قصوری صاحب مسلم اور نووی کو ایک سمجھتے ہیں یا افترائے محض کی عادت ہوگئی ہے اگر نووی
و مسلم ایک ہیں تو آپ کیوں غیر ہوگئے ؎ بے بصیرت را نباشد فرق در سود و زیان ٭ کور یکسان داند
الماسی و سوی و مارا + **قولہ** پھر آپ نے بیعت مردوں سے بھی ترک کردی الخ حالانکہ حدیث متفق علیہ
صحیحین کی جسکو ہم ابھی لکھ چکے ہیں اس دعوی قصوری صاحب کے ابطال کیواسطے کافی ہے حاجت دوسری
دلیل کی نہیں **قولہ** بیعت توبہ و استغفار کی اول میں تھی یعنی قبل از ہجرت اور بعد از ہجرت متروک ہوئی
جسپر دال ہے یہ آیت شریف یَا اَیُّهَا النَّبِیُّ اِذَا جَاءَکَ الْمُؤْمِنَاتُ وجہ استدلال کی یہ ہے کہ اسکے پہلے
آنحضرت نے عورتوں کی بیعت کبھی نہیں کی الخ اس قول میں دو احتمال ہیں یا مراد اس سے قصوری صاحب کی
یہ ہے کہ آنحضرت قبل از ہجرت عورتوں کی بیعت نہیں کرتے تھے صرف مردوں سے بیعت اسلام و جہاد
و توبہ کرتے تھے حالانکہ یہ محض غلط ہے کیونکہ ہجرت سے پہلے بیعت جہاد نہیں تھی بلکہ حکم جہاد کا بعد ہجرت
کے نازل ہوا ہے یا یہ مراد ہے کہ قبل نزول آیت مذکورہ کے بیعت اسلام و توبہ و جہاد مردوں سے لیتے کرتے تھے
و عورتوں سے نہیں یہ صورت بھی غلط ہے کیونکہ قصوری صاحب کا قول ہے کہ بیعت توبہ بعد از ہجرت متروک ہوئی

حال آنکہ یہ آیت صلح حدیبیہ کے بعد نازل ہوئی اور صلح حدیبیہ کی چھٹے سال ہجرت مین ہوئی کما فی کتب السیر
پس بیعت بعد صلح حدیبیہ کے متروک ہوئی نہ بعد از ہجرت یہ سب قصوری صاحب کے کلام کا تناقض اور
کج فہمی کا بیان ہی ورنہ درحقیقت بیعت نہ بعد از ہجرت متروک ہوئی اور نہ بعد از نزول آیت جیسا کہ
ہم اسکو مفصل اوپر لکھ چکے ہین اگر اب بھی قصوری صاحب نہ سمجھین تو ؎ بدین عقل و دانش بباید
گریست + **قولہ** اور کہین ثابت نہین کہ بعد از ہجرت یہ آیت پڑھکر کسی مرد سے بھی آنحضرت نے
بیعت کی ہو الخ بیان سے قصوری صاحب کی بیعلمی ظاہر ہوگئی حال آنکہ ہجرت کے بعد ایسے واقعات
بروایات صحیحہ ثابت ہین بخاری مسلم ترمذی نسائی وغیرہم عبادہ بن صامت سے روایت کرتے ہین
قَالَ كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ بَايِعُونِي عَلَى أَنْ لَا تُشْرِكُوا بِاللهِ شَيْئًا وَلَا
تَسْرِقُوا وَلَا تَزْنُوا وَقَرَأَ آيَةَ النِّسَاءِ فَبَايَعْنَاهُ عَلَى ذَلِكَ یعنی عبادہ کہتے ہین کہ ہم لوگ حاضر تھے
تھے تو آنحضرت نے فرمایا مجھسے بیعت کرو اس بات پر کہ شرک اور چوری اور زنا نکرینگے اور آپ نے آیۃ النساء
إِذَا جَاءَكَ الْمُؤْمِنَاتُ جو عورتون کے حق مین نازل ہوئی ہی پڑھی پس ہمنے ان امور پر آپ سے بیعت کی
اس حدیث مین دو قرینے شاہد ہین اور تفصیل اسکی ہم اوپر ذکر کر چکے ہین آدمی ان مسائل کو ادنی
توجہ سے نکال سکتا ہی اگر اوسکو علم حدیث کا استعداد نہو کہ وہ کتب حدیث سے امور دینی نکال سکے تو علما سے
دریافت کرے کہ إِنَّمَا شِفَاءُ الْعِيِّ السُّؤَالُ یعنی توجیہ لینا بیعلمی کا علاج ہی اور جو بیعلم ہو اور علما سے
نہ پوچھے تو مثل قصوری صاحب کے جہل مرکب کے مرض مین گرفتار ہو جائیگا اور بے سمجھے اعتراض کرکے
پشیمانی اوٹھائیگا ؎ ندارد نکتہ گیری حاصلے غیر از پشیمانی + **قولہ** ورنہ اس آیت کے نزول کی
کیا حاجت تھی آگے تو بیعت مروج تھی الخ نہین معلوم قصوری صاحب کو کیا ہو گیا کہ اب آیات
قرآنی کے شان نزول مین بھی اپنی رائے سے حکم لگانے لگے اور اس وعید سے بالکل بیخبر ہو گئے
کہ آنحضرت نے فرمایا مَنْ قَالَ فِي الْقُرْآنِ بِرَأْيِهِ فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ یعنی جو شخص قرآن کے
معنی اپنی رائے سے بیان کرے سو وہ اپنا ٹھکانا دوزخ مین بنالیوے بخاری مین یہ حدیث وارد
ہے جس سے سبب نزول آیت کا صاف معلوم ہوتا ہی کَانَ فِيمَا اشْتَرَطَ سُهَيْلُ بْنُ عَمْرٍو

النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ لا یاتیک منا احد وان کان علی دینک الا
رددتہ الینا فکاتبہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم علی ذلک فرد یومئذ ابا جندل
ولم یاتہ احد من الرجال الا ردہ وان کان مسلما وجاءت المؤمنات مہاجرات
وکانت ام کلثوم ممن خرج الی رسول اللہ فجاء اھلھا یسئلون النبی ان
یرجعھا الیھم فلم یرجعھا الیھم لما انزل اللہ فیھن اذا جاءک المؤمنات مہاجرات
فامتحنوھن وکان رسول اللہ یمتحنھن بھذہ الآیات یا ایھا الذین اٰمنوا
اذا جاءکم المؤمنات مہاجرات الی غفور رحیم یعنی جو شرائط سہیل بن عمرو نے آنحضرت
سے منظور کرائے تھے اونمین سے ایک شرط یہ بھی تھی کہ جو ہمارا آدمی تمھارے پاس آوے اگرچہ
وہ مسلمان ہوگیا ہو وہ ہمارے حوالے کردینا آنحضرت نے یہ شرط منظور کرکے عہدنامہ لکھدیا اور اوسی
روز ابو جندل رضی اللہ عنہ کو جو آنحضرت کے ساتھ ہجرت کرنا چاہتے تھے آپ نے لوٹا دیا اور جو شخص
آتا اگرچہ وہ مسلمان ہوکر آتا اوسکو بھی لوٹا دیتے اور مسلمان عورتین گھر بار چھوڑکر آپکی جناب مین
حاضر ہوئین بی بی ام کلثوم اونھین مین سے تھین اونکے رشتہ دارون نے آکر درخواست کی کہ
ام کلثوم ہمارے حوالے کیجاوے سو آپنے اونکو نہین پھیرا کہ پروردگار نے یہ چند آیتین سورہ ممتحنہ
کی نازل فرمائین یا ایھا الذین اٰمنوا الخ یعنی اے ایمان والو جسوقت عورتین ایمان والی
ہجرت کرکے تمھارے پاس آوین تم اونکا امتحان کرو اور آپ ان آیتون سے اونکا امتحان کرتے تھے
مقام حدیبیہ مین جو عہد وپیمان ہوا تھا اوسمین یہ شرطین بھی تھین اور اس شرط مین ذکر جو ہمارا
آدمی تمھارے پاس جاوے اوسکو واپس کردینا عورتین بھی داخل تھین پروردگار کو اونکا
پھیرنا منظور نہوا تو یہ آیتین نازل کرکے کفار کے عہد کو توڑدیا۔ دیکھو اس حدیث مین ان آیتون کے
نازل ہونیکا سبب کس تصریح سے مذکور ہے تصور صاحب نے اس ظاہر روایت سے عدول
کرکے اپنی رائے سے ایسی توجیہین تراشین اور باتین بنائین کہ جس سے علما کے نزدیک اونکی
لیاقت علمی کچھ باقی نرہی سب پہلے ہی جو آپکی تھی قدر و منزلت بمضمون بنطا اور بودی رہی سہی

قولہ مومنات کی نفی سے مومن مرد نکل گئے الخ ہم پہلے ہی اسکو بروایت صحیحین ثابت کر چکے ہین کہ آنحضرت نے مردون سے بیعت لی اور آیۃ النساء کہ جسکو قصور یصاحب نے عورتون کے ساتھ خاص کیا ہی پڑھی اور بھی نسائی مین ہی ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال الا تبایعونی علی ما بایع علیہ النساء فلنا بلی یا رسول اللہ فبایعناہ علی ذلک یعنی آنحضرت نے صحابہ سے فرمایا کیا تم مجھسے بیعت نہین کرتے ہو اوس عہد پر جسپر عورتون نے بیعت کی ہی عرض کیا ہے ہان یا رسول اللہ پس ہمنے اوس عہد پر بیعت کی سو ہر چند کہ آیت مذکورہ مین خاصکر عورتون کا ذکر اور انھین سے خطاب ہی لیکن آنحضرت نے مردون کے حق مین یہ آیت پڑھکر سبکو اس حکم مین شامل کر دیا حالانکہ آنحضرت مومنین اور مومنات مین فرق کر سکتے تھے یہان قصور یصاحب ایسے حد سے بڑھے کہ توضیح نبوی کے بھی مخالف ہو گئے سعدی مرا با در تمی آید ز روی اعتقاد + آنچنین بد کردنت دین بہ پیرداشتن + **قولہ** اور شرط اذا جاءک سے یہ نکلا کہ جب آنحضرت کے پاس آوے اپنی خواہش سے تو اوس سے بیعت توبہ کی لین نہ بلا بلا کر تحریص کرکے بیعت کرین الخ لفظ بایعونی صیغہ امر یعنی مجھسے بیعت کرو صحیح روایت مین وارد ہی پھر با اینہمہ تحریض نبوی کے قصور یصاحب کا یہ کہنا کہ نہ بلا بلا کر تحریص کرکے بیعت لین کسقدر جہالت ہی اور نیز صحیحین مین بروایت ابن عباس وارد ہی کہ آنحضرت عورتون کے پاس تشریف لیگئے اور آیہ اذا جاءک المؤمنات یبایعنک علی ان لا یشرکن باللہ اخیر تک پڑھکر سنائی اور فرمایا کہ تم بھی اس عہد پر بیعت کرو گی ایک عورت نے عرض کیا ہان یا رسول اللہ پس اس سے بڑھکر کیا ترغیب ہوگی کہ آنحضرت خود تشریف لیگئے اور بیعت کی درخواست کی اور نسائی کی روایت مین تو تصریح ہی کہ آنحضرت نے مردون کو ارشاد کیا کہ تم مجھسے اسطرح بیعت نہین کرتے ہو جیسی عورتون نے کی ہی اور بخاری مین سلمہ بن الاکوع کی روایت ہی قال بایعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم ثم عدلت الی ظل شجرۃ فلما خف الناس قال یا ابن الاکوع الا تبایع قال قلت قد بایعت قال وایضا قال فبایعتہ الثانیۃ یعنی سلمہ کہتے ہین کہ بیعت کی مین نے آنحضرت سے پھر مین درخت کے سایہ مین جا بیٹھا

پس جب مجلس شریف مین آدمی کم ہو گئے تو فرمایا ای بیٹے اکوع کے کیا تو ہم سے بیعت نہین کرتا
سلمہ کہتے ہین کہ مین نے عرض کیا کہ مین بیعت کر چکا ہون فرمایا اور دوبارہ بھی سلمہ کہتے ہین پس
مین نے دوبارہ بیعت کی مقام غور ہی کہ جب آنحضرت کو ایک شخص پر ترک بیعت کا گمان ہوا تو آپ نے
اوسکو بھی بیعت کی رغبت دلائی پس قصور الصاحب اگر منصف ہین تو اپنی کج بحثی سے باز آوینگے
اور اس جواب سے دل مین شرماوینگے ورنہ سمجھ لین کہ جہل مرکب مرض علاج پذیر نہین سہ را ہیٹرھا
مثال نیش کژدم * کبھی کج فہم کو سیدھا نہ پایا * قولہ اور کاف خطاب سے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کی خصوصیت معلوم ہوتی ہی الخ سبحان اللہ کیا اعتراض ہی کہ بار بار اسی کی رٹ چلی جاتی
ہی مکرر سہ کرر آموختہ پڑھنے سے شرم بھی نہین آتی ہی تو ہم بھی قصور الصاحب کی یاد دہی کیواسطے
پھر دوبارہ لکھے دیتے ہین کہ صحابہ کرام نے حضرت ابوبکر و عمر و عثمان و علی رضی اللہ عنہم کے ہاتھ
بیعت کی اور بیعت کرتے وقت یہ بھی کہا کہ ہم کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ پر آپ سے بیعت کرتے
ہین دیکھو صحیح بخاری اور مسند امام احمد بن حنبل مین قصہ بیعت حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا موجود
ہی اور ابن ابی حاتم نے روایت کی ہی کہ بروز فتح مکہ کوہ صفا پر آنحضرت مردون سے بیعت لیتے
تھے کَمَا اَخْرَجَهُ ابْنُ اَبِي حَاتِمٍ عَنْ مُقَاتِلٍ قَالَ نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ يَوْمَ الْفَتْحِ فَبَايَعَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرِّجَالَ عَلَى الصَّفَا وَعُمَرُ يُبَايِعُ النِّسَاءَ تَحْتَهَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَخْرَجَ نَحْوَهُ ابْنُ جَرِيْرٍ وَابْنُ مَرْدَوَيْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اور
ابوداؤد اور بیہقی اور طبرانی اور ابویعلی وغیرہم راوی ہین ام عطیہ سے کہ جب حضرت رسالت پناہ
مدینہ مین تشریف فرما ہوے انصار کی عورتون کو ایک مکان مین جمع ہونیکا حکم دیا اور حضرت
عمر کو اپنی جگہ بیعت لینے کیواسطے بھیجا چنانچہ در منثور مین حافظ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ
لکھتے ہین وَاَخْرَجَ ابْنُ سَعْدٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ وَاَبُوْ دَاؤُدَ وَاَبُوْ يَعْلٰى وَالطَّبَرَانِيُّ
وَابْنُ مَرْدَوَيْهِ وَالْبَيْهَقِيُّ عَنْ اُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ لَمَّا قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
الْمَدِيْنَةَ جَمَعَ نِسَاءَ الْاَنْصَارِ فِيْ بَيْتٍ فَاَرْسَلَ اِلَيْهِنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ فَقَامَ عَلَى الْبَابِ

فلم قال اتبایعن لرسول اللہ ولکن تبایعن علی ان لا تشرکن باللہ شیئا ولا تسرقن ولا تزنین فقالت نعم فمد یدہ من خارج البیت ومددنا ایدینا من داخل ثم
یعنی ام عطیہ نے کہا کہ جسوقت آنحضرت مدینہ منورہ مین تشریف لیگئے آپ نے انصار کی عورتون کو حکم کیا کہ ایک جگہ جمع ہوجاوین اور عمر فاروق کو عورتون کی طرف بھیجا سو حضرت عمر دروازے پر کھڑے ہوئے اور سلام کیا اور کہا کہ مین حسب الحکم پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے تمھارے پاس آیا ہون کیا تم بیعت کرتی ہو اس بات پر کہ کبھی شرک اور چوری اور زنا نکروگی ہمنے کہا ہان پس عمر فاروق نے باہر سے دروازے کے اندر ہاتھ بڑھایا اور ہمنے بھی گھر کے اندر سے اونکی طرف ہاتھ پھیلائے اب قصوری صاحب خود انصاف کرین کہ اگر کاف خطاب سے خصوصیت آنحضرت کی مراد ہوتی تو آپ عمر فاروق کو ہرگز نائب کرکے نہ بھیجتے اور صحابہ کبار خلفاے راشدین سے بیعت کرنا جائز نہ سمجھتے پس ان روایات سے ثابت ہوگیا کہ بیعت توبہ اور بیعت خلافت کوئی بھی خاصہ آنحضرت کا نہین ہان البتہ قصوری صاحب کا یہ خاصہ ہے کہ آپ تنہا جمہور علمای محققین سے علیحدہ ہو کر بیعت توبہ کے منکر ہو بیٹھے عقل ودانش کھو بیٹھے۔ ۵

قصوراسین قصوری کی سمجھ کا خاصہ نکلا	کہ منکر ہو گیا وہ بیعت مسنون توبہ کا

تمت

خاتمۃ الطبع الحمد للہ علی نوالہ والصلوۃ والسلام علی رسولہ محمد وآلہ اما بعد یہ کتاب ہدایت نصاب القول الجمیل مع ترجمہ موسومہ بہ شفاء العلیل باضافہ فوائد وضمیمہ رسالہ ہدایۃ السبیل مطبع نظامی واقع کانپور مین ماہ رمضان المبارک سنہ ۱۳۱۲ ہجریہ کو اہتمام بندہ امیدوار رحمت ایزد منان محمد عبد الرحمن سے مطبع ہدایت نامی اہل اسلام اور نامہ بخش خاص و عام ہوئی

وجہ مہر و دستخط

واسطے سند اثبات کے کہ یہ کتاب چھپی ہوئی مطبع نظامی کانپور کی ہے مہر و دستخط مہتمم کے خاتمہ پر ثبت کیے گئے

محمد روشن خان ... محمد عبد الرحمن خان